﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24

جمعۃ المبارک 08/دسمبر 2017ء

19 ربیع الاوّل 1439 ہجری قمری ❁ 08/فتح 1396 ہجری شمسی

شمارہ 49

مذاق میں بھی سچ کہو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ آپ بھی ہم سے مذاق اور مزاح فرماتے ہیں تو حضور نے فرمایا:

''میں سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہتا''۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی المزاح)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

میرے لئے زمین اور آسمان اور پانی اور مٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے اور عقل اور نقل اور علامتیں اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے اور دوسری گواہیوں اور خوابوں اور مکاشفات نے آپس میں ایک دوسرے کو قوت دی پھر تم انکار کرتے ہو۔

''اور رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند کو گرہن لگا پس تم نہیں پہچانتے۔ اور بعض آدمی پیشگوئی کے رُو سے فوت ہوئے اور بعض آدمی قتل کی پیشگوئی کے رُو سے مارے گئے پس تم نہیں سوچتے۔ اور میری تائید میں بہت سے نشان ظاہر ہوئے لیکن تمہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اور میرے لئے زمین اور آسمان اور پانی اور مٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے اور عقل اور نقل اور علامتیں اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے اور دوسری گواہیوں اور خوابوں اور مکاشفات نے آپس میں ایک دوسرے کو قوت دی پھر تم انکار کرتے ہو اور ان لوگوں کی نظر میں جو تدبر کرتے ہیں ان نشانوں کی بڑی شان ہے اور ذوالسنین ستارہ نے طلوع کیا اور صدی میں سے پانچواں حصہ گزر گیا مگر چند برس۔ پس اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ مجدّد کہاں ہے۔ اور طاعون پھوٹا اور حج روکا گیا اور موتیں زیادہ ہوئیں اور سونے کی کان پر قوموں نے آپس میں لڑائی جھگڑے کئے اور صلیب بلند ہوئی اور اسلام نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور غائب ہو گیا گویا کہ مسافر ہے۔ اور فسق اور فاسق بہت ہو گئے اور لوگوں نے شراب اور جوئے اور ناچ رنگ کی طرف رجوع کیا اور بدکار اور ایک دوسرے پر سختی کرنے والے ظاہر ہوئے اور پرہیزگار کم ہو گئے اور ہمارے خدا کی تجلّی کا وقت ظاہر ہو گیا اور وہ سب جو کچھ نبیوں نے کہا تھا ظہور میں آیا۔ پس اس کے سوا کس بات کو مانو گے۔ اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کرکے اُس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔ کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے؟ اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟ اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلایا؟ اور ملک فاسد ہو گیا اور شیطان نے جاہلوں کا شکریہ ادا کیا۔ پس اُس خدا کا شکر کرو جس نے تم کو یاد کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے بوئے ہوئے کو اور تمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا اور اس کے سرمایہ کو کامل کیا اور اپنے مسیح کو ضرر کے دور کرنے کے لئے اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا۔ اور تمہیں تمہارے امام کے زمانہ میں غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا۔ اے بھائیو! یہ ہمارا زمانہ ہمارے اِس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے اور اس کا نمونہ زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گزر چکا ہے۔ اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔ پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سیّد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور مَیں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اُس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو! اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو اور زمانہ نزدیک آ گیا ہے اور وہ وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اور تمہیں صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اور ان کو گداز نہیں کرے گا مگر گداز ہو جانا۔ خدا کے عذاب سے اے میرے انصار! ڈرو اور جو خدا سے ڈرے ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ۔ ایسے گھوڑوں کو چھوڑ دو جو لنگڑا کے چلتے ہیں تا اپنے خدا کو ملو۔ خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور اسباب کو توڑ دو تا تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مر جاؤ تا دوبارہ زندگی تمہیں دی جائے۔ آج مخالفوں پر حجت پوری ہو گئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے اور تم سے وہ سب گروہ نا امید ہو گئے جو گمراہ کرنے والے اور وسوسہ ڈالنے والے تھے۔

انہوں نے دنیا کی طلب میں اپنی عمریں کھوئیں اور دین میں سے کوئی بہرہ حاصل نہ کیا بلکہ وہ اندھوں کی طرح ہیں۔ اور آج خدا نے ان کی کمریں توڑ دیں اور وہ نا امید ہو کر پھر گئے۔ آج دیکھنے والوں کے لئے حق ظاہر ہو گیا اور مجرموں کی راہ کھل گئی اور حق سے کنارہ کرنے والا وہی شخص رہا جس کو ازلی محرومی نے روک دیا اور وہی منکر رہا جس کو پیدائشی جور پسندی نے منع کر دیا۔ پس ہم ان لوگوں کو سلام کے ساتھ رخصت کرتے ہیں اور ان پر حجت پوری ہو گئی اور ان کا قابل سزا ہونا ثابت ہو گیا۔ پس اگر اب بھی باز نہ آویں پس صبر لائق ہے۔ اور عنقریب وہ جو اُن کے حالات پر اطلاع رکھتا ہے ان کو متنبہ کر دے گا۔''

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 61 تا 66۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خلافت خامسہ کی بابرکت مالی تحریک

(بیت الفتوح کے ایک حصہ کی تعمیرِ نَو)

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 نومبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں مسجد بیت الفتوح کے ایک حصہ کی تعمیرِ نَو کے لئے مالی تحریک فرمائی ہے جس سے ہمیں اس دَور میں مالی قربانی پیش کرنے کا ایک اَور سنہری موقع میسر آیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

''مَیں مختصراً ایک اَور تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یُوکے (UK) کے لئے عمومی ہے اور دنیا کے جو مخیّر حضرات ہیں، جو صاحب حیثیت ہیں ان کے لئے ہے۔ اور وہ مسجد بیت الفتوح کے اس جلے ہوئے حصہ کی تعمیر نو کے لئے ہے۔ تقریباً دو سال کا عرصہ تو گزر گیا ہے جب مسجد کے ایک حصّہ کو آگ لگی تھی۔ آجکل کچھ سالوں سے 1984ء سے خلافت کے یہاں قیام کی وجہ سے دنیا سے افراد بھی یہاں آتے ہیں۔ ان کی رہائش اور پھر مختلف فنکشنز ہوتے ہیں۔ اب تو ویسے بھی دنیا کے ملکوں کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور جماعتوں کے بھی بڑے بڑے وفود سارا سال آتے رہتے ہیں۔ ان کی رہائش وغیرہ کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ مسجد کے ساتھ ملحق ہال اور کمرے ہوتے تھے پہلے وہاں انتظام ہو جاتا تھا۔ جلنے کے بعد اب اس میں کافی تنگی پیدا ہو رہی ہے اور اس کی تعمیرِ نَو کا منصوبہ تو بنا لیا گیا ہے۔ کافی بڑا منصوبہ ہے۔ جگہ تو تھوڑی سی زیادہ ہے لیکن بہرحال منصوبہ بڑا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اس مسجد کے منصوبے کی تحریک کی تھی تو شروع میں پانچ ملین کی آپ کی تحریک تھی۔ بعد میں مسجد کے مین (Main) حصے کو چھوڑنے کی وجہ سے دوسری جگہوں پہ خرچ زیادہ ہو گیا تھا تو پھر پانچ ملین کی اور تحریک آپ کو کرنی پڑی۔ اس کے بعد بھی مختلف کام آہستہ آہستہ ہوتے رہے جو جماعت اپنے بجٹ میں سے خرچ کرتی رہی اور کافی حد تک مکمل ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال جو بھی ہوا یہ حادثہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی۔ وہ آگ لگ گئی اور یہ کافی بڑا حصہ جل گیا تو اس کا جو نیا منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم خرچ ہو گی۔ گیارہ ملین کے قریب جس میں سے نصف کے قریب تو موجود ہے جو انشورنس وغیرہ سے ملی ہے یا دوسرے لوگوں نے بعض چندے دیئے ہیں۔ نصف سے زائد کی تقریباً ضرورت پڑے گی اور اس کے لئے بہرحال احباب نے ہی قربانی کرنی ہے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

مسجد بیت الفتوح کو اس وقت جب وہ سارا حصہ مکمل تھا طرزِ تعمیر کے لحاظ سے اور خوبصورتی کے لحاظ سے اور بڑی عمارت کے لحاظ سے یورپ کی جو پچاس بڑی عمارتیں ہیں ان کی لسٹ میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب یہ منصوبہ دیا تھا تو یہ بھی اعلان فرمایا تھا اور اس کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ مجھے امید ہے یورپ کی یہ سب سے بڑی مسجد ہو گی بلکہ اور کوئی مسجد اس سے بڑی نہیں ہو گی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ سات آٹھ ہزار لوگ جس میں آ سکیں تو ہماری ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ لیکن مسجد کی جو گنجائش تھی اس میں ہالوں سمیت دس ہزار کے قریب لوگ سما سکتے تھے۔ لیکن وہ گنجائش بھی دو تین سال کے بعد ہی کم ہو گئی۔ پھر یہاں انتظامیہ کو اعلان کرنا پڑتا تھا کہ دوسری جماعتوں کے لوگ یہاں عید کی نماز پڑھنے نہ آئیں۔ اپنے علاقوں میں پڑھیں۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ احباب کو پتا ہے کہ ہمیں پارک میں علیحدہ مارکی لگانی پڑتی تھی اور عید کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ بہرحال ضرورت تو ہے اور جس حد تک ہم اس کو بہتر اور بڑا کر کے بنا سکتے ہیں ہمیں بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ لوگ جن کو پہلے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا انہیں تو ضرور کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے کیونکہ یہ یوکے (UK) جماعت کا منصوبہ ہے اس لئے عمومی طور پر تو جیسا کہ مَیں نے کہا یُوکے (UK) کے احمدیوں کا ہی کام ہے، جماعت کا ہی کام ہے۔ انہیں اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور باہر کی دنیا کے بھی مخیّر احباب جو ہیں اس میں حصہ لیں۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ذیلی تنظیموں کی حیثیت سے، جماعتوں کو جماعتوں کی حیثیت سے، بڑی بڑی جماعتیں جو ہیں انہیں حصہ لینا چاہئے کیونکہ سارا سال ہی اب تو یہاں باہر سے مہمان آتے ہیں اور یُوکے (UK) جماعت ہر مہینے ان کی مہمان نوازی بھی کرتی ہے بلکہ یہ تعداد اب تو ہزاروں میں ہو گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

''عالمگیر کے زمانے میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر بادشاہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کون سا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا کہ مَیں مُدت سے سوچتا تھا اور آہِ سرد بھرتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کارِخیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا۔ لیکن چاروں طرف سے مَیں اس کو ایسا مکمل اور بےنقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا تھا کہ اس میں میرا ثواب کسی طرح ہو جائے۔ سو آج خدا تعالیٰ نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 387۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں تین سال کے عرصہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں۔

اس منصوبے کے جو کوائف ہیں وہ یہ ہیں۔ پہلے یہ covered ایریا چار ہزار سات سو سکوائر میٹر تھا۔ اور اب اس کا جو نیا پلان بنا ہے اس کے مطابق پانچ ہزار آٹھ سو سکوائر میٹر ہے اور ناصر ہال کی چھت بھی تھوڑی سی بلند کی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ پہلا جو فلور ہو گا نور ہال ہو گا اس کی چھت بھی بلند کی گئی ہے۔ پھر دوسرے فلور پر دفاتر ہوں گے پھر تیسرے فلور اور چوتھے فلور پر دفاتر اور exhibition hall اور مہمانوں کے لئے رہائش، گیسٹ روم وغیرہ بنیں گے۔ پھر یہ گیٹ سے ذرا ہٹا کر بنائی گئی ہے تا کہ کچھ پارکنگ کی جگہ مل جائے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت میں آسانی رہے۔ پیدل چلنے والوں کی آسانی رہے۔ عورتوں اور مردوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔ تو یہ منصوبہ ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور یُوکے (UK) جماعت کو اس منصوبے کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

تمام مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ ہمارے پیارے آقا نے جو مالی تحریک فرمائی ہے اس پر والہانہ لبّیک کہتے ہوئے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

بقیہ: پاکستان کی قومی اسمبلی میں تقریر پر تبصرہ............. از صفحہ 04

بھی ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ اور ملاحظہ کریں کہ کیا نتیجہ نکالا گیا ہے۔ یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ ان کو دشمن کے جس علاقہ پر قبضہ کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا انہوں نے اس پر قبضہ کرنے کے بعد اور آگے جا کر دشمن کے علاقہ پر قبضہ کرنا شروع کر دیا اور اس سے مسائل پیدا ہوئے۔ اور جی ایچ کیو کو چاہیے تھا کہ ان کو اصل پلان سے آگے نہ جانے دیتا۔ یہ بات عسکری طور پر ٹھیک ہے یا غلط، یہاں اس موضوع پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن فرق صاف ظاہر ہے۔ ایسے اعتراض تو بہادروں پر ہوتے ہیں، کم ہمت لوگوں پر نہیں ہوتے۔ اور یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جنرل جنجوعہ کی شہادت کے بعد اس محاذ پر پیش رفت رُک گئی۔

(The Report of the Hamoodur Rehman Commission, published by Vanguard, page 214-215)

سمجھ نہیں آتی کہ کیپٹن صفدر صاحب اس بات پر کیوں تلملا اُٹھے کہ جنرل عبدالعلی ملک کو 1971ء کی جنگ میں محاذ پر کیوں لگایا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ صفدر صاحب نے ملٹری اکیڈمی میں قیام کے دوران تاریخ غور سے نہیں پڑھی تھی۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ 1965ء کی جنگ میں جنرل عبدالعلی ملک صاحب کا کیا کارنامہ تھا؟ کیا وہ نہیں جانتے کہ چونڈہ کی جنگ کی پاکستان کی عسکری تاریخ میں کیا اہمیت ہے؟ اس وقت مدِّمقابل افواج کی چال کا غلط اندازہ لگا کر حُکّام نے عبدالعلی ملک صاحب کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ یہ محاذ چھوڑ کر نارووال چلے جائیں۔ مگر وہ محسوس کر رہے تھے کہ اگر انہوں نے یہ محاذ چھوڑا تو سیالکوٹ خطرے میں پڑ جائے گا۔ اور بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ ان کا اندازہ صحیح تھا۔ اور پھر انہوں نے ہمت کر کے بھارت کی افواج پر حملہ کر دیا۔ اور اس طرح چونڈہ کی جنگ میں جو کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ تھی، پاکستان کو بڑی فتح حاصل ہوئی۔

(Crossed Swords by Shuja Nawaz, published by Oxford, 2008 p 226-225)

اور صفدر صاحب شاید جانتے ہوں کہ 1965ء کی جنگ کے دوران کشمیر کے محاذ پر جہاں کامیابیاں حاصل ہو رہی تھیں کمان تبدیل کی گئی تھی۔ وہاں سے جنرل اختر ملک کو جو کہ دشمن کے علاقہ میں آگے بڑھ رہے تھے انہیں ہٹا کر جنرل یحییٰ خان کو مقرر کیا گیا اور اس کے بعد اس محاذ پر پیش رفت رُک گئی۔ اور بعد میں جنرل موسیٰ صاحب جو کہ اس وقت پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف تھے اور کمان تبدیل کرنے کے فیصلہ میں شامل تھے اس بات پر اظہارِ افسوس کرتے رہے کہ جنرل یحییٰ پیش قدمی نہ کر سکے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے جنرل کے ایم عارف اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: 'یہاں جنرل موسیٰ خود اپنے آپ سے تضاد کر رہے ہیں جب انہوں نے دورانِ جنگ کمان تبدیل کر دی تو پیش قدمی تو متاثر ہونی تھی۔ اس وقت کے ضیاع سے فائدہ اُٹھا کر مدِّمقابل افواج نے اپنے آپ کو اکھنور میں مضبوط کر لیا تھا۔'

ہم سب جانتے ہیں کہ جنرل اختر ملک احمدی تھے اور صفدر صاحب کے نزدیک وہ جہاد کے قائل نہیں تھے۔ اور صفدر صاحب کے نزدیک جنرل یحییٰ صاحب جہاد کے قائل تھے۔ اگر صفدر صاحب کا فلسفہ قبول کر لیا جائے تو فوج میں جنرل اختر ملک، جنرل عبدالعلی اور جنرل جنجوعہ جیسے باصلاحیت لوگوں کو نہیں بھرتی کرنا چاہیے البتہ جنرل یحییٰ اور جنرل نیازی صاحب جیسے لوگوں کو رکھنے پر کوئی پابندی نہیں۔

(Khaki Shadows, by General K M Arif, published by Oxford 2004 p.59)

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

پاکستان کی قومی اسمبلی میں ایک رُکن اسمبلی کی
جماعت احمدیہ کے خلاف الزامات پر مشتمل تقریر پر مختصر تبصرہ

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

مورخہ 10 اکتوبر 2017 کو کیپٹن (ریٹائرڈ) محمد صفدر صاحب نے (جو پاکستان کے سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب کے داماد بھی ہیں) پاکستان کی قومی اسمبلی میں ایک تقریر کی۔ تقریر کیا تھی جماعت احمدیہ کے خلاف بے سروپا الزامات کا ایک بے ربط مجموعہ تھا۔ بے ربط ہونے کے علاوہ ان کی یہ تقریر احمدیت کے خلاف نہایت نفرت انگیز اور شدید متعصّبانہ خیالات کی حامل تھی۔ یہ تقریر پاکستان کی قومی اسمبلی میں کی گئی تھی اور پورے ملک کے الیکٹرانک میڈیا نے اسے نشر کیا تھا، اس لیے اس کے کئی حصوں پر تبصرہ کرنا اور حقائق پیش کرنا ضروری ہے۔

....

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا بحیثیت وزیر خارجہ تقرّر۔ ایک سازش؟

کیپٹن (ریٹائرڈ) محمد صفدر صاحب نے کہا:

’’سازشیوں نے مل کر سر ظفر اللہ آف سیالکوٹ کو فارن منسٹر بنایا۔‘‘

خدا جانے صفدر صاحب کس رَو میں یہ عجیب وغریب بیان دے بیٹھے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اُس وقت ملک کے گورنر جنرل اور مسلم لیگ کے صدر بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح تھے اور وزیرِ اعظم لیاقت علی خان صاحب تھے۔ ظاہر ہے کہ کابینہ میں کس کو کس عہدے پر مقرر کرنا ہے اس کا فیصلہ ان دونوں قائدین نے ہی کرنا تھا۔ کیا کیپٹن (ر) صفدر صاحب ان دونوں کو سازشی قرار دے رہے ہیں؟

اس بات پر مزید حیرانی ہوتی ہے کہ اس قسم کی تقریر سن کر ممبرانِ اسمبلی ڈیسک بجا بجا کر داد دے رہے تھے۔

ویسے تو کوئی بھی معقول شخص اس لغو دعوے کی تائید نہیں کر سکتا لیکن کیا صفدر صاحب یہ نہیں جانتے کہ پاکستان بننے کے فوراً بعد قائدِاعظم نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو اقوامِ متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لیے بھجوایا تھا اور اُس وقت فلسطین کا اہم مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہو رہا تھا۔ اور جب اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفارتکار اصفہانی صاحب نے قائدِاعظم سے درخواست کی کہ ابھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو وہاں سے واپس نہ بلایا جائے تو قائدِاعظم نے انہیں لکھا:

"As regards Zafrullah, we do not mean that he should leave his work so long as it is necessary for him to stay there....but naturally we are very short here of capable men, and especially of his calibre, and every now and then our eyes naturally turn to him for various problems that we have to solve."

(Jinnah Papers vol 6,p 165)

ترجمہ: جہاں تک ظفر اللہ کا تعلق ہے تو ہمارا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ اُس وقت اپنا کام چھوڑ کر آجائے جب اس کا وہاں ٹھہرنا ضروری ہو .... مگر قدرتی بات ہے کہ یہاں ہمارے پاس خاص طور پر اس کے پائے کے قابل آدمیوں کی شدید کمی ہے۔ اور جب بھی ہمیں کسی مسئلہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اسے حل کرنے کے لیے ہماری نظریں قدرتی طور پر اُس کی طرف اُٹھتی ہیں۔

جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اقوامِ متحدہ سے واپس پاکستان پہنچے تو قائدِاعظم نے تفصیلی طور پر اُن سے ملاقاتیں کیں اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور اصفہانی صاحب کو لکھا:

"Zafrullah is back and I had long talks with him. Yes he has done well." (Jinnah Papers Vol 6,p403)

ترجمہ: ظفر اللہ واپس آگئے ہیں۔ میں نے ان سے طویل ملاقاتیں کی ہیں۔ ہاں! اس نے اچھا کام کیا ہے۔

یہ خط 11 ستمبر 1947ء کو لکھا گیا تھا۔ اور اس کے دو ہفتہ کے بعد قائدِاعظم نے خود چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے وزارتِ خارجہ کا حلف لیا۔

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو وزیر خارجہ بنانے کا پس منظر تو یہ تھا کہ قائدِاعظم کے نزدیک پاکستان میں ان کی قابلیت کے آدمیوں کی شدید کمی تھی اور جب بھی پاکستان کو کوئی مسئلہ پڑتا تھا تو اس کو حل کرنے کے لیے نظریں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی طرف اُٹھتی تھیں۔ اور قائداعظم ایک طویل عرصہ سے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے بخوبی واقف تھے۔ قیام پاکستان سے بہت پہلے پھر 1939ء میں جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وائسرائے کونسل میں وزیر تھے تو قائداعظم نے مرکزی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے آپ کے متعلق فرمایا تھا:

’’اس موضوع پر مزید کچھ کہنے سے قبل میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سر ظفر اللہ خان کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ وہ مسلمان ہیں اور یوں کہنا چاہیے کہ میں گویا اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں۔ مختلف حلقوں نے اُن کو جو مبارکباد دی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ امکانی حد تک ہوسکتا تھا انہوں نے اس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا‘‘

(ہماری قومی جدو جہد۔ ’جنوری 1939 سے دسمبر 1939 تک‘۔ مصنفہ عاشق حسین صاحب بٹالوی، پاکستان ٹائمز پریس لاہور۔ صفحہ 76)

لیکن آج صفدر صاحب بانیٔ پاکستان قائدِاعظم محمد علی جناح پر پاکستان کے خلاف سازش کرنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ اور یہ الزام ملک کی قومی اسمبلی کے رکن کے طور پر قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر لگایا جا رہا ہے اور ممبران اسمبلی مقرر کو ڈیسک بجا کر داد دیتے ہیں۔

....

کیپٹن صفدر صاحب کی تقریر میں قائداعظم کے جنازہ کا ذکر

اسی تقریر میں کیپٹن (ر) صفدر صاحب نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پر لگایا جانے والا ایک پرانا الزام ان الفاظ میں دہرایا:

’’اس نے حضرت قائدِاعظم رحمۃ اللہ کا جنازہ نہ پڑھا۔ اس نے کہا یہ سمجھ لو ایک کافر مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھ رہا یا یہ سمجھ لو ایک مسلمان ایک کافر کا جنازہ نہیں پڑھ رہا۔ اور میں یہاں اس پوائنٹ کو clear کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس نیک بابائے قوم کے جنازے میں کسی لعین کو جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں دی تھی۔‘‘

کیپٹن صفدر صاحب کی تقریر کے بہت سے حصے غیر واضح تھے۔ اور وہ چوہدری صاحب کے جس بیان کا ذکر کر رہے تھے، اس کا کوئی حوالہ بھی پیش نہیں کر سکے۔ اس لیے یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ الزام 1974ء میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف تقریر کرتے ہوئے مفتی محمود صاحب نے بھی لگایا تھا۔ قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی جو کارروائی شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ 1919 پر مفتی محمود صاحب کا یہ الزام ان الفاظ میں موجود ہے۔ یہ الزام غلطیوں سمیت درج کیا جاتا ہے:

’’......چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائدِاعظم کی نمازِ جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی۔ مزید انکوائری کمیشن کے سامنے اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان کی کہ:

نمازِ جنازہ کے امام مولانا شبیر عثمانی احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے۔ اس لیے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جس کی امامت مولانا کر رہے تھے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب صفحہ 212)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائدِاعظم کی نمازِ جنازہ کیوں ادا نہیں کی تو اس کا جواب انہوں نے یہ دیا: آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔

(زمیندار لاہور 8 فروری 1950)‘‘

اول تو اخبار ’زمیندار‘ جماعتِ احمدیہ کا اشد مخالف تھا اور جماعتِ احمدیہ کے متعلق بار بار جھوٹ شائع کر چکا تھا۔ لیکن ذرا ملاحظہ کریں کہ مفتی محمود صاحب اس بیان کا حوالہ کیا بیان فرما رہے تھے؟ یہ تحقیقاتی عدالت 1953ء میں ہونے والے فسادات پر قائم کی گئی تھی۔ اور عدالت نے اس کی رپورٹ اپریل 1954ء میں پیش کی تھی۔ اور مفتی محمود صاحب حوالہ پیش فرما رہے تھے کہ 1950ء کے اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اس عدالت میں پیش ہونے کے بعد یہ بیان دیا تھا۔ کیا تین سال قبل اخبار زمیندار کو خواب آگئی تھی کہ تین سال بعد چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کیا بیان دینا ہے۔

1974ء میں قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف بہت سے جعلی حوالے پیش کیے گئے تھے لیکن یہ حوالہ پیش کرتے ہوئے تو صرف سچائی کا ہی نہیں بلکہ عقل کا بھی خون کر دیا گیا تھا۔ اور کیا اِس قابل قومی اسمبلی میں ایک بھی ایسا ذہین آدمی موجود نہیں تھا جو اس بات کی نشاندہی ہی کر دیتا کہ کیوں سفید جھوٹ بول رہے ہو۔ انٹرنیٹ پر مفتی محمود صاحب کے اس جعلی حوالے کی حقیقت کئی سال قبل ہی مہیا کر دی گئی تھی۔ اب تک ہمیں اس کا کوئی جواب نہیں ملا کہ اسمبلی میں یہ جھوٹ کیوں بولا گیا؟ اس کا حل صفدر صاحب نے کیا خوب نکالا کہ حوالہ یا ثبوت ہی پیش نہ کرو ورنہ جھوٹ پھر پکڑا جائے گا۔

اور یہ بات قابلِ تعجب ہے کہ یہ الزام صرف جماعتِ احمدیہ پر ہی کیوں لگایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب قائدِاعظم کی پہلی نماز جنازہ پڑھی گئی تو سُنّی احباب اس میں شامل نہیں ہوئے تھے کیونکہ یہ شیعہ امام کی امامت میں ادا کی جا رہی تھی۔ خالد احمد صاحب نے اپنی کتاب Sectarian War میں اس بارے میں حقائق بیان کیے ہیں۔ عدالت میں ایک شیعہ عالم سید انیس الحسنین صاحب نے گواہی دی کہ قائدِاعظم کی وفات کے بعد فاطمہ جناح صاحبہ کی ہدایت پر قائدِاعظم کو انہوں نے غسل دیا تھا۔ اور گورنر جنرل ہاؤس میں قائدِاعظم کی پہلی نماز جنازہ کی امامت بھی انہوں نے کی تھی۔ اس نمازِ جنازہ میں شیعہ احباب جن میں یوسف ہارون، ہاشم رضا، اور آفتاب حاتم علوی صاحب شامل ہوئے۔ وزیرِ اعظم لیاقت علی خان صاحب بھی جو مسلک کے اعتبار سے سُنّی تھی باہر انتظار کرتے رہے۔ شیعہ رسوم کے مطابق جنازہ کی ادائیگی کے بعد جنازہ حکومت کے حوالے کیا گیا اور سُنّی امام شبیر عثمانی صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور تب سُنّی احباب نے نمازِ جنازہ پڑھی۔ یہ الزام تو سُنّی احباب پر بھی آتا ہے کہ انہوں کیوں قائدِاعظم کی پہلی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی اور صرف وہی نمازِ جنازہ پڑھی جس کی امامت ان کے مسلک کے امام نے کی تھی۔ ظاہر ہے کہ کسی احمدی کو تو کسی نے یہ اجازت نہیں دینی تھی کہ وہ قائدِ اعظم کی نماز جنازہ پڑھائے۔

(Sectarian War, by Khalid Ahmed, Published by Oxford University Press,p8)

....

کیپٹن صفدر صاحب اور قائدِاعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کا نام

اس تقریر میں دوسرے الزامات کے علاوہ انہوں نے اس بات پر بھی بہت برہمی کا اظہار کیا کہ قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کا نام ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے نام پر کیوں رکھا گیا ہے؟ صفدر صاحب نے کہا:

’’قائدِ اعظم یونیورسٹی، حضرت قائدِ اعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں ڈاکٹر عبد السلام کے نام سے جو شعبہ منسوب کیا گیا ہے، وہ شخص متنازعہ ہے 73 کا آئین اس کو کافر قرار دے رہا ہے۔ ہم اس پاکستان کے اندر اس کے نام کے ساتھ کسی شعبہ کا نام منسوب ہونا پسند نہیں کریں گے۔‘‘

پھر صفدر صاحب مزید آپے سے باہر ہوئے اور کہا:

’’جنابِ ڈپٹی سپیکر سر۔ اگر قائدِاعظم یونیورسٹی کے اس شعبہ کا نام Change نہ کیا گیا تو مَیں یہاں ہر روز احتجاج بھی کروں گا۔‘‘

ہمیں سب سے پہلے یہ بات حیرت میں ڈالتی ہے کہ ایک سال قبل اس شعبہ کو ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے نام سے منسوب کیا گیا تھا۔ اب اچانک صفدر صاحب کو اس بات کا خیال کیوں آیا ہے؟ گزشتہ چار سال سے وہ اسمبلی کے ممبر ہیں۔ اور یہ سوال بھی اُٹھتا ہے کہ اُنہوں نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو کس پہلو سے متنازعہ قرار دیا ہے؟ ویسے اگر صرف متنازعہ ہونے کا سوال ہے تو آجکل خود صفدر صاحب کی ذات انتہائی متنازعہ بنی ہوئی ہے۔ بدعنوانی کے الزام میں انہیں عدالت میں پیشیاں بھگتنی پڑ رہی ہیں۔ اور چند روز پہلے انہیں کچھ دیر کے لیے گرفتار بھی کیا گیا تھا۔ وہ ڈاکٹر عبد السلام کے پیچھے کیوں پڑ گئے۔ ان کے فلسفہ کی رُو سے خود صفدر صاحب کو بھی اسمبلی کی رکنیت سے استعفٰی دے دینا چاہیے۔ جب وہ غیر متنازعہ ہو جائیں تو

پھر قومی اسمبلی کے ممبر بن جائیں۔ ویسے ہمیں اس کا امکان کم ہی نظر آرہا ہے کیونکہ اس تقریر نے انہیں مزید متنازعہ بنا دیا ہے۔

اور صفدر صاحب شعبہ فزکس کے نام کے حوالے سے کفر و اسلام کی بحث کو کیوں بیچ میں لے آئے اور اسی ذہنی رَو میں 1973ء کے آئین کا غیر متعلقہ حوالہ بھی دے دیا۔ سیدھی سادی سی بات ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے فزکس پر ریسرچ کی اور ان کی ریسرچ اتنی اعلیٰ پائے کی تھی کہ انہیں نوبل انعام دیا گیا۔ اور کسی اور پاکستانی کو سائنس کے میدان میں یہ مقام حاصل نہیں ہوا۔ اس سے پاکستان کا نام روشن ہوا۔ اس پس منظر میں پاکستان کی کسی بھی یونیورسٹی کے لیے یہ اعزاز کی بات تھی۔ ظاہر ہے کہ اپنی وفات کے بعد ڈاکٹر عبد السلام نے اس کے لیے کوئی درخواست تو نہیں کی تھی۔ ویسے وہ روزانہ احتجاج کرنا چاہتے ہیں تو اپنا شوق پورا کرلیں اس سے ڈاکٹر عبد السلام کے مقام پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ صفدر صاحب کی تقریر سن کر اس بات کی امید تو نہیں کی جاسکتی کہ وہ weak اور electrmagnetic interaction کی unification کے بارے میں یا ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی دیگر سائنسی خدمات کے بارے میں کچھ جانتے ہوں گے۔ اس لیے اس موضوع پر ان کی تفصیلی بحث بیکار ہوگی۔ البتہ ان سے یہ درخواست کرنا ضروری ہے کہ کیا وہ کسی اور پاکستانی سائنسدان کا نام بتا سکتے ہیں جس نے سائنس کے میدان میں وطنِ عزیز کا نام اس طرح روشن کیا ہو؟ اگر صفدر صاحب ایک اور نام بھی نہیں بتا سکتے تو پھر قومی اسمبلی میں محض گلا پھاڑنے سے کیا فائدہ؟

....

پاکستان کے بارے میں 'فکرِ مودودی'

اپنی تقریر میں ایک مرحلہ پر کیپٹن صفدر صاحب نے کہا:

''مَیں آج فکرِ مودودی کی بات کر رہا ہوں۔ فکرِ مودودی یہ ہے کہ حضرت مولانا مودودی صاحب نے دو کتابیں لکھیں۔ ایک 'قادیانی مسئلہ' لکھا........''

پھر انہوں نے کہا:

''اس پہ سید ابو الاعلیٰ مودودی نے، آج ان کی قبر منور ہے، نور سے بھری ہوئی ہے۔ انہوں نے کتاب لکھی اور 1962ء کے اندر کویت میں یہ کتاب شائع ہوئی۔ اور اس کے بعد انہوں نے چار سو پچیس صفحات کی ایک کتاب لکھی۔ اس کا عربی میں ٹرانسلیشن ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ ہیں جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔''

اس تقریر میں بانیٔ پاکستان کا ذکر کیا گیا، نظریہ پاکستان کا ذکر کیا اور پھر تان 'فکرِ مودودی' پر ٹوٹی۔ تو مناسب ہوگا کہ کچھ حوالے پیش کیے جائیں کہ جب پاکستان کے لیے تحریک چل رہی تھی تو نظریہ پاکستان کے بارے میں 'فکرِ مودودی' کیا تھی؟

انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ مودودی صاحب کے اپنے الفاظ پیش کیے جائیں۔ ہم مودودی صاحب کی کتاب 'مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش جلد سوئم' کے حوالے پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اُس وقت پاکستان کے لیے تحریک چلائی جا رہی تھی۔ اور قائدِ اعظم کی قیادت میں برِ صغیر کے مسلمان جدو جہد کر رہے تھے۔ قائدِ اعظم اور مسلم لیگ کے بارے میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:

''مگر افسوس لیگ کے قائدِ اعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرزِ فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھتا ہو۔ یہ لوگ مسلمان کے معنی و مفہوم اور اس کی مخصوص حیثیت کو بالکل نہیں جانتے۔ .... ایسی ادنیٰ درجہ کی سیاست کو اسلامی سیاست کہنا اسلام کے لیے ازالہ حیثیت عرفی سے کم نہیں۔''

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوئم صفحہ 30 و 31)

گویا مودودی صاحب کا خیال تھا کہ قائدِ اعظم سمیت ساری مسلم لیگ کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ اور ان کی سیاست ادنیٰ درجہ کی سیاست ہے۔

صفدر صاحب غور فرمائیں کیا وہ ان نظریات کی تائید کرتے ہیں؟

اور اسی کتاب کے صفحہ 93 پر مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ ہمیں تقسیم ہند اور پاکستان کے مطالبہ کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو اسلامی تحریک کبھی نہیں چل سکے گی۔ کتنا واضح ہے کہ مودودی صاحب یہ انکشاف کر رہے ہیں کہ اگر پاکستان بن گیا تو اسلام کو شدید نقصان پہنچے گا۔ اور اس کتاب کے صفحہ 105 پر مودودی صاحب پاکستانی خیال کے لوگوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ گروہ تو وہ گروہ ہے

''جس نے تمام تر مغربی طرز پر ذہنی تربیت پائی ہے۔''

صفدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا مودودی صاحب نے اپنی کتب میں یہ ثابت کیا کہ احمدیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے تو یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت کا بھی عملاً اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''یہ انبوہِ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ اس کے 999 فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں، نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں، نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویّہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے کو اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے اس لیے یہ مسلمان ہیں۔''

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوئم صفحہ 107)

خیر یہ تو پاکستان بننے سے پہلے کے حالات تھے۔ پاکستان بننے کے بعد مودودی صاحب کی 'فکر' نے کیا رنگ بدلا۔ ملاحظہ کریں کہ ستمبر 1948ء میں جب قائدِاعظم شدید علیل تھے اور کچھ ہی روز بعد فوت ہوگئے اُس وقت مودودی صاحب نے یہ مطالبہ پیش کیا:

''جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت زمامِ کار ہے وہ اسلام کے معاملہ میں اتنے مخلص اور اپنے وعدوں کے بارے میں جو انہوں نے اپنی قوم سے کیے تھے اتنے صادق ہوں کہ اسلامی حکومت قائم کرنے کی جو اہلیت ان کے اندر مفقود ہے اسے خود محسوس کرلیں اور ایمانداری کے ساتھ یہ مان لیں کہ پاکستان حاصل کرنے کے بعد ان کا کام ختم ہوگیا اور یہ کہ اب یہاں اسلامی نظام تعمیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اس کے اہل ہوں۔''

(رسائل و مسائل از ابو الاعلیٰ مودودی حصہ اول ناشر اسلامک پبلیکیشنز 1998ء صفحہ 334 و 335)

اس وقت گورنر جنرل قائدِ اعظم تھے اور وزیر اعظم لیاقت علی خان صاحب۔ 'زمامِ کار' تو ان کے ہاتھ میں تھی۔ یقیناً مودودی صاحب ان کا ہی ذکر کر رہے تھے۔ ذرا ملاحظہ کریں قوم کے محسن کو اس وقت جب وہ زندگی کے آخری دن گزار رہا تھا اس طرح دکھ دیا گیا۔ صرف اقتدار حاصل کرنے کے شوق میں محسن کشی کی یہ بدترین مثال ہے۔

ہماری کیپٹن (ر) صفدر صاحب سے گذارش ہے کہ واضح فرمائیں کہ کیا وہ اس 'فکر' کے حامی ہیں۔ خدا جانے انہوں نے قبروں کے اندرونی حالات کہاں سے معلوم کرلیے کہ انہیں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کس کی قبر نور سے منور ہے۔ ہمیں تو اس علم کا دعویٰ نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ہی علم میں ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ صفدر صاحب کو قبر کے اندرونی حالات تو معلوم ہوگئے لیکن کیا وہ مودودی صاحب کے ان خیالات سے بے خبر تھے جن کے حوالے ہم نے درج کیے ہیں؟ کیا وہ ان خیالات کی تائید کرتے ہیں؟

....

1971ء کی جنگ اور کیپٹن صفدر صاحب

کیپٹن صفدر صاحب نے قومی اسمبلی میں اپنی تقریر میں 1971ء کی جنگ کا ذکر کیا اور کہنے لگے:

''اور کتنے دکھ کی بات ہے کہ جب ہم 71ء کی جنگ لڑ رہے تھے تو 10 کور کمانڈر جنرل عبد العلی اور اس کا بھائی قادیانی اور میں تو حیران ہوں کہ چوہدری ظفر اللہ، ایئر فورس کا چیف وہ بھی قادیانی۔ تو کیا یہ لوگ جو ہمارے نبی کی ختم نبوت پر ﷺ رقیق حملے کرتے ہیں تو کیا اس کے نام پر بننے والے ملک کے ساتھ وفاداری کر سکتے ہیں۔''

اور پھر انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوج میں احمدیوں کی بھرتی پر پابندی لگائی جائے کیونکہ احمدیوں کے عقیدے میں جہاد فی سبیل اللہ کا کوئی concept موجود نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے تو 'جھوٹے مذہب' کے الفاظ استعمال کیے تھے۔

سب سے پہلے تو کچھ تاریخی غلطیوں کی درستگی ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے پہلے وزیرِ خارجہ تھے ایئر فورس کے چیف نہیں تھے۔ ایئر مارشل ظفر چوہدری ایئر فورس کے چیف تھے اور وہ بھی 1971ء کی جنگ کے بعد بنے تھے۔ اور جنرل عبد العلی صاحب کے بھائی جنرل اختر ملک صاحب تھے جو کہ اس جنگ سے پہلے ہی ایک حادثہ میں فوت ہو چکے تھے۔

اب ہم صفدر صاحب کے نظریات اور تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ کسی بھی ملک کی فوج میں اس ملک کے ہر علاقے کے لوگ شامل کیے جاتے ہیں اور عقیدے کی بنیاد پر کسی کو قومی اداروں میں شامل ہونے سے روکا نہیں جاتا۔ اب اس بحث کو چھوڑتے ہوئے کہ کون جہاد کا قائل ہے اور کون نہیں ہے؟ اس الزام کا جائزہ لیتے ہیں کہ چونکہ احمدی جہاد کے قائل نہیں اس لیے انہیں فوج میں بھرتی نہیں کرنا چاہیے۔ چونکہ 1971ء کی جنگ کی بات ہو رہی ہے تو اگر صفدر صاحب کی بات درست ہے تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ جس محاذ پر احمدی جرنیل تھے وہاں احمدی جرنیل محاذ چھوڑ کر بھاگ جاتے کیونکہ وہ جہاد کے قائل نہیں تھے۔ اور جہاں پر دوسرے فرقوں سے وابستہ جرنیل قیادت کر رہے تھے وہاں عظیم کامیابیاں ملتیں کیونکہ جہاد پر ان کا پختہ ایمان تھا۔ سب جانتے ہیں کہ اس سانحہ پر ایک کمیشن قائم ہوا تھا اور اس کی رپورٹ 'حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ' کے نام سے معروف ہے۔ اس میں اُس وقت جنگ میں شامل جنرل صاحبان کی کارکردگی کا بھی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس جنگ میں ایک احمدی جرنیل جنرل افتخار جنجوعہ بھی ایک محاذ پر پاکستانی فوج کی قیادت کر رہے تھے۔ اور انہوں نے اپنے ملک کی خاطر لڑتے ہوئے جامِ شہادت بھی نوش کیا۔ اور پاکستان کی تاریخ میں یہ واحد جرنیل تھے جنہوں نے شہادت کا درجہ پایا۔ آخر سوچنے کی بات ہے کہ کیا بات ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں بیسیوں جرنیل ایسے گزرے ہیں جن کے متعلق کیپٹن صفدر صاحب کا خیال ہے کہ وہ جہاد کے قائل تھے اور صرف چند احمدی جرنیل گزرے ہیں اور صفدر صاحب کا الزام ہے کہ وہ تو جہاد کے قائل نہیں لیکن جس جرنیل نے اپنی جان قربان کردی وہ احمدی تھا۔ اگر اس نکتہ کو چھوڑ بھی دیں تو یہ تو سب جانتے ہیں کہ ایک جرنیل کی کارکردگی اچھی ہو یا بری ہو، زیادہ امکان یہی ہے کہ وہ خفیہ نہیں رہ سکتی۔ صفدر صاحب 71ء کی جنگ کے حوالے سے احمدی جرنیلوں کے خلاف اتنا زہر اُگل رہے ہیں تو یہ جائزہ بھی لینا چاہیے کہ اس جنگ میں احمدی جرنیلوں کی کارکردگی کیسی تھی۔ صفدر صاحب شاید یہ جانتے ہوں کہ 71ء کے سانحے پر کمیشن قائم کیا گیا تھا جس کی رپورٹ حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ کے نام سے مشہور ہے۔ اس رپورٹ میں سارے حقائق اور تمام کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ جنگ میں شکست اور ہتھیار ڈالنے کا لازمی یہ مطلب نہیں ہوتا کہ کوئی جرم کیا گیا ہے یا کسی غفلت کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا ہے۔ لیکن اس رپورٹ میں یہی نتیجہ نکالا گیا تھا کہ 1971ء کی جنگ میں مجرمانہ کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ اور اس کمیشن نے بہت سے افسران کے نام درج کر کے ان پر مقدمات قائم کرنے کی سفارش کی کیونکہ وہ یہ وسائل اور مواقع رکھتے تھے کہ پاکستان کا دفاع کرتے لیکن انہوں اپنے فرائض ادا نہیں کیے اور اس کے نتیجہ میں ملک دولخت ہوگیا۔ صفدر صاحب کو چاہیے کہ یہ فہرست ذرا غور سے پڑھیں۔ اس میں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ سب ان مسالک سے تعلق رکھتے تھے جن کے بارے میں صفدر صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ جہاد کے قائل تھے اور وہ یہ الزام لگا رہے تھے کہ احمدی تو جہاد کے قائل نہیں تھے، اس لیے انہیں فوج میں بھرتی نہیں کرنا چاہیے۔

(The Report of the Hamoodur Rehman Commission, published by Vanguard, page 518-527)

اور یہی رپورٹ اُٹھا کر پڑھ لیں اس جنگ کی تاریخ میں بلکہ پاکستان کی کُل تاریخ میں ایک ہی جرنیل تھا جس نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اور وہ ایک احمدی جنرل افتخار جنجوعہ صاحب تھے۔ اور ان کے متعلق حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ میں "Bold and capable commander" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اس رپورٹ میں ان کی اور ان کے ماتحت فوج کی کارکردگی کا

باقی صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیشمار تحریروں اور تقریروں اور مجالس میں اپنے دعوے کے سچے ہونے کی دلیلیں دیں۔ زمانے کی ضرورت کے مطابق مسیح موعود کے آنے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے آپ کے حق میں ہونے کے بارے میں بتایا۔ لیکن جو صاف دل تھے ان کو تو سمجھ آ گئی اور جن کے دلوں میں بُغض تھا، کینہ تھا، مفاد پرستی تھی، ان کو سمجھ نہیں آئی۔

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کی اپنے دعویٰ کی صداقت کے بارہ میں پیش فرمودہ مختلف دلیلوں اور علامات، نشانات کا تذکرہ۔ مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں مماثلتوں کا بیان۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مماثلت موسیٰ علیہ السلام سے ہے تو اس مماثلت کے لحاظ سے ضروری ہے کہ اس صدی کا مجدد مسیح ہو کیونکہ مسیح چودھویں صدی پر موسیٰ کے بعد آیا تھا اور آجکل چودھویں صدی ہی ہے۔

مسیح موعود کی تکذیب اصل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ صرف مولویوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ اپنی عقل استعمال کریں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور یہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اس حالت سے باہر نکلیں جس ایک عجیب حالت میں آجکل مسلمان دنیا پھنسی ہوئی ہے۔

لَبَّیک یا رَسُولَ اللہ کہنے والے تو اصل میں ہم احمدی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سنا کہ جب میرا مسیح و مہدی آئے تو اس کو ماننا۔ اُس کو سلام کہنا۔ یہ ہے لبّیک کہنے کا صحیح طریقہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17/نومبر 2017ء بمطابق 17/نبوت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا

(درثمین اردو صفحہ 160)

وہ زمانہ جس میں سے اُس وقت مسلمان گزر رہے تھے درد رکھنے والے مسلمانوں کے لئے انتہائی بے چین کرنے والا زمانہ تھا۔ لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایسی حالت ہو گئی تھی کہ ایمان ثریّا پر جا چکا تھا۔ عملاً مسلمانوں میں نہ دین باقی رہا تھا۔ نہ اسلام کی حقیقت باقی رہی تھی۔ اسلام کا درد رکھنے والے اس انتظار میں تھے کہ کوئی مسیحا آئے اور اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو سنبھالے۔ ان میں سے ایک بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی بھی تھے۔ ان کی شہرت بڑی دُور دُور تھی۔ بہت سے ان کے مرید تھے۔ ان کی بزرگی کی وجہ سے ایک دفعہ مہاراجہ جمّوں نے ان کو دعوت دے کر کہا کہ آپ جمّوں آ کر میرے لئے دعا کریں لیکن آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر دعا کروانی ہے تو میرے پاس آ کر کرواؤ۔ بہرحال بڑے بڑے لوگ ان کے مرید تھے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب کو حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع سے ہی بڑا عقیدت کا تعلق تھا۔ اُس وقت ابھی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نہیں کیا تھا اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے دعوے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے ہی اُس وقت اس حالت اور اس زمانے کو دیکھتے ہوئے یہ بھی ایک دفعہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کو عرض کیا تھا کہ

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے دعوے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی لیکن ان کو یہ یقین تھا کہ آپ ہی زمانے کے امام اور مسیح موعود ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی اولاد کو، اپنے مریدوں کو یہ نصیحت کی تھی کہ جب بھی دعویٰ ہو گا تم مان لینا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 11 صفحہ 342-343 خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مارچ 1928ء)

بہرحال صاحبِ بصیرت لوگ بزرگ جانتے تھے کہ اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو اگر اس زمانے میں کوئی سنبھال سکتا ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ نے براہین احمدیہ لکھ کر اسلام کے مخالفین کے منہ بند کئے تھے۔ آپ کا ایسا لٹریچر موجود تھا جس کا مخالفینِ اسلام جواب نہیں دے سکتے تھے۔ جب تک آپ نے دعویٰ نہیں کیا بڑے بڑے علماء آپ کی اس بات کے معتقد تھے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اِذن سے آپ نے دعویٰ کیا تو یہی علماء اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے آپ کی مخالفت بھی کرنے لگ گئے اور آج تک یہی مفاد پرست علماء ہیں جو آپ کی مخالفت کر رہے ہیں اور عامّۃ المسلمین کے دلوں میں بھی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے خلاف نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیشمار تحریروں اور تقریروں اور مجالس میں اپنے دعوے کے سچے ہونے کی دلیلیں دیں۔ زمانے کی ضرورت کے مطابق مسیح موعود کے آنے اور اللہ تعالیٰ کی

تائیدات کے آپ کے حق میں ہونے کے بارے میں بتایا۔لیکن جوصاف دل تھے ان کو تو سمجھ آ گئی اور جن کے دلوں میں بُغض تھا، کینہ تھا، مفاد پرستی تھی، ان کو سمجھ نہیں آئی۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بعض دلیلیں بیان کروں گا جو آپ نے بیان فرمائی ہیں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اسلام میں بدعات داخل ہو چکی ہیں۔ دین اپنی اصلی حالت میں نہیں رہا۔ علماء اور مشائخ نے اپنی اپنی توجیہات کر لی ہیں اور بے شمار بدعات مسلمانوں میں داخل ہو چکی ہیں۔ عملاً مسلمان دین سے دُور جا چکے ہیں اور غیر مذاہب خصوصاً عیسائی پادری بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ ان حالات کی پیشگوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کی تھی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک شخص کے بھیجنے کی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے پیشگوئی کی تھی۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

”اب کوئی ہمارے دعویٰ کو چھوڑے اور الگ رہنے دے مگر ان باتوں کو سوچ کر جواب دے۔ میری تکذیب کرو گے تو اسلام کو ہاتھ سے تمہیں دینا پڑے گا۔“ (مجھے جھوٹا کہو گے تو پھر تم اسلام سے بھی دور ہٹتے ہو) فرمایا کہ ”مگر مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے وعدہ کے موافق اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے موافق خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا اور یہ ثابت ہو گیا کہ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں سچی ہیں۔ ظالم طبع ہے وہ انسان جو اِن کی تکذیب کرتا ہے“۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 7-6- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے 1903ء میں یہ بیان فرمایا اور فرمایا کہ میرے دعوے کو 22 برس گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات میرے ساتھ ہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی تائیدات میرے ساتھ کیوں ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 7- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

دوسرے آپ نے فرمایا کہ زمانے کی ضرورت ہے اور سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس زمانے میں مسیح نے آنا تھا اور جب ضرورت ہے تو اگر میں نہیں تو کوئی دوسرا پیش کرو۔ بہر حال کوئی مصلح مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آنا چاہئے کیونکہ زمانے میں فساد انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور مسلمانوں میں بھی فساد انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ پس اگر مجھے جھوٹا کہنا ہے تو اس کی دو ہی صورتیں بنیں گی یا تو کوئی دوسرا مصلح پیش کرو کیونکہ زمانہ چاہتا ہے کہ کوئی مصلح آئے۔ یا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی تکذیب کرو۔ کہو کہ سارے وعدے جھوٹے تھے۔ ایسے بگڑے ہوئے حالات میں کسی مصلح کے بھیجنے کا جو وعدہ تھا وہ غلط تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حفاظت دین کی ضرورت بہر حال ہے۔

فرمایا کہ ”بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ (آپ مثال دے رہے ہیں کہ) ”دیکھو جو شخص باغ لگاتا ہے یا عمارت بناتا ہے تو کیا اُس کا فرض نہیں ہوتا یا وہ نہیں چاہتا کہ اس کی حفاظت اور دشمنوں کی دست برد سے بچانے کے لئے ہر طرح کوشش کرے؟ باغات کے گرد کیسے کیسے احاطے حفاظت کے لئے بنائے جاتے ہیں اور مکانات کو آتشزدگیوں سے بچانے کے لئے نئے نئے مصالحے تیار ہوتے ہیں اور بجلی سے بچانے کے لئے تاریں لگائی جاتی ہیں۔ یہ امور اُس فطرت کو ظاہر کرتے ہیں جو بالطبع حفاظت کے لئے انسانوں میں ہے۔ پھر کیا اللہ تعالیٰ کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے؟ بیشک حفاظت کرتا ہے اور اس نے ہر بلا کے وقت اپنے دین کو بچایا ہے۔ اب بھی جبکہ ضرورت پڑی“ (آپ فرماتے ہیں) ”اُس نے مجھے اِسی لئے بھیجا ہے۔ ہاں یہ امر حفاظت کا مشکوک ہو سکتا یا اس کا انکار ہو سکتا تھا اگر حالات اور ضرورتیں اس کی مؤیّد نہ ہوتیں۔“ (اگر حالات اور ہوتے۔ ضرورت اس کی تائید نہ کر رہی ہوتی تو تم کہہ سکتے تھے کہ مَیں غلط وقت پہ آیا ہوں۔) فرماتے ہیں ”مگر کئی کروڑ کتابیں اسلام کے ردّ میں شائع ہو چکی ہیں اور ان اشتہاروں اور دو ورقہ رسالوں کا تو شمار ہی نہیں جو ہر روز اور ہفتہ وار اور ماہوار پادریوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ ان گالیوں کو اگر جمع کیا جاوے جو ہمارے ملک کے مرتد عیسائیوں نے سید المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی پاک ازواج کی نسبت شائع کی ہیں تو کئی کوٹھے ان کتابوں سے بھر سکتے ہیں اور اگر ان کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھا جائے تو وہ کئی میل تک پہنچ جائیں......۔“ (عماد الدین ایک مسلمان شخص تھا جو بعد میں عیسائی ہو کے پادری بن گیا فرمایا کہ) ”عماد الدین کی تحریروں کے خطرناک ہونے کا بعض انصاف پسند عیسائیوں کو بھی اعتراف ہے۔“ (عیسائی بھی یہ کہتے ہیں کہ اس کی بڑی خطرناک تحریریں ہیں۔) ”چنانچہ (اس زمانے میں) لکھنؤ سے جو ایک اخبار شمس الاخبار نکلا کرتا تھا۔ اس میں اس کی بعض کتابوں پر یہ رائے لکھی گئی تھی کہ اگر ہندوستان میں پھر کبھی غدر ہو گا تو ایسی تحریروں سے ہو گا“ (جو یہ پادری لکھتا ہے۔) فرمایا کہ ”ایسی حالتوں میں بھی کہتے ہیں کہ اسلام کا کیا بگڑا ہے؟ اس قسم کی باتیں وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو یا تو اسلام سے کوئی تعلق اور درد نہیں ہے یا وہ لوگ جنہوں نے حجروں کی تاریکی میں پرورش پائی ہے اور ان کو باہر کی دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے۔ پس ایسے لوگ اگر ہیں تو ان کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو نورِ قلب رکھتے ہیں جن کو اسلام کے ساتھ محبت اور تعلق ہے اور زمانہ کے حالات سے آشنا ہیں ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کسی عظیم الشان مصلح کا وقت ہے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 8-7- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور پھر مصلح کے آنے کے لئے شہادتوں کا ذکر فرماتے ہوئے ایک زبردست شہادت آپ نے یہ بیان فرمائی۔ مختلف باتیں بیان کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

”......اور زبردست شہادت میں اَور پیش کرتا ہوں اور وہ سورۃ نور میں وعدہ استخلاف ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔ (النور: 56)“ فرمایا کہ ”اس آیت میں وعدۂ استخلاف کے موافق جو خلیفے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ہوں گے وہ پہلے خلیفوں کی طرح ہوں گے۔ اسی طرح قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰ فرمایا گیا ہے۔ جیسے فرمایا۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ (المزمل: 16) اور“ (فرماتے ہیں کہ) ”آپ مثیلِ موسیٰ استثناء کی پیشگوئی کے موافق بھی ہیں۔“ (بائبل میں بھی استثناء میں لکھا ہوا ہے۔) ”پس اس مماثلت میں جیسے کَمَا کا لفظ فرمایا گیا ہے ویسے ہی سورۃ نور میں کَمَا کا لفظ ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ میں مشابہت اور مماثلت تامّہ ہے۔ موسوی سلسلہ کے خلفاء کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آ کر ختم ہو گیا تھا اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے۔ اس مماثلت کے لحاظ سے کم از کم اتنا تو ضروری ہے کہ چودھویں صدی میں ایک خلیفہ اسی رنگ و قوت کا پیدا ہو جو مسیح سے مماثلت رکھتا ہو اور اس کے قلب اور قدم پر ہو۔ پس اگر اللہ تعالیٰ اس امر کی اَور دوسری شہادتیں اور تائیدیں نہ بھی پیش کرتا تو یہ سلسلہ مماثلت بالطبع چاہتا تھا کہ چودھویں صدی میں عیسوی بروز آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت میں ہو ورنہ آپ کی مماثلت میں معاذ اللہ ایک نقص اور ضعف ثابت ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس مماثلت کی تصدیق اور تائید فرمائی بلکہ یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ مثیلِ موسیٰ، موسیٰ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تر ہے۔“ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور تمام انبیاء سے افضل تر ہیں۔) فرماتے ہیں کہ ”حضرت مسیح علیہ السلام جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے اسی طرح پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے اِحیاء کے لئے آیا ہے اور اس تکمیل کے لئے آیا ہے جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کہلاتی ہے۔“

پھر تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ”تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اِتمامِ نعمت اور اِکمال الدین ہوا“ (یعنی دین کمال تک پہنچا) ”تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیلِ اشاعتِ ہدایت۔“ (یعنی کامل ہدایت ملی۔ ہدایت اپنی تکمیل کو پہنچی اور دوسری اس کی جو اشاعت ہے وہ بھی اپنی تکمیل کو پہنچی۔) فرمایا کہ ”تکمیلِ ہدایت مِن کُلِّ الوُجوہ آپؐ کی آمد اوّل سے ہوئی اور تکمیلِ اشاعتِ ہدایت آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی۔“ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شریعت اتری اور تکمیلِ ہدایت ہو گئی اور جو آپ کی آمد ثانی ہونی تھی وہ مسیح موعود جو آپ کا غلامِ صادق آنا تھا اس کے زمانے میں اس کی اشاعت ہونی تھی۔) فرمایا ”کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اِس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اشاعت کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔ چھاپہ خانوں کی کثرت اور آئے دن ان میں نئی باتوں کا پیدا ہونا۔ ڈاکخانوں، تار برقیوں، ریلوں، جہازوں کا اجراء اور اخبارات کی اشاعت، ان سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔“ (دنیا اکٹھی ہو گئی ہے اور آج اس زمانے میں تو سوشل میڈیا، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن اور مختلف چیزیں وغیرہ سے مزید اکٹھی ہو گئی ہے۔) فرمایا کہ ”پس یہ ترقیاں بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ترقیاں ہیں کیونکہ اس سے آپؐ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت پورا ہو رہا ہے۔“

پھر مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں ایک اور مماثلت کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

”اور یہ اُسی کے موافق ہے جیسے مسیح نے کہا تھا کہ مَیں توریت کو پورا کرنے آیا ہوں اور مَیں کہتا ہوں کہ میرا ایک کام یہ بھی ہے تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کروں......“۔ فرمایا کہ ”علاوہ بریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جو آفتیں پیدا ہو گئی تھیں اُسی قسم کی یہاں بھی موجود ہیں۔ اندرونی طور پر یہودیوں کی حالت بہت بگڑ گئی تھی اور تاریخ سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ توریت کے احکام انہوں

نے چھوڑ دیئے تھے اوراس کی بجائے طالمود اور بزرگوں کی روایتوں پر زیادہ زور دیتے تھے۔ اِس وقت مسلمانوں میں بھی ایسی ہی حالت پیدا ہوگئی ہے۔ کتابُ اللہ کو چھوڑ دیا گیا ہے اوراس کی بجائے روایتوں اور قصّوں پر زور مارا جاتا ہے۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں ’’ان سب کے علاوہ ایک اور سرّ بھی ہے جو (اس) مماثلت کو مکمل کرتا ہے۔‘‘ (ایک اور راز ہے جو اس مماثلت کو، مشابہت کو مکمل کرتا ہے) ’’اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح اخلاقی تعلیم پر زور دیتے تھے اور موسوی جہادوں کی اصلاح کرنے آئے تھے۔ انہوں نے کوئی تلوار نہیں اٹھائی۔ مسیح موعود کے لئے بھی یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی خوبیوں کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے قائم کرے اور اس اعتراض کو دُور کرے جو اسلام پر اسی رنگ میں کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ یہ اعتراض مسیح موعود کے وقت میں بالکل اٹھا دیا جائے گا۔‘‘ (یعنی مسیح موعود اس کے خلاف بات کرے گا۔ بلکہ یہ کہے گا کہ اسلام پیار اور محبت کی تعلیم دیتا ہے اور اسی سے پھیلا ہے۔ اس لئے مسیح موعود کے زمانے میں یہ اعتراض ختم ہو جائے گا۔) فرمایا ’’کیونکہ وہ اسلام کے زندہ برکات اور فیوض سے اس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کرے گا اور اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جیسے آج اس ترقی کے زمانہ میں بھی اسلام محض اپنی پاک تعلیم اور اس کے برکات اور ثمرات کے لحاظ سے مؤثر اور مفید ہے ایسا ہی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مفید اور مؤثر پایا گیا ہے کیونکہ یہ زندہ مذہب ہے۔ یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آنے والے مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا یَضَعُ الْحَرْب۔ وہ لڑائیوں کو اٹھا دے گا۔‘‘ (ختم کردے گا۔) ’’اب ان ساری شہادتوں کو جمع کرو اور بتاؤ کہ کیا اِس وقت ضرورت نہیں کہ کوئی آسمانی مرد نازل ہو؟ جب یہ مان لیا گیا کہ صدی پر مجدد آنا ضروری ہے تو اس صدی پر مجدّد تو ضرور ہوگا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مماثلت موسیٰ علیہ السلام سے ہے تو اس مماثلت کے لحاظ سے ضروری ہے کہ اس صدی کا مجدد مسیح ہو کیونکہ مسیح چودھویں صدی پر موسیٰ کے بعد آیا تھا اور آجکل چودھویں صدی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 9 تا 12۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اگر میرا انکار کرتے ہو، میری تکذیب کرتے ہو تو تم اصل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کر رہے ہو۔ آپ فرماتے ہیں ’’میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر:10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جبکہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیتِ استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ اور اس وقت کوئی خلیفہ اس اُمّت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اَتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی اُمّت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اُسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعة:4)۔ میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی......۔‘‘ فرمایا ’’پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ مَیں ازخود نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی قَسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کردی اور خدا کو چھوڑ دیا.......۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’میری تکذیب میری تکذیب نہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے، ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے۔‘‘

پھر اس بات کو مزید کھولتے ہوئے کہ آپ کی تکذیب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے؟ (جب میں کہتا ہوں کہ تکذیب کر رہے ہو۔) فرمایا کہ ’’اس طرح پر کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی پر مجدد آئے گا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا۔ پھر آپؐ نے جو اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے۔ اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُکذّب ٹھہرے گا یا نہیں؟‘‘ فرمایا ’’پس پھر مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ میری تکذیب آسان امر نہیں۔ مجھے کافر کہنے سے پہلے خود کافر بننا ہوگا۔ مجھے بے دین اور گمراہ کہنے میں دیر ہوگی مگر پہلے اپنی گمراہی اور رُوسیاہی کو مان لینا پڑے گا۔ مجھے قرآن و حدیث کو چھوڑنے والا کہنے کے لئے پہلے خود قرآن اور حدیث کو چھوڑ دینا پڑے گا اور پھر بھی وہی چھوڑے گا۔ مَیں قرآن و حدیث کا مُصدِّق و مِصداق ہوں۔ مَیں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ مَیں کافر نہیں بلکہ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْن کا مصداق صحیح ہوں اور جو کچھ مَیں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے، جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجّت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے۔ لیکن جو دلیر اور بے باک ہے اس کا کیا علاج۔ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 14 تا 16۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر مسیح موعود کی آمد سے متعلق بعض نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’حقیقت میں یہ ریلوے مسیح موعود کا ایک نشان ہے۔ قرآن شریف میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر:05)‘‘ (کہ جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔) فرمایا ’’دینداری تو تقویٰ کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ لوگ اگر غور کریں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ لَیُتْرَکُنَّ الْقِلَاصُ میں ریل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اگر اس سے ریل مراد نہیں تو پھر ان کا فرض ہے کہ وہ حادثہ بتائیں جس سے اونٹ ترک کئے جاویں گے۔ پہلی کتابوں میں بھی اشارہ ہے کہ اُس وقت (مسیح کے زمانے میں) آمد و رفت سہل ہو جائے گی۔‘‘ فرمایا ’’اصل تو یہ ہے کہ اس قدر نشانات پورے ہو چکے ہیں کہ یہ لوگ تو اس میدان سے بھاگ ہی گئے ہیں۔ جیسے کسوف خسوف رمضان میں کیا اُس طریق پر نہیں ہوا جیسا کہ مہدی کی آیات کے لئے مقرر تھا؟ اسی طرح ابتدائے آفرینش سے ایسی سواری بھی نہیں نکلی ہے۔‘‘ فرمایا ’’علامات دلالت کرتی ہیں کہ مسیح موعود پیدا ہو گیا ہے۔ اگر یہ لوگ ہم کو نہیں مانتے تو پھر کسی اَور کی تلاش کریں اور بتائیں کہ کون ہے کیونکہ جو نشانات اس کے مقرر کئے تھے وہ تو سب کے سب پورے ہو گئے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 55-54۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ اگر میری سچائی کو پرکھنا ہے تو نبیوں کے سلسلوں کو پرکھنے کی جو دلیلیں ہیں اس کے مطابق پرکھو۔ اس طریق پر چلو۔ نیک نیتی سے سعادتمندی کے ساتھ جن دلیلوں کو دیکھو انہیں سمجھو۔ اگر ضد کرنی ہے تو پھر کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر تو قرآن کریم بھی ہدایت نہیں دیتا۔ فرمایا کہ ’’منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا اور نہ مَیں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں۔ مَیں اپنے دعویٰ کو منہاجِ نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسی اصول پر اس کی سچائی کی آزمائش نہ کی جاوے۔ جو دل کھول کر میری باتیں سنیں گے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ فائدہ اٹھاویں گے اور مان لیں گے۔ لیکن جو دل میں بخل اور کینہ رکھتے ہیں ان کو میری باتیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔ ان کی تو اَحْوَل جیسی مثال ہے‘‘ (یعنی بھینگا آدمی جو ہوتا ہے اس جیسی مثال ہے جس کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔) ’’جو ایک کے دو دیکھتا ہے۔ اس کو خواہ کسی قدر دلائل دیئے جائیں کہ دو نہیں ایک ہی ہے وہ تسلیم ہی نہیں کرے گا۔‘‘ ایک واقعہ سناتے ہیں۔ آپ بیان فرماتے ہیں۔ ’’کہتے ہیں کہ ایک اَحوَل (بھینگا آدمی کسی کا) خدمتگار تھا۔ (نوکر ملازم تھا تو) آقا نے (اس کو) کہا کہ اندر سے آئینہ لے آؤ۔‘‘ (مالک نے بھیجا جا کے اندر سے شیشہ اٹھا لاؤ۔) ’’وہ گیا اور واپس آ کر کہا کہ اندر تو دو آئینے پڑے ہیں کون سا لے آؤں۔ آقا نے کہا کہ ایک ہی ہے۔ دو نہیں۔ تو اَحوَل نے کہا تو کیا میں جھوٹا ہوں؟‘‘ (میں نے دو دیکھے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں ایک ہے۔) ’’آقا نے کہا اچھا ایک کو توڑ دے۔ جب توڑا گیا تو اسے معلوم ہوا کہ درحقیقت میری غلطی تھی‘‘ (کیونکہ جو اس نے توڑا تھا وہ اصل میں ایک ہی تھا۔ تو فرمایا) ’’مگر ان اَحوَلوں کو جو میرے مقابل ہیں کیا جواب دوں؟ غرض ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ بار بار اگر کچھ پیش کرتے ہیں تو احادیث کا ذخیرہ، جس کو خود یہ ظن کے درجہ سے آگے نہیں بڑھاتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ ان کے رطب و یابس امور پر لوگ ہنسی کریں گے۔ یہ ہر ایک طالب حق کا حق ہے کہ وہ ہم سے ہمارے دعویٰ کا ثبوت مانگے۔ اس کے لئے ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا۔ نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل یعنی موجودہ ضرورتیں جو مصلح کے لئے مستدعی ہیں۔ پھر وہ نشانات جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں نے ایک

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

نقشہ مرتب کر دیا ہے۔ اس میں ڈیڑھ سو کے قریب نشانات دیئے ہیں جن کے گواہ ایک نوع سے کروڑوں انسان ہیں۔'' فرمایا کہ ''بیہودہ باتیں پیش کرنا سعادت مند کا کام نہیں''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا تھا کہ وہ حَکَم ہو کر آئے گا۔ اس کا فیصلہ منظور کرو۔ جن لوگوں کے دل میں شرارت ہوتی ہے وہ چونکہ ماننا نہیں چاہتے اس لئے بیہودہ حجتیں اور اعتراض پیش کرتے رہتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ آخر خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔'' فرمایا کہ ''مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مَیں افترا کرتا تو وہ مجھے فی الفور ہلاک کر دیتا۔ مگر میرا سارا کاروبار اُس کا اپنا کاروبار ہے اور مَیں اُسی کی طرف سے آیا ہوں۔ میری تکذیب اُس کی تکذیب ہے۔ اس لئے وہ خود میری سچائی ظاہر کر دے گا۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 35-34۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

مولویوں کی جو ضد کی حالت ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں بھی تھی جو آپ نے بیان فرمائی۔ نہ دلیل سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ نہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ وہی حالت ان کی آج ہے۔

ان نشانات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف نے توریت کی پیشگوئی کے موافق مثیلِ موسیٰ تسلیم کیا ہے۔ اس مماثلت کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ جس طرح پر'' (جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے کہ) ''موسوی خلفاء کا سلسلہ قائم ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی ایک سلسلہ خلافت قائم ہو۔ اگر اَور کوئی بھی دلیل اس کے لئے نہ ہو تب بھی یہ مماثلت بالطبع یہ چاہتی ہے کہ ایک سلسلہ خلفاء کا ہو۔'' (دوسرے یہ کہ) ''آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر ایک سلسلہ خلافت قائم کرنے کا وعدہ فرمایا اور اس سلسلہ کو پہلے سلسلہ خلافت کے ہم رنگ قرار دیا۔ جیسا فرمایا كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔'' فرمایا کہ ''اب اس وعدۂ استخلاف کے موافق اور اس کی مماثلت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ جیسے موسوی سلسلۂ خلافت کا خاتم الخلفاء مسیح تھا۔ ضرور ہے کہ اس سلسلہ محمدیہ کے خلفاء کا خاتَم بھی ایک مسیح ہی ہو۔'' (تیسری بات یہ کہ) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔'' (چوتھی بات) ''آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد تجدید دین کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اب اس صدی کا مجدّد ہونا ضروری تھا اور مجدّد کا جو کام ہوتا ہے وہ اصلاحِ فساداتِ موجودہ ہوتا ہے۔'' (جو موجودہ فساد ہر جگہ پیدا ہوا ہوا ہے اس کی اصلاح کرنا۔) ''پس جو فساد اور فتنہ اس وقت سب سے بڑھ کر ہے وہ عیسائی فتنہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس صدی کا جو مجدّد ہو وہ کاسر الصلیب ہو۔ جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے۔'' (پانچویں بات یہ کہ) ''موسوی خلافت کی مماثلت کے لحاظ سے بھی خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا چودھویں ہی صدی میں ہونا ضروری ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مسیح علیہ السلام آئے تھے۔'' (چھٹی بات یہ کہ) ''جو علامات مسیح موعود کی مقرر تھیں ان میں سے بہت سی پوری ہو چکیں جیسے کسوف خسوف کا رمضان میں ہونا جو دو مرتبہ ہو چکا۔ حج کا بند ہونا۔ ذوالسنین ستارہ کا نکلنا۔ طاعون کا پھوٹنا۔ ریلوں کا اجراء۔ اونٹوں کا بیکار ہونا وغیرہ۔'' (ساتویں بات یہ کہ) ''سورۃ فاتحہ کی دعا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا اس اُمّت میں سے ہوگا۔ غرض ایک دو نہیں صدہا دلائل اس امر پر ہیں کہ آنے والا اسی اُمّت میں سے آنا چاہئے اور اس کا یہی وقت ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے الہام اور وحی سے مَیں کہتا ہوں۔ وہ جو آنے والا تھا وہ مَیں ہوں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ نے منہاجِ نبوت پر جو طریق ثبوت کا رکھا ہوا ہے وہ مجھ سے جس کا جی چاہے لے لے۔ جو نشانات میری تائید میں ظاہر ہوئے ہیں ان کو دیکھ لو۔ مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں ان مخالفوں کی حالت پر نظر کرتا ہوں کہ جن امور کو بطور نشان پیش کیا کرتے تھے اب وہ جب پورے ہو گئے تو ان کی صحت پر اعتراض کرنے لگے۔'' (مثلاً پہلے چاند سورج گرہن کی نشانی مانگا کرتے تھے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''مثلاً کسوف خسوف والی پیشگوئی کو اب کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ مگر کوئی ان سے پوچھے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے صحیح ثابت کر دیا کیا اب وہ ان کے کہنے سے جھوٹی ہو جائے گی؟'' آپ فرماتے ہیں کہ ''افسوس تو یہ ہے کہ اتنا کہتے ہوئے ان کو شرم نہیں آتی کہ اس سے ہم مسیح موعود کی تکذیب نہیں کرتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں۔ میری تصدیق اور تائید کے لئے ایک کسوف خسوف ہی نہیں ہزارہا دلائل اور شواہد ہیں اور اگر ایک نہ بھی ہو تو کچھ بگڑتا نہیں۔ مگر اس سے یہ تو پایا جائے گا کہ یہ پیشگوئی غلط ہوئی۔ افسوس یہ لوگ میری مخالفت میں سیّد الصادقین کی پیشگوئی کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس پیشگوئی کو بڑے زور سے پیش کرتے ہیں۔ یہ ہمارے آقا کی صداقت کا نشان ہے''۔ فرمایا کہ ''پس حدیث جس کو تم ظن کی سیاہی سے لکھتے تھے واقعہ نے اس کی صداقت کو یقین تک پہنچا دیا۔ اب اس سے انکار کرنا بے ایمانی اور لعنت ہے۔ موضوع احادیث میں کیا محدّث یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے چور پکڑ لیا ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہی کہیں گے کہ کسی کا حافظہ درست نہیں۔'' (جو حدیثیں صحیح نہیں ہیں ان میں یہی کہتے ہیں کہ کسی کا حافظہ درست نہیں ہے) ''یا راستباز ہونے میں کلام ہے۔'' (اس کی سچائی پر کچھ تحفظات ہیں۔) فرمایا کہ ''مگر محدّثین نے یہ اصول تسلیم کر لیا ہے کہ ایک حدیث اگر ضعیف بھی ہو'' (کمزور حدیث بھی بظاہر نظر آتی ہو) ''مگر اس کی پیشگوئی پوری ہو جاوے تو وہ صحیح ہوتی ہے۔ پھر اس معیار پر کیونکر کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں؟'' فرماتے ہیں ''پس یاد رکھو کہ آنے والا یا تو نصوص صریحہ سے پرکھا جاتا ہے۔ وہ اس کی تائید کرتی ہیں اور پھر عقل چونکہ بِدُوں نظیر نہیں مان سکتی۔'' (بغیر مثال کے، بغیر اس کے شواہد کے عقل کسی چیز کو نہیں مانتی تو) ''عقلی نظائر اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔'' (جو مثالیں ساتھ دی جاتی ہیں وہ بھی عقلی مثالیں ہیں اور شہادۃً دی جاتی ہیں۔) فرمایا ''اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی تائیدیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اگر کسی کو کوئی شک وشبہ ہو تو وہ میرے سامنے آئے اور ان طریقوں سے جو منہاجِ نبوت پر ہیں میری سچائی کا ثبوت مجھ سے لے۔ مَیں اگر جھوٹا ہوں گا تو بھاگ جاؤں گا۔ مگر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انیس برس پہلے (جب آپ نے یہ لکھا اس وقت آپ کے دعوے کو اُنّیس سال گزر چکے تھے آپ ایک الہام کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انیس برس پہلے) ''مجھے کہا یَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ۔'' (جب آپ نے یہ تحریر فرمائی اس سے انیس سال پہلے یہ الہام ہوا تھا کہ یَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ۔ کہ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا۔) فرمایا ''پس جس طرح نبیوں یا رسولوں کو پرکھا گیا مجھے پرکھ لو اور مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس معیار پر مجھے صادق پاؤ گے۔'' (اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیشمار میدانوں میں آپ کی مدد فرمائی۔) فرمایا کہ ''یہ باتیں مَیں نے مختصر طور پر کہی ہیں۔ ان پر غور کرو اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو۔ وہ قادر ہے کوئی راہ کھول دے گا۔ اس کی تائید اور نصرت صادق ہی کو ملتی ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 38 تا 41۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ کی مجلس میں مولویوں کا ذکر ہو رہا تھا تو ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضور اب تو مولوی لوگوں نے وہ خطبے وغیرہ پڑھنے چھوڑ دیئے ہیں جن سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی تھی۔ آپ نے فرمایا ''اب تو وہ نام بھی نہ لیں گے اور اگر کوئی ذکر کرے تو کہیں گے کہ مسیح اور مہدی کا ذکر ہی چھوڑ و۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 286۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بہرحال ان مولویوں کا تو یہ حال ہے کہ اپنے مفادات کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ صرف خود کرتے ہیں بلکہ آپ کی طرف اور جماعت احمدیہ کے عقائد کی طرف جھوٹی اور غلط باتیں منسوب کرتے ہیں اور عامّۃ المسلمین کے دلوں میں جماعت کے خلاف نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حق معلوم کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر حق معلوم کرنا ہے ''پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ اُن پر حق کھول دے اور'' (آپ فرماتے ہیں کہ) ''مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا۔'' (چالیس دن پورے نہیں ہوں گے کہ اس پہ حق کھل جائے گا اگر خالی الذہن ہو کے اور حق مانگنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگو) فرمایا ''مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو اِن شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضدّ وتعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں۔'' فرمایا ''کیونکہ جب ولی پر ایمان نہ رہے تو ولی جو نبوت کے لئے بطور میخ کے ہے اسے پھر نبوت کا انکار کرنا پڑتا ہے اور نبی کے انکار سے خدا کا انکار ہوتا ہے اور اس طرح پر بالکل ایمان سلب ہو جاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 16۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ صرف مولویوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ اپنی عقل استعمال کریں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اس حالت سے باہر نکلیں جس ایک عجیب حالت میں آجکل مسلمان دنیا پھنسی ہوئی ہے۔ کوئی رستہ ان کو فرار کا نظر نہیں آ رہا۔ پاکستان میں بھی نئی نئی تنظیمیں بن رہی ہیں۔ اب نئی تنظیم لبّیک یا رسول اللہ کی بنی۔ جنہوں نے مارچ کر کے پہلے لاہور کا گھیراؤ کیا۔ پھر اسلام آباد کا گھیراؤ کیا۔ اس کے بعد اسی نام کی ایک اور تنظیم ہے جو گھیراؤ کر رہی ہے اور اسلام آباد کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ اور کوئی حکومت، کوئی فوج، کوئی قانون ان کو روک نہیں سکتا۔ لبّیک یا رسول اللہ کہنے والے تو اصل میں ہم احمدی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سنا کہ جب میرا مسیح ومہدی آئے تو اس کو ماننا۔ اس کو سلام کہنا۔ یہ ہے لبّیک کہنے کا صحیح طریقہ۔ کاش کہ یہ لوگ بھی اس کو سمجھیں اور بجائے کھوکھلے نعروں کے لبّیک یا رسول اللہ کی حقیقت کو سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی، پاکستان کو بھی، ہر مسلمان ملک کو بھی فتنہ وفساد سے بچائے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر خاص رحم فرمائے کیونکہ آجکل جو حالات ہو رہے ہیں اور مسلمان دنیا کے خلاف جو منصوبہ بندی ہو رہی ہے وہ بہت خوفناک ہے۔ اگر انہوں نے ابھی بھی نہ سمجھا تو پھر بعد میں یہ پچھتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

تقریر برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2017

ذِکرِ حبیب

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت و ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل۔ لندن)

لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَاعَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۔ (سورۃالتوبۃآیت128)

صحیح مسلم کتاب البرّ والصّلۃ والآداب میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی باہمی محبت اور رحمت اور شفقت کی مثال ایک بدن کی ہے کہ جب اس کا کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہو تو اس کی وجہ سے سارا بدن بیخوابی اور بخار محسوس کرتا ہے۔

عام طور پر اس حدیث سے مومنوں کی باہمی اخوّت اور ہمدردی کے تعلق پر استدلال کیا جاتا ہے۔ یقیناً سب مومنوں کے درمیان ایک دوسرے سے محبت و ہمدردی اور رحمت و عطوفت کا ایسا ہی تعلق ہونا چاہئے کہ اگر کسی ایک مومن بھائی کو کوئی تکلیف ہو تو باقی سب اس کی تکلیف اور دکھ میں اس کے ساجھی اور شریک ہوں۔ اگرچہ سچے مومنین کی جماعت میں بحیثیت مجموعی تو ایسے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جماعت مومنین کے ہر فرد کی اپنے مومن بھائیوں کے دکھ اور تکلیف پر ایسی ہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔

درحقیقت یہ مثال سب سے بڑھ کر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے اور آپؐ کو اپنے متبعین سے، جماعت مومنین سے محبت اور رحمت اور شفقت کا جو تعلق تھا اور جس طرح آپؐ صحابہ کے دکھ درد کو محسوس فرمایا کرتے تھے اور ان کی تکلیفوں کے خیال سے بے چین و بے قرار ہو جایا کرتے تھے، یہ حدیث نبوی آپؐ کی ان قلبی کیفیات سے پردہ اٹھاتی ہے۔

ساری جماعت مومنین کی مثال ایک بدن کی سی ہے تو آپؐ جو مومنوں کے آقا و مطاع تھے آپؐ کی حیثیت اس بدن میں دل کی سی ہے۔ آپؐ مومنوں کی جان اور ان کا دل اور ان کی روح تھے۔ کسی مومن کو کوئی اذیّت پہنچتی یا وہ کسی قسم کے ہمّ وغم میں مبتلا ہوتا تو اس کا درد آپؐ کے سینۂ اطہر میں جاگ اٹھتا تھا۔ اور اتنی بڑی جماعت میں کسی نہ کسی کو تو کوئی نہ کوئی دکھ اور تکلیف اور پریشانی اور غم لاحق رہتا ہی ہے۔ گویا آپ کا وجودِ مبارک ہر لمحہ اپنے پیاروں کے دکھ اور تکلیف کے احساس سے ایک قسم کے بخار میں مبتلا رہتا تھا۔ آپ کی راتیں بھی ان کی خاطر بے چینی میں گزرتیں اور دن بھی ان کی تکلیفوں کے دُور کرنے کے لئے تدابیر حسنہ میں صرف ہوتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (التوبہ 128:)۔ یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے۔ اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت حریص ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اگرچہ صحابہؓ کو بھی حضور اکرمؐ سے بے انتہا محبت تھی اور وہ جان و دل سے آپؐ پر نثار تھے لیکن رحمۃ للعالمین حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اپنے صحابہ و مومنین سے محبت و رحمت ان سب محبتوں پر حاوی اور غالب تھی۔ جس طرح آپؐ نے مومنوں میں محبتیں بانٹیں اور اپنی متضرعانہ دعاؤں اور حکیمانہ تدبیروں سے ان کی فلاح و بہبود کے لئے جانفشانی دکھلائی، ان کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ کے لئے اپنا جگر خون کیا اور جس طرح آپ سارا سارا دن اور ساری ساری رات ان کی تکلیفوں کے دُور ہونے کے لئے بے چین و بیقرار ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور تڑپتے اور تضرّع اور زاری سے کام لیتے تھے اس کا احاطہ الفاظ میں ممکن نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

آں ترحّمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

مخلوق نے جو رحمتیں اور شفقتیں آپؐ کی ذات سے پائی ہیں وہ دنیا میں کسی نے اپنی ماں سے بھی نہیں دیکھیں۔

اِس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عظیم روحانی فرزند اور آپؐ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر سے ہمارے لئے محمدیؐ فیضان کو جاری فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو بھی آنحضرتؐ کی غلامی میں اپنی جماعت سے ایسا ہی محبت کا تعلق تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

"اصل بات یہ ہے کہ **ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے** اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن مَیں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح **مَیں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں۔** اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔ اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جب کہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو۔ کیونکہ **اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ مَیں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔**

چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اس لئے **مَیں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان ہی کے افکار اور رنج ،غم میں ڈالتے ہیں۔** اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں"۔

(تقریر جلسہ سالانہ 30/دسمبر 1897ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو افراد جماعت سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی اس خواہش سے بھی ہو سکتا ہے جس کا ذکر آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر یُوں فرمایا:

"**میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ ورابطہ رہے۔**"

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ صفحہ 24)

آج ایم ٹی اے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقدّس خواہش کو پورا کرتے ہوئے ایسا **عالمی مکان** عطا فرما دیا ہے جس کے چاروں طرف احمدی بستے ہیں اور آپ کی نمائندگی میں آپ کے مقدّس خلیفہ کا ہر گھر سے ہر وقت رابطہ ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آپ کے لئے اپنے گھروں کے دروازے وا کریں اور اس کھڑکی کو کھولیں۔

حضور ایدہ اللہ جب ایم ٹی اے پر کوئی خطبہ یا خطاب ارشاد فرماتے ہیں یا کسی کلاس یا میٹنگ میں رونق افروز ہوتے ہیں تو اس وقت ایم ٹی اے کو آن (ON) کر کے یا اپنے موبائل فون یا ٹیبلٹ یا آئی پیڈ وغیرہ کے ذریعہ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ کی کھڑکی کھول کر ہم بھی اس مجلس، اجلاس یا جلسہ میں براہ راست شامل ہو سکتے ہیں اور یوں کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کے قرآنی حکم پر عمل کر کے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی خلافت کی دعاؤں اور برکتوں سے حصہ پا سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ میں آپ کی افراد جماعت سے ہمدردی اور غمخواری اور ان کے لئے محبت و شفقت کے بیشمار نہایت ہی دلآویز اور ایمان افروز واقعات ملتے ہیں۔

حضرت احمد نور صاحب کابلیؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سال بہت بارش ہونے پر ڈھاب کا پانی کناروں سے نکل آیا۔ میرا مکان ڈھاب کے کنارہ پر تھا اس لئے دیواروں تک پانی پہنچ گیا۔ قریب تھا کہ پانی مکان میں داخل ہو جاتا اور مکان گر جاتا کہ کسی نے حضور علیہ السلام سے میری پریشانی کا ذکر کر دیا۔ صبح سیر کے وقت حضورؑ حضرت امّاں جانؓ اور کچھ دیگر مستورات کے ساتھ میرے مکان میں تشریف لائے اور حالات دیکھ کر فرمایا: "اللہ اب رحم کرے گا، بارش بند ہونے پر دیواروں کے ساتھ مٹی ڈال لینا"۔ حضورؑ نے جس دن یہ فرمایا اُس دن سے بارش ایک عرصہ تک بند رہی اور ہم نے مکان کے اردگرد مٹی ڈال لی۔ پھر بڑی بڑی بارشیں ہوئیں لیکن کبھی میرے مکان کو خطرہ محسوس نہیں ہوا۔

حضورؑ نے ایک بار حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ سے فرمایا کہ دعا دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک عام دعا ہے جو کہنے والوں کے لئے اور بوجہ ہمدردی سب کے لئے ہوتی ہے لیکن ایک خاص دعا ہے جو اُس وقت تک نہیں کی جا سکتی جب تک کوئی شخص ہمارے دل میں اپنا درد نہ پیدا کر دے۔ پس خاص دعا کرانے والے کو چاہئے کہ ہمارے سامنے رہ کر اور پاس آ کر جس طرح اُس سے ہو سکے ہمارے دل میں درد پیدا کرے۔

آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تو بنفسِ نفیس ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدوں کے مطابق آپ کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ اخلاص و وفا اور محبت و اطاعت کا ذاتی اور مضبوط تعلق قائم کر کے آپ کی مستجاب دعاؤں سے حصّہ پا سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: "**ایک احمدی ہو کر ایمان کی ایسی صورت میں حفاظت ہو سکتی ہے جب نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق ہو اور باقاعدہ تعلق ہو اور اس تعلق کے لئے ان ذرائع کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے جن سے دُور بیٹھ کر بھی وہ تعلق قائم رہے۔**... اِس زمانے میں تو اللہ تعالیٰ نے اور بھی آسانی ہمارے لئے پیدا فرما دی ہے۔ ایک تو **اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہر احمدی کو ایم ٹی اے سننے کی ضرورت ہے** اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔ دوسرے تبلیغ کے لئے جو ایم ٹی اے اور ویب سائٹ پر پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں۔... آجکل ایم ٹی اے اور اسی طرح alislam کی جو ویب سائٹ ہے یہ جماعت کی ویب سائٹ ہے۔ یہ بڑا اچھا ذریعہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو بھی پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے اور جماعت سے جوڑنے کا بھی ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 04/مارچ 2016ء)

حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان کو کسی گاؤں سے علاج کے لئے قادیان لایا گیا لیکن وہ چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا۔ صرف اس کی ضعیفہ والدہ ساتھ تھی۔ حضرت اقدسؑ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض کو بوجہ لمبی لمبی دعاؤں کے نماز میں دیر لگنے کے چکر بھی آ گیا اور بعض گھبرا اٹھے۔ بعد سلام کے فرمایا کہ **اس کے لئے ہم نے دعاؤں میں بس نہیں کی جب تک اس کو بہشت میں داخل کرا کر چلتا پھرتا نہ دیکھ لیا۔** رات کو اس کی والدہ ضعیفہ نے بھی خواب دیکھا کہ وہ بہشت میں بڑے آرام سے ٹہل رہا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت کی دعا سے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور جنت میرا ٹھکانا کیا۔ گو کہ اس کی والدہ کو اس کی موت سے سخت صدمہ تھا لیکن اس مبشر خواب کے دیکھتے ہی وہ ضعیفہ خوش ہو گئی اور تمام صدمہ اور رنج غم بھول گئی اور یہ غم مُبدّل بہ راحت ہو گیا۔

آپؓ مزید فرماتے ہیں کہ **میاں جان محمد صاحبؓ کی نماز جنازہ حضرت اقدسؑ نے اتنی لمبی پڑھائی کہ مقتدیوں کے پیر دُکھنے لگے اور ہاتھ باندھے باندھے درد کرنے لگے۔** جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو کسی نے عرض کیا کہ: حضور اتنی دیر نماز میں لگی کہ تھک گئے ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا: **ہمیں تھکنے سے کیا تعلق۔ہم تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے۔اُس سے مرحوم کے لئے مغفرت مانگتے تھے۔مانگنے والا بھی کبھی تھکا کرتا ہے۔جو مانگنے سے تھک جاتا ہے وہ رہ جاتا ہے۔جس سے ذرا سی بھی امید ہوتی ہے وہاں سائل ڈٹ جاتا ہے اور بارگاہ احدیّت میں تو ساری امیدیں ہیں۔**

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں: حضورؑ اکثر فرماتے ”**سب کراماتوں کی جڑ دعا ہے۔**“ فرماتے کہ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ بخل تو جائز نہیں۔لیکن اگر بخل جائز ہوتا تو مَیں کس چیز پر بخل کرتا۔مَیں نے بہت غور کیا، دنیا کی کوئی شے مجھے ایسی محبوب نہ معلوم ہوئی جس پر بخل کرنا مَیں روا رکھتا۔نہ مال و دولت، نہ نسخہ۔لیکن مَیں نے سوچا کہ دعا ایک ایسی نعمت ہے کہ اگر بخل جائز ہوتا تو مَیں اس بات کے بتلانے میں بخل کرتا کہ دعا کے ذریعہ ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے اور ہر ایک نعمت اور برکت حاصل ہو سکتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجا آوری نہ ہو۔اس کے یہی معنے ہیں کہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچّا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے.... اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو اس کا دوسرا جُزو ہے وُہ نمونہ کے لیے ہے۔کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہو جاتی ہے۔انبیاء علیہم السّلام نمونوں کے لیے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 59-60۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح فرمایا: ”خوب یادرکھو! اور پھر یادرکھو! کہ غیراللہ کی طرف جھُکنا خدا سے کاٹنا ہے۔... **توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے۔**“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 107۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

”**نماز کیا ہے؟**“ فرمایا: ”**یہ ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو۔اسی لیے اس کا نام صلوٰۃ ہے..... خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔**دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔... دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔**نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے**“

فرماتے ہیں: ”**آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلا کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے**“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 93۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے ”**نماز مشکلات سے بچنے کی چابی ہے۔**“

آپ فرماتے ہیں کہ 1904ء میں مجھے ایسا بخار آیا جو اُترتا نہ تھا۔ایک دن ایسی حالت ہوئی کہ گویا کہ آخری وقت ہے۔میری بیوی روتی چیختی حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔**آپؑ فوراً اٹھے اور وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو گئے اور ہنوز نماز میں ہی تھے کہ میری حالت سنبھل گئی اور تندرستی کی طرف مائل ہو گئی۔**

حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ نماز کے اندر تو دعا کرتے نہیں، جب نماز ختم ہو جاتی ہے تو بعد میں دعائیں کرنے لگتے ہیں۔اُن کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو کر خاموش کھڑا رہے لیکن جب دربار سے باہر آجائے تو پکارنے لگے کہ میری یہ درخواست بھی اور یہ درخواست بھی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نانا جان محترم حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے تین مہینے کی رخصت لے کر مع اہل و اطفال قادیان میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ان دنوں میں ایسا اتفاق ہوا کہ والدہ ولی اللہ شاہ صاحب (یعنی حضرت ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ) کے دانت میں سخت شدت کا درد ہو گیا جس سے ان کو نہ رات کو نیند آتی تھی نہ دن کو۔ڈاکٹری علاج بھی کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی دوا دی مگر آرام نہ آیا۔حضرت اُمّ المومنینؓ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی بیوی کو دانت میں سخت درد ہے اور آرام نہیں آتا۔حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو یہاں بلائیں کہ وہ مجھے آکر بتائیں کہ انہیں کہاں تکلیف ہے؟ چنانچہ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اس دانت میں سخت تکلیف ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا: ذرا ٹھہریں۔چنانچہ **حضور علیہ السلام نے وضو کیا اور فرمانے لگے کہ مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔یہ فرما کر آپؑ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔**ڈاکٹر صاحب موصوفؓ فرماتے ہیں کہ حضور نے دو نفل پڑھے اور وہ خاموش بیٹھی رہیں۔اتنے میں انہیں محسوس ہوا کہ جس دانت میں درد ہے، اس کے دانت کے نیچے سے ایک شعلہ قدرے دھوئیں والا دانت کی جڑھ سے نکل کر آسمان کی طرف جا رہا ہے اور ساتھ ہی درد کم ہوتا جاتا ہے۔چنانچہ جب وہ شعلہ آسمان تک جا کر نظر سے غائب ہو گیا تو **تھوڑی دیر بعد حضورؑ نے سلام پھیرا اور وہ درد فوراً رفع ہو گیا۔**

(سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ سوم۔صفحہ 778۔روایت نمبر 884)

حضور علیہ السلام اپنے اصحاب پر کس قدر شفیق اور مہربان تھے اور کس طرح ان کے دکھ درد اور تکلیف کی اطلاع پا کر تڑپ اٹھتے تھے اور اپنی متضرّعانہ دعاؤں اور حکیمانہ تدبیروں سے ان کی تکلیفوں کے ازالہ کے لئے سعی فرماتے تھے اس کی دو چار یا دس بیس نہیں، سینکڑوں مثالیں آپ کی حیات طیّبہ میں ملتی ہیں۔وقت کی رعایت سے نموۃً صرف چند ایک کا ہی ذکر ممکن ہے۔

حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب بھیرویؓ فرماتے ہیں:

”1898ء میں مجھے تپ محرقہ ہوا۔پندرھویں دن عشاء کے وقت حضرت مولوی نورالدین صاحب دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔مجھے اس وقت سرسام تھا۔مکان سے باہر نکل کر مولوی قطب الدین صاحب کو فرمایا کہ آج اس کی حالت بہت نازک ہے، بچنا مشکل نظر آتا ہے۔پردہ کے پیچھے میری خوشدامن سن رہی تھیں۔وہ اُسی وقت حضرت صاحب کے پاس دوڑی گئیں اور جا کر عرض کی کہ آپ کچھ توجہ کریں، فضل الرحمٰن کی حالت بہت خراب ہے۔

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور علیہ السلام کسی کتاب کے لکھنے میں مصروف تھے۔میری خوشدامن کی بات سن کر فرمایا کہ مَیں ایک ضروری مضمون لکھ رہا ہوں، مَیں نے مولوی صاحب (مراد حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب) کو تاکید کر دی ہے کہ بہت توجہ سے علاج کریں۔وہ کہنے لگیں کہ مولوی صاحب تو تقریباً آج مایوسی کا اظہار کر گئے ہیں۔

اب آقا کی سنیں کہ غلام کے لئے کس قدر بیقرار ہوئے۔حضرت مفتی صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ:

”یہ سن کر حضرت صاحب نے اس مضمون کو رکھ دیا اور فرمایا کہ مَیں نے ابھی اُس سے بہت کام لینے ہیں۔تم جاؤ، مَیں ابھی اُس کے لئے دعا کرتا ہوں۔چنانچہ وہ گھر واپس چلی آئیں۔رات کے بارہ بجے مجھے ایک خون کا اسہال آیا۔اس کے بعد دوسرا اور اس کے ساتھ میری آنکھیں کھل گئیں۔اس کے بعد تیسرا آیا۔صبح کے وقت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری میرے پاس آئے اور کہا کہ نماز صبح کے بعد حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ **رات جس وقت مجھے اطلاع ملی کہ فضل الرحمٰن کی حالت خطرہ میں ہے تو مجھے دعا کی طرف توجہ ہوئی اور مَیں بارہ بجے تک سجدہ میں رہا۔**مجھے بتلایا گیا کہ ’شفا ہو گئی‘۔نہ معلوم اس کے کیا معنی؟ کوئی شخص جاوے اور خبر لے آوے۔اس لئے مَیں آیا ہوں۔حضرت مفتی فضل الرحمن صاحب فرماتے ہیں، میرے اندر قوت گویائی نہ تھی۔مگر اشارہ سے کہا کہ بارہ بجے سے افاقہ شروع ہوا۔

حضرت مفتی فضل الرحمن صاحبؓ ہی کا بیان کردہ ایک اَور واقعہ پیش کرتا ہوں۔یہ واقعہ اُس وقت کا ہے جب آپؓ کے ہاں دوسرا بیٹا عبدالحفیظ پیدا ہو چکا تھا۔سردی کے ایام تھے اور اُن دنوں زچّہ عورتیں تشنج کی بیماری سے وفات پا رہی تھیں۔آپ فرماتے ہیں کہ ”میری بیوی کو بچہ تولّد ہونے کے ساتویں دن مغرب کے قریب اس کے آثار معلوم ہوئے۔چونکہ ان دنوں یہ وبا تھی اس لئے اس کی طرف بہت توجہ ہوگئی۔مَیں مغرب کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں دوڑا گیا اور ان سے عرض کی۔آپ نے فرمایا: یہ تو بڑی خطرناک مرض کا پیش خیمہ ہے۔تم فوراً اس کو دس رتی ہینگ دے دو اور گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مجھے اطلاع دو۔مَیں عشاء کے بعد پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مرض میں ترقی ہو گئی ہے۔فرمایا: دس رتی کونین دے دو اور گھنٹہ کے بعد پھر مجھے اطلاع دو“۔

حضور علیہ السلام کی اپنے مریدوں کے لئے شفقت اور دلداری ملاحظہ فرمائیں، حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ساتھ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ نہ سمجھنا کہ میں سو گیا ہوں، بے تکلّف آجانا اور مردانہ سیڑھیوں سے آواز دینا۔

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک گھنٹہ بعد مَیں پھر گیا اور عرض کیا کوئی افاقہ نہیں ہے۔فرمایا: دس رتی مشک دے دو۔مَیں نے عرض کیا، اس وقت مشک کہاں سے لاؤں؟ حضور ایک مٹھی بھر کر مُشک کی لے آئے۔فرمایا: یہ دس رتی ہوگی۔مَیں نے عرض کیا، حضور یہ زیادہ ہے۔فرمایا: لے جاؤ، پھر کام آوے گا۔مَیں نے وہ لے لی اور دس رتی مریضہ کو دے دی۔ایک گھنٹہ بعد پھر گیا اور عرض کیا کہ مرض میں بہت اضافہ ہو گیا۔فرمایا: دس تولہ کسٹرائیل دے دو۔مَیں نے آکر دس تولہ کسٹرائیل دے دیا۔اس کے بعد اس کو بہت سخت قَے ہوئی۔اور قَے اِس مرض میں آخری مرحلہ ہوتا ہے۔قَے کے بعد اس کا سانس اکھڑ گیا، گردن پیچھے کو کھچ گئی، آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور زبان بند ہو گئی۔

اب یہ ظاہری آثار تو سب ناامیدی کے تھے جن کو دیکھ کر انسان سمجھتا ہے کہ بس اب خدا کی قضا پر راضی ہو جانا چاہئے۔مگر ادھر خدا کے مامور کے غلام کو اپنے آقا کی دعاؤں پر ایسا بھروسہ تھا کہ فرماتے ہیں، مَیں بھاگ کر سیڑھیوں پر چڑھا۔حضور نے میری آواز سن کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا: کیوں خیر ہے؟ آپ نے وہ سب حالت عرض کر دی۔حضور علیہ السلام نے سن کر فرمایا اور کیا خوب فرمایا:

”دنیا کے جتنے ہتھیار تھے، وہ تو ہم نے چلا لئے۔
اب ایک ہتھیار باقی ہے اور وہ دعا کا ہے۔تم جاؤ مَیں
دعا سے اُس وقت سر اٹھاؤں گا جب اسے صحت ہوگی۔“

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں، اُس وقت رات کے دو بج چکے تھے۔مَیں یہ سن کر واپس لَوٹ آیا اور بیوی کو یہ کہہ کر کہ اب تو ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے، دوسرے کمرے میں جا کر چارپائی پر لیٹ گیا اور سو رہا۔صبح مجھے کسی برتن کی آہٹ سنائی دی تو آنکھ کھل گئی۔دیکھا تو بیوی کچھ برتن درست کر رہی تھی۔مَیں نے حال پوچھا تو کہنے لگی، آپ تو جا کر سو گئے تھے اور مجھے دو گھنٹے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آرام دے دیا۔

ان واقعات سے حضور علیہ السلام کی افراد جماعت سے ہمدردی کے ساتھ ساتھ آپ کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکّل، دعاؤں پر اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر کامل یقین بھی نمایاں ہے۔اور اس میں ہمارے لئے یہ سبق بھی ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی تعلق قائم کریں۔انابت الی اللہ، دعاؤں، ذکر الٰہی، نماز اور نوافل کی طرف خصوصی توجہ کریں اور ایسی ہی محبت اور ہمدردی اپنے مومنین بھائیوں کے لئے اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ فرماتے ہیں:

میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی اور چار لڑکے فوت ہو چکے تھے۔علاج سے افاقہ نہیں ہوتا تھا۔میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔فرمایا: میاں زین العابدین اب تک تم نے اطلاع کیوں نہ دی۔تم تو میاں بیوی چار سال جہنم میں پڑے رہے۔مجھے فوراً اطلاع کرنی چاہئے تھی۔پھر فرمایا کہ مولوی نورالدین صاحب کا علاج کرو بیماری انشاء اللہ ہٹ جائے گی۔میں نے عرض کیا کہ حضور میں اس قابل نہیں۔غریب آدمی ہوں۔مولوی صاحب کا علاج نہیں کر سکتا۔فرمایا کیا میرا علاج کرنا چاہتے ہو؟ عرض کیا۔نہیں۔فرمایا: پھر کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا حضور دعا فرماویں۔**حضرت صاحب دروازہ پر ہی کھڑے ہو گئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شروع کیا۔**فرمایا آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔**ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک حضور نے دعا کی اور جتنا وقت دعا کرتے رہے روتے رہے۔آنسو آپ کی داڑھی مبارک سے ٹپک کر کرتہ پر پڑتے رہے۔**میں تو تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہا اور دل میں سوچنے لگا کہ کیوں میں نے حضور کو اس قدر تکلیف دی۔اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا مگر حضور کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔خیر **حضور نے دعا ختم کی۔اور فرمایا تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے اور اٹھرا کی بیماری دُور ہو گئی ہے۔اس حمل میں لڑکا ہوگا۔**آپ کی بیوی کی شکل اور بچہ کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی ہے۔آپ کوئی فکر نہ کریں۔پھر فرمایا: کیا اب مجھے اندر جانے کی اجازت ہے؟..... فرمایا سب کچھ کھاؤ پیو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔اور اٹھرا کی بیماری ہرگز نہیں ہو گی۔..... دو چار سال کے

بعد دریافت کیا کہ میاں زین العابدین! کیا اولاد ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور اب تو اولاد ہو رہی ہے اور حضور کی دعا کا ہی نتیجہ ہے۔ فرمایا ہم نے کب دعا کی تھی۔ ہمیں تو یاد نہیں۔ اس پر میں نے یاد دلایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کے بعد اب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ موجود ہیں۔

(رجسٹر روایات صحابہ جلد 11)

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا مَیں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’**ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔** وہ غیروں پر جو اُس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق اور وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ **کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے‘‘۔** (کشتی نوح)

حضور ایدہ اللہ نے افراد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’جماعت میں ایسے افراد کی اکثریت ہونی چاہئے کہ جن کی حسّیں ایسی ہوں جو روحانی اثرات کو زیادہ سے زیادہ قبول کرنے والی ہوں اور پھر دنیا کو بتانے والی ہوں کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے؟ حقیقی عبادت کیا چیز ہے؟ اور اس کے لئے کس قسم کی حسّ پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 29؍جنوری 2016ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

مسمّاۃ امۃ اللہ بی بی سکنہ علاقہ خوست مملکتِ کابل نے مجھ سے بیان کیا کہ جب وہ شروع شروع میں اپنے والد اور چچا سیّد صاحب نور اور سیّد احمد نور کے ساتھ قادیان آئی تو اس وقت اس کی عمر بہت چھوٹی تھی اور اس کے والدین اور چچا چچی حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کی شہادت کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ مسماۃ امۃ اللہ کو بچپن میں آشوبِ چشم کی سخت شکایت ہو جاتی تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے تک کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ اس کے والدین نے اس کا بہت علاج کرایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا اور تکلیف بڑھتی گئی۔ ایک دن جب اس کی والدہ اسے پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دوائی ڈالنے لگی تو وہ ڈر کر یہ کہتے ہوئے بھاگ گئی کہ مَیں تو حضرت صاحب سے دم کراؤں گی۔ چنانچہ وہ بیان کرتی ہے کہ میں گرتی پڑتی حضرت مسیح موعودؑ کے گھر پہنچ گئی اور حضور کے سامنے جا کر روتے ہوئے عرض کیا کہ میری آنکھوں میں سخت تکلیف ہے اور درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے میں بہت بے چین رہتی ہوں اور اپنی آنکھیں تک کھول نہیں سکتی۔ آپ میری آنکھوں پر دَم کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا تو میری آنکھیں واقعی خطرناک طور پر ابلی ہوئی تھیں اور میں درد سے بے چین ہو کر کراہ رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی انگلی پر تھوڑا سا لعاب دہن لگایا اور ایک لمحہ کے لئے رُک کر (جس میں شاید حضور دل میں دعا فرما رہے ہوں گے) بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ اپنی یہ انگلی میری آنکھوں پر آہستہ آہستہ پھیر دی اور پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا

’’بچی! جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں
یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہوگی۔‘‘

مسمّاۃ امۃ اللہ بیان کرتی ہے کہ اس کے بعد آج تک جبکہ میں ستّر سال کی بوڑھی ہو چکی ہوں کبھی ایک دفعہ بھی میری آنکھیں دُکھنے نہیں آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دم کی برکت سے مَیں اس تکلیف سے ہمیشہ بالکل محفوظ رہی ہوں حالانکہ اس سے پہلے میری آنکھیں اکثر دُکھتی رہتی تھیں اور میں بہت تکلیف اٹھاتی تھی۔ وہ بیان کرتی ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا لعابِ دہن لگا کر میری آنکھوں پر دم کرتے ہوئے اپنی انگلی پھیری تو اس وقت میری عمر صرف دس سال کی تھی۔ گویا ساٹھ سال کے طویل عرصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس روحانی تعویذ نے وہ کام کیا جو اس وقت تک کوئی دوائی نہیں کر سکی تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

’’**الغرض حضرت مسیح موعود کا وجود ایک مجسم رحمت تھا۔ وہ رحمت تھا اپنے عزیزوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے دوستوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے دشمنوں کے لئے، اور رحمت تھا اپنے ہمسایوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے خادموں کے لئے اور رحمت تھا سائلوں کے لئے اور رحمت تھا عامّۃ الناس کے لئے اور دنیا کا کوئی چھوٹا یا بڑا طبقہ ایسا نہیں ہے جس کے لئے اس نے رحمت اور شفقت کے پھول نہ بکھیرے ہوں۔ بلکہ مَیں تو کہتا ہوں کہ وہ رحمت تھا اسلام کے لئے جس کی خدمت اور اشاعت کے لئے اس نے انتہائی فدائیت کے رنگ میں اپنی زندگی کی ہر گھڑی اور اپنی جان تک قربان کر رکھی تھی‘‘۔**

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق و اوصاف کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ اس مضمون میں وہ فرماتے ہیں:۔

’’**حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت رؤف و رحیم تھے۔** سخی تھے۔ مہمان نواز تھے۔ اشجع الناس تھے۔ ابتلاؤں کے وقت جبکہ لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔ عفو، چشم پوشی، فیاضی، خاکساری، وفاداری، سادگی، عشق الٰہی، محبت رسولؐ، ادب بزرگان دین، ایفائے عہد، حسن معاشرت، وقار، غیرت، ہمت، اولوالعزمی، خوش رُوئی اور کشادہ پیشانی آپؑ کے ممتاز اخلاق تھے.... میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ستائیس سال کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر، آپ سے زیادہ خوش اخلاق، آپ سے زیادہ نیک، آپ سے زیادہ بزرگانہ شفقت رکھنے والا، آپ سے زیادہ اللہ اور رسولؐ کی محبت میں غرق رہنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ **آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔‘‘**

(سیرۃ المہدی جلد 1 حصہ سوم روایت 975 صفحہ 824 تا 827)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے ساتھ آپ کی شفقتوں، رحمتوں اور مستجاب دعاؤں کے فیض کا باب مسدود نہیں ہوگیا۔ بلکہ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بشارت دی تھی آپ کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ یہ دروازہ قیامت تک کے لئے کھلا ہے۔ آج مسیح پاک علیہ السلام کی خلافت ہے جو اللہ تعالیٰ سے مؤیّد و منصور اور خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں اور رحمتوں کے تازہ بتازہ نشانوں کی مظہر اور اس کی لازوال تجلّیات کی مورد ہے۔

خلافت احمدیہ کی روشن اور تابندہ تاریخ خلفائے مسیح موعود کی افراد جماعت سے ہمدردی اور غمخواری اور ان سے محبت و شفقت اور ان کے حق میں قبولیت دعا کے لاتعداد نظاروں سے اس طرح جگمگا رہی ہے جس طرح آسمان پر ستارے جگمگاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ .... **یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔**

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفۂ وقت کو ہے۔ **جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے** کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ **کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔** مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔ مَیں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بے شمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ **دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو‘‘۔**

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 06؍جون 2014ء)

پس خدا کی رحمت کا باب کھلا ہوا ہے۔ اللہ نے اپنے وعدوں کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں، اور آپ کے عاشق صادق مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں، خلافت کی صورت میں ایک انتہائی شفیق اور مہربان آقا اور نہایت ہی پیار کرنے والا اور دن رات ہمارے لئے خدا سے خیر اور بھلائی کو طلب کرنے والا امام ہمیں عطا فرمایا ہے۔

رحمۃ للعالمین، خیر الرسل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی خیرِ اُمّت ہونے اور آپؐ کے غلامِ کامل اور عاشقِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بیعت میں آنے اور آپ کی خلافتِ حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستگی اور **امام وقت کی دعاؤں سے کماحقہٗ مستفیض ہونے کا لازمی تقاضا ہے** کہ ہم ان مقدس ہستیوں سے قلبی موانست پیدا کرتے ہوئے ان کے اُسوہ حسنہ پر قدم ماریں۔ ان کے سارے اوصاف حمیدہ کو اپنائیں **اور ایک مخلصانہ اور غلامانہ اطاعت کا تعلق پیدا کریں۔** سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہو۔ تمام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی اور غمخواری ہمارا شعار ہو۔ اور خصوصیت سے اپنے مومن بھائیوں کے لئے تو اپنے آقا کی سنت کے مطابق بہت ہی شفیق و مہربان اور رؤوف و رحیم ہوں۔ اور للّٰہی محبت اور دلسوزی سے ایک دوسرے کے لئے خدائے رحمان و رحیم سے دلی تڑپ اور بیقراری سے دعائیں کرنے والے ہوں تا کہ ہم ایک امام کے تابع واقعۃً رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے مصداق اور بُنیانِ مَرصُوص بن جائیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کرنے والے ہوں جس کا اظہار آپ نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کے وقت لوگوں کو بیعت کی دعوت دیتے ہوئے یوں فرمایا تھا کہ:

’’یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت و نتائجِ خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ وحدہٗ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔۔۔۔‘‘ اسی طرح فرمایا ’’وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563-561)

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی عَبْدِكَ الْمَسِیحِ الْمَوْعُودِ وَاٰلِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت غربی ربوہ میں رحمت بازار سے ملحق ایک کنال ساڑھے سات مرلے کونے کے پلاٹ (10/3) پر 12 تعمیر شدہ بیڈ رومز مع 8 باتھ و ٹائلٹ اور 6 دکانوں پر مشتمل مع سرونٹ کوارٹر مکان برائے فروخت ہے۔ اس میں چار ہزار مربع فٹ پر ماربل کا کام ہے۔

خواہشمند دوست مکرم بشارت احمد اعوان صاحب آف یُوکے سے حسب ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

Mobile Call/Whats App +(44)7939192234
Mobile:+(44)7916146350

بقیہ: جلسہ سالانہ یُوکے پر دنیا کے مختلف ممالک کے وفود کی آمد

..... از صفحہ 20

ملا ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ حضور انور کو دیکھنے کا موقعہ ملے گا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔

☆ میکسیکو کی ایک اور نومبایعہ خاتون Rosalina Lara Flota صاحبہ (روسالینا لارا فلوتا) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ سالانہ میرے لیے ایک روحانی تبدیلی کا باعث تھا۔ عالمی بیعت کے دوران ایسا محسوس ہوا کہ ہر لفظ دہراتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دوبارہ بیعت پر عمل کرنے کا وعدہ کیا ہے اور بیعت کے ذریعہ میرے ایمان کو بہت تقویت ملی۔ مجھے فخر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں اور یہ جماعت ساری دنیا کی بہتری کے لئے تعلیمات پیش کرتی ہے اور مختلف طریقوں سے انسانیت کی مدد کرتی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ کے دوران اسلام اور جماعت کے بارہ میں بہت ساری چیزیں سیکھنے کو ملیں۔

☆ میکسیکو کی ایک اور نومبایعہ ’آئرام مارتی نیز‘ صاحبہ (Airam Martinez) نے کہا: ہماری رہائش کا انتظام جامعہ میں کیا گیا۔ زبان کو نہ سمجھنے کے باوجود بھی تمام رضا کاروں نے ہمارے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا۔ مجھے دنیا کے کئی ممالک کے افراد سے ملنے کا موقعہ ملا جو کہ میں پہلے سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنے ممالک کی نمائندگی ہوگی۔ اسی طرح حضور انور کے تمام خطابات سننے کا موقعہ ملا۔ سب سے زیادہ دل پر اثر کرنے والا وہ خطاب تھا جس میں حضور انور نے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ خاص طور پر حضور انور نے ’ایک ڈاکو کا اپنی ماں کی زبان کاٹ لینے والا جو واقعہ بیان کیا اُس سے میرے دل پر بہت زیادہ اثر ہوا۔

☆ ایک نومبایع خاتون Heidi Maribel Gamboa صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

جلسہ سالانہ کے دن میری زندگی کے بہت اہم ترین دن تھے۔ جس کے دوران مجھے جماعت کے مختلف لوگوں سے ملنے کا موقع ملا، جن کا تعلق مختلف ممالک سے تھا۔ مختلف ممالک سے آنے والے یہ مہمان مجھ سے ایسے ملے جس طرح ہم ایک ہی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ شاید میں ان سے دوبارہ کبھی بھی نہ مل سکوں، مگر اس جلسہ سالانہ کی یادیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔

☆ میکسیکو کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

ترکمانستان کا وفد

☆ بعد ازاں ملک ترکمانستان سے آنے والے وفد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔

ترکمانستان سے دو افراد پر مشتمل وفد جلسہ یُوکے میں شامل ہوا تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے استفسار پر ان مہمانوں نے عرض کیا کہ ہمارے بہت اچھے جذبات ہیں۔ ہمیں جس سچائی کی تلاش تھی وہ ہمیں یہاں آ کر ملی ہے۔ میں ایک writer ہوں۔ تیس سال تک اخبار نکالا ہے۔ 16 کتب بھی لکھی ہیں۔

☆ دوسرے مہمان کہنے لگے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا چہرہ دیکھ کر طبیعت اتنی خوش ہوتی ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔ میں نے عالمی بیعت والے دن بیعت کی ہے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا جو ڈسپلن آپ نے یہاں دیکھا ہے۔ ایسا آپ کو اَور کہیں بھی نظر نہیں آئے گا۔

☆ موصوف نے کہا، بہت اچھے انتظامات تھے۔ جتنے لوگ ملے ہیں، محبت کرنے والے اور پیار کرنے والے تھے۔

☆ ترکمانستان سے آنے والے ایک دوست ’عبدالرشید‘ صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا :

میں نے تقریباً دو سال پہلے اپنے ایک دوست سے اس پیاری جماعت کے بارے میں سنا تھا جس کا نعرہ ’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘ تھا۔ میں جس دن سے لندن آیا ہوں، پیار اور محبت سے گِھرا ہوا ہوں جیسے کہ اپنے حقیقی والدین اور اہل خانہ کے درمیان ہوں۔ جن باتوں نے مجھے بہت متاثر کیا اور میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس دن ہم لوگ ترکمانستان سے لندن پہنچے تو ہمیں ایئر پورٹ سے ہوٹل لے جایا گیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ڈیوٹی پر متعین احمدی لڑکوں نے سلام کرنے کے بعد فوری یہ کہا کہ آپ لوگ سفر کر کے آئے ہیں، آپ کو بھوک لگی ہوگی اس لئے آپ پہلے کھانا کھالیں اور پھر آرام کریں۔ یہ بات سن کر مجھے رسول کریم ﷺ کی وہ حدیث یاد آ گئی جب ایک دفعہ آپ ﷺ کی مجلس میں ایک مہمان آیا تو چونکہ آپ کے گھر پر مہمان کو پیش کرنے کے لئے کچھ نہ تھا تو آپ نے اپنے صحابہ سے پوچھا کہ ان میں سے کون ہے جو اس مہمان کو اپنے ساتھ لے جا کر اس کی مہمان نوازی کرسکتا ہے؟ تو ایک صحابی ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ جب کہ ان کے اپنے گھر میں بھی صرف اتنا ہی کھانا تھا کہ وہ اپنے اہل خانہ کو بمشکل کھلا سکیں۔ انہوں نے اپنے بچوں کو کسی طرح بہلا پُھسلا کر بھوکے ہی سلا دیا اور مہمان کو کھانا پیش کر دیا جبکہ خود چراغ بجھا کر کچھ ایسی حرکات شروع کر دیں کہ مہمان سمجھے کہ یہ دونوں میاں بیوی بھی کھانا کھا رہے ہیں اور یہ نظارہ اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر رسول کریم ﷺ کو بھی دکھا دیا۔ مجھے تو یہ حدیث یاد آ گئی اور میں نے محسوس کیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے افراد حقیقی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے اور اس کے پیروکار ہیں۔

پھر اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں مَیں نے جب حضور انور کی بڑی تصویر دیکھی تو مجھے اسی وقت یقین ہو گیا کہ حضور انور ایک ایسی شخصیت ہیں جن کا چہرہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور اور روشنی کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب حضور جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے تو خاص طور پر میرے پاس آئے۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ میری زندگی کے سب سے حسین لمحات ہیں۔ جب پہلی دفعہ حضور کی نظر مجھ پر پڑی تو میرے جسم پر شدید لرزہ طاری ہو گیا اور کپکپی شروع ہوگئی۔ حضور کچھ آگے جا کر واپس آئے اور میرے ساتھ مصافحہ کیا تو اس کے بعد سے میرے جسم میں ایک جوش اور گرمی کی لہر دوڑ گئی اور مجھے لگا جیسے مجھے ٹھنڈ لگنے سے بخار ہو گیا ہے۔ لیکن کچھ وقت بعد مجھے احساس ہو گیا کہ یہ بخار نہیں، میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔ اصل میں یہ وہ طاقت اور جوش تھا جو حضور کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد میرے جسم میں سرایت کر گیا ہے۔ یہ کیفیت اگلی صبح تک مسلسل محسوس کرتا رہا۔ میں نے اپنی ساری زندگی میں پہلے کبھی ایسی چیز محسوس نہیں کی تھی۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر مجھے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کو صرف یہاں آ کر ہی پایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب میں شامل ہو کر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ جس وقت مَیں بیعت کر رہا تھا میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ وہ آنسو ہیں جو میرے والد کی وفات پر بھی نہ نکل پائے۔ یہ آنسو بظاہر لگتا تھا کہ شاید بغیر کسی وجہ کے ہیں لیکن بعد میں مجھے سمجھ آئی کہ زمین پر اب ایک ایسی امید پیدا ہو گئی ہے اور لاکھوں لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جو اپنی ذات میں بے نظیر ہے اور یہ جماعت اپنے عمل سے ہر ایک مشکل اور آفت کو دنیا سے دور اور پاک کرنے کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** بعض شدت پسند اور انتہا پسند گروپس کے غلط کاموں کی وجہ سے سب کی بدنامی ہو رہی ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دنیا تک پہنچائیں اور دعا بھی کریں۔

☆ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** اب آپ واپس جا کر اپنے حلقہ احباب میں احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

☆ ترکمانستان کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

قازخستان کا وفد

☆ اس کے بعد قازخستان سے آنے والے وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ قازخستان سے امسال چھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ وفد کے ممبران نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے حوالہ سے تعریفی کلمات کہے کہ سارے انتظامات بہت اچھے تھے اور متاثر کرنے والے تھے۔ بارش کے باوجود انتظامات میں کہیں کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔

☆ وفد کے ایک ممبر نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے استفسار کیا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں جب ہونے والے بچہ کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو بعض اوقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز صرف ایک نام ہی دیتے ہیں اور اسی کے مطابق بچے کی پیدائش ہوتی ہے، یہ کس طرح ہوتا ہے؟

☆ **اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کروا رہا ہوتا ہے۔ عام طور پر تو میں دو نام دیتا ہوں۔ بعض دفعہ ایک ہی نام دیتا ہوں، لیکن یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

☆ قازخستان سے ایک احمدی دوست عمرو عسکر صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا: جلسہ بہت اچھے انداز میں مکمل ہوا ہے اور میرے ایمان کو مضبوط کر گیا ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہر آنے والا جلسہ میرے اوپر ایک نئے انداز میں اثر کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیاوی خوشیاں تو وقت کے ساتھ ساتھ پھیکی پڑ جاتی ہیں لیکن روحانیت سے حاصل کی جانے والی خوشیاں جتنی بار بھی میسر آئیں ہر مرتبہ ایک نئی راہ کھولتی ہیں جس کے بارے میں انسان نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا۔

☆ ایک مہمان بوگو بابیو داورن صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اس جلسہ سالانہ کے انتظام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ جس جگہ ہماری رہائش رکھی گئی وہ بہت خوبصورت تھی۔ آب و ہوا تازہ اور خوشگوار تھی۔ رضا کاران نہایت سمجھدار تھے، مختلف اقسام کے کھانے پینے کی چیزیں پھل اور اسی طرح وقت کی پابندی کے ساتھ مہیا کیا جانے والا ٹرانسپورٹ کا انتظام تھا۔ ہم جس جگہ بھی جاتے ہمارے لیے وہاں ایک مارکی لگی ہوتی تھی جس میں کھانے پینے کا ہر وقت انتظام رہتا تھا۔

اسی طرح جلسہ سالانہ میں لگائی گئیں مختلف نمائشیں بھی مجھے بہت پسند آئیں۔ جلسہ سالانہ محبت و رواداری کا ایک ایسا نمونہ ہے جو دنیا کی تمام دوسری آرگنائزیشنز کے لئے اعلیٰ مثال رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ فائدہ اور ہدایت مجھے جلسہ سالانہ کی تین دن کی کارروائی میں شامل ہو کر اور دیکھ کر حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں جو سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی ہے۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے ابھی تک اپنی حالت کا صحیح طور پر ادراک نہیں ہو سکا کیونکہ ابھی تک میں ایک ناقابل بیان کیفیت میں سے گزر رہا ہوں۔ میں حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بیعت کو قبول فرمائے اور مجھے برکات سے نوازے۔

☆ وفد کے ممبران میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ قازخستان دامیر سفیعولین صاحب بھی شامل تھے۔ صدر صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

اس جلسہ نے مجھ پر بہت سے نشان چھوڑے ہیں۔ گویا کہ اس نے میرے دل کو خوشی سے بھر دیا ہے۔ جلسہ کے ہر کام نے میرے لئے احمدیت کی صداقت کی گواہی چھوڑی ہے، اس کی دلیل میں نے ہر شعبہ میں دیکھی۔

برطانیہ میں مجھے احمدیت کی تبلیغ بذریعہ ٹیلی ویژن اور ریڈیو نے بھی بہت متاثر کیا ہے۔ میرے خیال میں ریڈیو تک سب کی زیادہ رسائی ہے کیونکہ جب ہم جامعہ سے جلسہ کے لئے جاتے تھے تو بس میں بھی ریڈیو سنتے تھے اس کے علاوہ لندن میں بھی بس میں ہم نے ریڈیو سنا اور یہ بات میرے لئے بہت ہی خوشگوار تھی کہ کس طرح جماعت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اگر ہم جلسہ کے انعقاد پر نظر دوڑائیں تو تمام شعبہ جات مثلاً ٹرانسپورٹ، کھانا پکانا و کھلانا، حفاظت، تعلقات عامہ، استقبال وغیرہ سب شعبہ جات بہت ہی اچھے انداز سے اپنا اپنا کام انجام دے رہے تھے جس کی وجہ سے کوئی مسئلہ اور رکاوٹ نظر نہیں آ رہی تھی۔ یہ سب کام اس اعلیٰ انتظام کے ساتھ چل رہے تھے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے تقریب تقسیمِ تعلیمی اسناد و انعامات نے بھی بہت متاثر کیا۔ خاص طور پر یہ کہ خلیفہء وقت خود دست مبارک سے یہ اسناد دیتے ہیں تا کہ افراد جماعت میں تعلیم اور سائنس، تحقیق کے میدان میں آگے بڑھنے کا رجحان پیدا ہو۔ کیا کوئی اور بھی اسلامی تنظیم ہے جو اس طرح تعلیم کے لئے حوصلہ افزائی کرتی ہو؟ جہاں تک میں جانتا ہوں داعش اپنے پیروکاروں کو دنیاوی تعلیم سے مکمل

طور پر منع کرتی ہے۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے جلسہ کے دوران منعقدہ نمائشوں نے بھی بہت متاثر کیا ہے۔ ہر ایک نمائش ایک علیحدہ موضوع پر تھی۔ لیکن سب سے وسیع نمائش شعبہ اشاعت کی تھی۔ اس میں انگلش زبان میں بہت سی کتب تھیں۔ ایسی کتب تھیں جو میری مادری زبان رشین میں ابھی نہیں ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کتنا وسیع کام ہے کتب، پمفلٹ وغیرہ کا ترجمہ اور اشاعت کرنا۔ شعبہ اشاعت برائے قرآن مجید اتنا وسیع ہے کہ جس میں پوری دنیا سے افراد جماعت ترجمہ اور طباعت کے کام میں حصہ لیتے ہیں۔

اسی طرح ہیومینیٹی فرسٹ کا کام بھی پوری دنیا میں بہت وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔ اسی طرح MTA کی ٹرانسمیشن، ریکارڈنگ، پروگرام وغیرہ بھی اپنی وسعت کو چھو رہا ہے اور اس میں بھی بہت سے افراد کام کرتے ہیں۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ بھی بہت پسند آئی جس میں سو سے زیادہ ملکوں کے نمائندگان شامل ہوئے اور جنہوں نے اپنی اپنی رپورٹس کارگزاری پیش کیں۔ ان میں سے بعض نے بتایا کہ ان کے ملک میں فلاحی کام ہوئے۔ مثلاً عطیہ خون، یتیموں کی مدد، مختلف فاؤنڈیشن کی مدد کے لئے پیسے اکٹھا کرنا، وقارِ عمل وغیرہ وغیرہ۔ یہ کام ان ملکوں میں بھی ہوتے ہیں جہاں جماعت کی بہت مخالفت ہوتی ہے۔ اسی طرح رپورٹس میں بتایا گیا کہ وہاں سپورٹس ریلی، اور مختلف کھیلیں ہوتی ہیں، جن میں خدام کو فضول وقت گزارنے کی بجائے کھیلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ تو کیا یہ سب جماعت کی سچائی کے نشان نہیں؟

جلسہ کے دوران میں نے سب تقاریر سنی تھیں۔ لیکن مجھے خاص طور پر درج ذیل موضوعات نے بہت متأثر کیا:

حقیقی اسلامی جہاد، اس تقریر میں قلمی جہاد کی اہمیت، خودکش حملوں اور معصوموں کے قتل کی بجائے مذاکرات کی اہمیت بیان کی گئی۔ اسی طرح موجودہ دور میں اسلام کا اہم کردار، نوجوانوں کے آپس کے تعلقات، معاشرتی مسائل، انٹرنیٹ کے مسائل، موجودہ معاشرے کے رجحانات، سوشل میڈیا کا نوجوان نسل پر اثر، جدید نسل کی تربیت، فحاشی، بیہودہ مناظر کشی کے بدنتائج وغیرہ وغیرہ موضوعات۔ یعنی کہ مجھے یہاں پر وہ اسلام ملا جو کہ موجودہ دور کے تمام مسائل اور رجحانات کا جواب دیتا ہے نہ کہ وہ اسلام جو قدیم زمانے کی کہانیوں پر مبنی ہو۔ جیسا کہ دوسرے سب فرقے صرف قصے کہانیوں تک ہی محدود ہیں۔ اسی طرح حضور انور کے الفاظ نے بہت متأثر کیا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ اسلام تمام مذاہب کو سچا مانتا ہے اور تمام گزشتہ رسولوں کو ماننا اور ان کی تعظیم کرنا سکھاتا ہے۔ تو کیا یہ سب جماعت کی سچائی کا نشان نہیں؟

عالمی بیعت نے بھی مجھے بہت زیادہ متأثر کیا تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بیان کروں اس حالت کو جو مجھ پر اس وقت طاری تھی۔ میرا دل کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسوں رواں تھے۔ میں اپنی لائن میں سب سے آخر پر تھا اور میرے آگے تقریباً سو آدمی تھے، اس طرح کی کل شائد دس صفیں تھیں۔ میرے آگے "جوناتھن صاحب" مقامی انگریز تھے۔ ہم پہلے سے ہی ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ مجھے اس بات نے مزید حوصلہ دیا کہ مقامی انگریز بھی احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو کیا یہ جماعت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے مہمانوں کی تقاریر بھی بہت پسند آئیں جن میں سے بعض نے براہ راست سٹیج سے حاضرین کو مخاطب کیا اور بعض نے اپنے ویڈیو پیغامات ارسال فرمائے تھے۔ سب مقررین کا ایک ہی نعرہ تھا "محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں"۔ قبل ازیں میں سمجھتا تھا کہ ذاتی شخصی محبت مراد ہے اور سوچتا تھا کہ کس طرح محبت ہوسکتی ہے ایسے لوگوں سے جو کہ برے کاموں میں ملوّث ہوتے ہیں۔ لیکن اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ اس سے مراد ہے کہ معاشرہ سے محبت کرنا۔ اگر ہم معاشرہ سے محبت کریں گے تو معاشرہ بہتری کی طرف تبدیل ہوسکتا ہے۔ اور اس وقت صرف احمدیت کی تعلیم ہی ہے جو یہ کام کرسکتی ہے۔

احمدیت امن، انصاف، اقلیتوں کے حقوق قائم کرنا، پوری انسانیت سے حسن سلوک، یہاں تک کہ 'محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں' کی تعلیم دیتی ہے۔ واقعۃً یہ نعرہ بہت ہی عظیم الشان ہے۔ اور یہ نعرہ بھی احمدیت کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

مختصراً جلسہ کے دوران ہر لمحہ، ہر موڑ، ہر واقعہ میرے لئے سچائی کا نشان تھا۔ بار بار میں اس یقین میں پختہ ہوتا گیا۔ میں اپنے تمام بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ضرور اس جلسہ میں شامل ہوں تا کہ اس جلسہ کی روح کو خود محسوس کرسکیں۔

جلسہ کے اختتام پر کچھ لوگ حدیقۃ المہدی میں ادھر اُدھر پھرنے لگے، کچھ کھڑے باتیں کرنے لگے، کچھ بہت خوش نظر آرہے تھے گویا سب ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے ہیں اور اتفاق اور اتحاد، بھائی چارہ کی ایک عملی تصویر پیش کر رہے تھے۔ اس وقت میں نے جنت کا نظارہ محسوس کیا۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے صدر خدام سے فرمایا کہ اب آپ پوری طرح چارج ہو کر واپس جا رہے ہیں۔ اپنے فرائض پوری تندہی سے ادا کریں۔

قازخستان کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

نائیجیریا کا وفد

☆ بعد ازاں ملک نائیجیریا سے آنے والے مہمان موسیٰ ابراہیم صاحب Chief of Borgu Empire نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

☆ موصوف نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے حوالہ سے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا اس جلسہ میں نظم وضبط اور قربانی کا معیار اپنی انتہاؤں کو چھو رہا ہے۔ یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو کہ اسلام کا صحیح اور مکمل چہرہ پیش کر رہی ہے اور 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا سچا اظہار میں نے اس جلسہ میں دیکھا ہے۔ اس جلسہ میں مجھے مثالی مہمانوازی دیکھنے کو ملی ہے۔ اسلام جس وحدت اور یگانگت کی تعلیم دیتا ہے وہ صرف جماعت احمدیہ میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور تمام مسلم اُمّہ کو اپنے فضل اور رحمت کے سائے میں رکھے۔

☆ موصوف نے ملاقات کے آخر پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات دو بجے تک جاری رہی۔

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

☆ پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 43 فیملیز کے 215 افراد اور اس کے علاوہ 28 احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 243 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 25 ممالک سے آئی تھیں:

پاکستان، امریکہ، جرمنی، کینیڈا، سعودی عرب، آسٹریلیا، سینیگال، ناروے، دبئی، ڈنمارک، ابوظبی، یُوکے، انڈیا، شارجہ، ماریشس، سویڈن، بحرین، جاپان، سوئٹزرلینڈ، قطر، غانا، عمّان، تنزانیہ، گیمبیا، یوگنڈا۔

☆ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

....

3 اگست 2017ء بروز جمعرات

☆ آج صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور اور معاملات پر ہدایات سے نوازا۔

☆ دو بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

☆ پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 48 فیملیز کے 240 افراد اور اس کے علاوہ 22 احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 262 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 23 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، سپین، کینیڈا، سعودی عرب، آسٹریلیا، فرانس، ناروے، دبئی، نائیجیریا، ابوظبی، یُوکے، انڈیا، شارجہ، جرمنی، ہالینڈ، کینیا، میسیڈونیا، جاپان، اٹلی، بنگلہ دیش، مسقط، غانا۔

☆ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

4/اگست 2017ء بروز جمعۃ المبارک

مختلف ممالک سے آنے والے امراء و صدران جماعت اور مبلغین اور مرکزی نمائندگان کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف کاموں کا جائزہ اور اہم ہدایات

آج پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہونے والے تمام مبلغین، مربیان، ممالک کے امراء اور نیشنل صدران اور مرکز قادیان اور ربوہ سے آنے والے ناظران، وکلاء اور دیگر جماعتی عہدیداران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

☆ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز مسجد فضل تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 25/اگست 2017ء میں شائع ہوچکا ہے۔

☆ مبلغین کے ساتھ میٹنگ کا انتظام گیسٹ ہاؤس 41 اور 53/ کے عقب میں لگائی گئی مارکی میں کیا گیا تھا۔ اس میٹنگ میں 67/ممالک سے 321 مبلغین اور مربیان کرام، امراء ممالک، نیشنل صدران اور مرکزی عہدیداران نے شرکت کی۔ براعظم وائز ممالک کی تفصیل اس طرح ہے۔

برّاعظم افریقہ کے 19/ممالک سے آنے والے مبلغین، امراء اور صدران ممالک شامل تھے۔ ان ممالک میں گھانا، سیرالیون، بینن، بورکینا فاسو، نائیجریا، نائیجر، گیمبیا، گنی کناکری، آئیوری کوسٹ، سینیگال، تنزانیہ، کینیا، کانگو کنشاسا، ٹوگو، یوگنڈا، زمبابوے، کیمرون، ماریشس اور برونڈی شامل تھے۔

برّاعظم یورپ کے 18 ممالک سے مبلغین اور نمائندگان شامل ہوئے۔ ان ممالک میں جرمنی، یُوکے،

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

فرانس، آئرلینڈ، ہالینڈ، ناروے، سویڈن، سویٹزرلینڈ، سپین، روس، بیلجئم، ڈنمارک، فن لینڈ، ہنگری، آئس لینڈ، میسیڈونیہ، کروشیا اور یونان شامل ہیں۔

برّاعظم نارتھ اور ساؤتھ امریکہ کے 15 ممالک کی نمائندگی ہوئی جن میں امریکہ، کینیڈا، گوئٹے مالا، گیانا، ہیٹی، فرنچ گیانا، بیلیز، بولیویا، ایکواڈور، جمیکا، پیراگوئے، یوروگوئے، ہنڈوراس، ارجنٹائن اور میکسیکو شامل تھے۔

براعظم ایشیا میں انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، ملائیشیا، کمبوڈیا، فلپائن، سنگاپور، جاپان، سری لنکا، دبئی اور ابوظہبی سمیت کُل 12 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔

علاوہ ازیں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، مارشل آئی لینڈ اور مائیکرونیشیا سے آنے والے امراء، نیشنل صدران اور مبلغین شامل ہوئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے پانچ بجے مارکی میں تشریف لائے اور تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا جو مکرم عبداللہ ڈبّا صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ نے کی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے آئے ہوئے امراء اور مبلغین سے گزشتہ سال میٹنگ کے دوران دی جانے والی ہدایات کی تعمیل کے بارہ میں بڑی تفصیل سے رپورٹ طلب فرمائی اور ساتھ ساتھ مزید ہدایات سے نوازا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی طور پر افریقن ممالک میں نومبایعین کی تعلیم و تربیت اور انہیں نظامِ جماعت کا فعال حصہ بنانے اور جماعت کے مالی نظام میں شامل کرنے کے حوالہ سے بڑی تفصیل کے ساتھ ممالک کے امراء اور مبلغین سے باری باری جائزے لئے اور ساتھ ساتھ مزید ہدایات سے نوازا۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب گھانا سے فرمایا:۔**

میں نے کہا تھا کہ چاہے کوئی ایک سی ڈی یا 50 پیسوا بھی دیتا ہے تو ان کو قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ مجھے پتہ ہے کہ غریب لوگ ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ غریب لوگ بھی قربانی تو کرتے ہیں۔ جب بھی کوئی gathering ہو یا پروگرام ہو اور اس میں جب معلمین تحریک کرتے ہیں تو وہ چندہ دیتے ہیں۔ آپ ان کو یہ عادت ڈالیں کہ Regular یا کم از کم اگر regular نہ سہی تو مہینہ میں ایک دفعہ، یا سال میں ایک دفعہ سہی چندہ وقف جدید اور تحریک جدید دیا کریں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔**

چندہ کے نظام میں سب کو شامل کرنا چاہئے چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ دیں۔ ان کو یہ realize کروائیں کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ بلکہ قربانی کی عادت ڈالنی ہے۔ مجھے پیسوں سے غرض نہیں ہے، مجھے تو تعداد سے غرض ہے۔ چاہے کوئی ایک فرانک ہی دے لیکن اس کو پتہ ہو کہ مالی قربانی کرنی ہے۔ نومبایعین کی تربیت کا بھی ساتھ ساتھ انتظام کرتے رہیں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔**

جہاں بھی بیعتیں ہوتی ہیں وہاں بیعتوں کے بعد ان کا follow up بھی ہونا چاہئے۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب بورکینا فاسو سے فرمایا:۔**

نومبایعین کو مالی نظام کا حصہ بنائیں تو خود ہی نظامِ جماعت کا حصہ بن جائیں گے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ چاہے ایک فرانک لیں یا اس سے بھی تھوڑا لیں۔ جب انہیں مالی نظام کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے تو پھر رابطے مستقل قائم رہیں گے اور ان کو مالی قربانی کی عادت پڑے گی کہ مالی قربانی بھی ان کے دین کا حصہ ہے۔ بہرحال لوگوں کی involvement زیادہ ہونی چاہئے۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب یوگنڈا کو فرمایا:۔** وقف جدید اور تحریک جدید کے لئے تو سارے ہی eligible ہیں، اس میں شامل کریں چاہے آپ ایک شلنگ ہی لیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ان کو تحریکِ جدید، وقفِ جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ ان کو وقف جدید اور تحریک جدید میں چندہ دینے کی عادت ڈالیں۔ بے شک سال میں ایک دفعہ ہی دیں وہی کافی ہے، لیکن اس سے ان کا جماعت کے ساتھ contact رہے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب سیرالیون سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نومبایعین کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے کے لئے کیا کوششیں کر رہے ہیں؟ اپنی کوشش بتائیں تا کہ دوسرے بھی اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

اس پر امیر صاحب سیرالیون نے عرض کیا:۔ ہمارے 12 ریجنز ہیں۔ اس دفعہ ہم نے ہر ریجن میں تین تین سیمینار کرائے ہیں۔ تقریباً 400 کے قریب نومبایعین اماموں کو trained کیا ہے اور ہر تین ماہ میں ایک کلاس کا انعقاد کرتے ہیں۔ اس وقت فیلڈ میں 12 مبلغین اور 59 سرکٹ مشنریز اور 250 کے قریب لوکل معلّمین ہیں۔ ہماری 1200 کے لگ بھگ جماعتیں ہیں۔ یہ سب مل کر کام کر رہے ہیں اور جماعتوں کے دورے کرتے ہیں جس کی وجہ سے چندہ میں شامل ہونے والے نومبایعین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ** کے دوران ممالک کے مشن ہاؤسز جہاں مرکزی مبلغین متعین ہیں وہاں **لائبریریز کے قیام اور انہیں مستقل UPDATE رکھنے کے حوالہ سے ممالک وائز بڑی تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایات دیتے ہوئے فرمایا۔**

جن سنٹروں میں لائبریریز کا قیام ہو چکا ہے وہاں لائبریریز کو اپ ڈیٹ بھی کرنا چاہئے۔ کئی نئی کتب شائع ہوئی ہیں وہ بھی لائبریری کے لئے منگوائیں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔**

قادیان یا یُوکے سے جو بھی نئی کتابیں چھپ رہی ہیں، اس کے مطابق اَپ ڈیٹ کریں۔ جو انگریزی اور عربی سمجھنے والے ہیں ان کے لئے بھی ان زبانوں میں شائع ہونے والی نئی کتابیں لے کر جائیں۔

نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کسی کو لائبریری کے قیام یا کتابیں حاصل کرنے میں مشکلات ہیں تو وہ بھی بتائیں۔ جہاں جہاں مرکزی مربیان ہیں وہاں تو لائبریریاں ہونی چاہئیں۔ لائبریری ہوگی تو فائدہ اُٹھاسکتے ہیں۔ ان کو پڑھنے کی عادت تب ہی پڑے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جتنی بھی انگریزی کتب available ہیں ان کو وہاں رکھیں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا**

جونئی کتابیں چھپ رہی ہیں اس کے مطابق اپنی لسٹ کو اَپ ڈیٹ (update) کرتے رہا کریں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔**

جامعہ میں ہر volume کی چار چار جلدیں ہونی چاہئیں۔ ہر جلد کی چار چار کاپیاں ہونی چاہئیں۔ اس حساب سے جائزہ لیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن اور نظارت اشاعت سے پتہ کریں۔ اسی طرح انگریزی میں جو براھین احمدیہ کا ترجمہ ہوا ہے وہ بھی منگوائیں۔ اسی طرح تفسیرِ کبیر کی عربی جلدیں شائع ہوگئی ہیں وہ بھی منگوائیں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔**

پچھلے سال بھی میں نے سارے مبلغین کو کہا تھا کہ لائبریریاں مکمل کریں۔ لسٹیں منگوائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈیشنل وکیل الاشاعت برائے ترسیل سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ کا کام ہے کہ ملکوں سے رابطے کریں اور ہر مشن کو لسٹ بھیجیں۔ مقامی زبانوں کے لٹریچر کے علاوہ باقی سب کتب کی فہرست ہونی چاہئے۔ یہاں انوارالعلوم تو شائع نہیں ہو رہی، خطباتِ محمود بھی شائع نہیں ہو رہے اور باقی بھی جو کتابیں قادیان سے شائع ہو رہی ہیں، وہ ان سے لے کر لسٹ بھجوائیں۔ قادیان سے نمائندے آئے ہیں، ان سے میٹنگ کریں۔ ان سے معلومات لے کر لسٹ سارے مشنوں کو بھیجیں کہ چیک کریں کونسی کتابیں آپ کی لائبریریوں میں ہیں اور کونسی نہیں ہیں۔ یہ آپ کا کام ہے کہ سارے مشنوں کو فہرست مہیا کریں۔ قادیان کا یہ قطعاً کام نہیں ہے کہ باہر کے مشنوں سے رابطہ رکھیں، یہ رابطہ یہاں کی ایڈیشنل وکالت اشاعت نے کرنا ہے۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز باجماعت کے قیام کے حوالہ سے بھی مختلف ممالک کے نمائندگان سے جائزہ لیا اور مزید ہدایات سے نوازا۔**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اصولی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: جتنے لوگ آپ کے چندہ دیتے ہیں، ان سے زیادہ باجماعت نماز پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز سنٹرز کے حوالہ سے عمومی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:۔ جن علاقوں میں احمدیوں کے گھر قریب قریب ہیں، وہاں کسی گھر میں اکٹھے ہو کر نماز پڑھ لیا کریں۔

☆ **نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہر ملک میں، ہر مشن میں مشنریز کوشش کریں کہ جن علاقوں میں لوگ مسجد تک آسکتے ہیں مسجدوں میں آئیں، ورنہ قریب کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر وہاں نماز قائم کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک میں تقسیم ہونے والے لیف لیٹس کے حوالہ سے بھی تفصیلی جائزہ لیا۔** اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے مختلف ممالک میں ایک بہت بڑی تعداد میں لیف لیٹس کی تقسیم ہوئی جس سے جماعت کا تعارف لکھو کھہا لوگوں تک پہنچا ہے۔

سویڈن کے مبلغ نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ امسال لیف لیٹس کی چھپوائی میں کافی تاخیر ہوئی ہے اس لئے زیادہ تعداد میں لیف لیٹس تقسیم نہیں ہو سکے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ”بار بار یاددہانی کروایا کریں۔“

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میکسیکو اور گوئٹے مالا میں تقسیم ہونے والے لیف لیٹس کے حوالہ سے وہاں کے مبلغین سے دریافت فرمایا کہ لیف لیٹس کی تقسیم سے جماعت کا مثبت تعارف بھی ہوا ہے یا نہیں؟ لوگ ذاتی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں؟

اس پر مبلغین نے عرض کیا کہ لیف لیٹس کی تقسیم کی وجہ سے لوگ کافی دلچسپی لے رہے ہیں اور ہمارے نئے رابطے بھی بنے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفینِ نو کے حوالہ سے بھی مختلف ممالک سے جائزہ لیا اور ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:۔

مَیں نے کہا تھا کہ واقفینِ نَو ہر ملک سے جامعہ میں جائیں، افریقہ والے اپنے جامعات میں جائیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی جاسکتے ہیں۔ ہر ملک میں جو واقفین نو ہیں وہ ٹارگٹ بنائیں کہ ایک فیصد واقفینِ نَو کا جامعہ میں جانا چاہئے۔ مربیان کی بہت زیادہ ضرورت ہے جو پوری نہیں ہو رہی۔ چھوٹے ممالک میں یہ ٹارگٹ کم از پانچ فیصد ہونا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انچارج شعبہ وقفِ نو مرکزیہ (لندن) کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: مجھ سے ہر ملک کا علیحدہ علیحدہ ٹارگٹ مقرر کرالیں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کی اشاعت کے حوالہ سے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:۔**

Five Volume Commentary جلدی شائع ہونی چاہئے۔

اسی طرح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب World Crisis and Pathway to Peace کے نئے ایڈیشن کے مختلف زبانوں میں تراجم کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:۔

اٹالین اور انڈونیشین میں بھی World Crisis and Pathway to Peace کا ترجمہ جلد مکمل کریں۔ جن ممالک میں انگریزی سمجھی جاتی ہے وہاں لوکل زبانوں میں World Crisis and Pathway to Peace کا ترجمہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لوگ انگریزی میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔ فانٹی میں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح فِن لینڈ میں بھی 95 فیصد لوگ انگریزی سمجھ لیتے ہیں۔ فِینش میں بھی ضرورت نہیں ہے۔ Twi زبان میں بھی ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی سب کو یاددہانی کروائیں۔ یہاں جو نمائندے آئے ہوئے ہیں وہ فوری طور پر اپنے امراء کو کہیں کہ دو ہفتے کے اندر اندر اپنی رپورٹ بھیجیں۔

☆ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈیشنل وکیل الاشاعت صاحب کو ہدایت فرمائی:۔** جو کتابیں انڈیا یا پاکستان میں پرنٹ نہیں ہوسکتیں ان کی لسٹ منگوائیں اور ان کو یہاں سے پرنٹ کروائیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی لٹریچر کو فروخت کرنے کے حوالہ سے ہدایت فرمائی کہ:

جماعتیں جو لٹریچر لیتی ہیں وہ فروخت بھی کرتی ہیں یا store کر دیتی ہیں۔ لائبریریز کے علاوہ بھی آپ کے پاس رپورٹس آنی چاہئیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

لوگوں کو کتب خریدنے کی عادت ڈالیں۔ آجکل لوگ فونوں پر زیادہ پڑھتے ہیں اس لئے کتب خرید کر پڑھتے ہی نہیں۔

☆ **تبلیغ کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمومی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ** ہر ملک کو اپنے اپنے حالات دیکھ کر تبلیغ کے مختلف طریقے استعمال کرنے چاہئیں۔

مبلغین اور جماعتی عہدیداروں کی حضورانور ایدہ اللہ

تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ 8 بجکر 15 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

☆ دعا کے بعد اس میٹنگ میں شامل ہونے والے تمام مبلغین، امراء اور صدران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ تصاویر کے لئے تمام ممبران کو درج ذیل گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا:

1۔ نمائندگان انڈیا
2۔ نمائندگان تحریکِ جدید ربوہ و خدام الاحمدیہ (پاکستان)
3۔ نمائندگان صدر انجمن احمدیہ ربوہ ووقفِ جدید ربوہ
4۔ مبلغین افریقن فرنچ ممالک (ماریشس، کانگو کنشاسا، بورکینافاسو، برونڈی، گنی کنا کری، بینن، نائیجر، آئیوری کوسٹ، ٹوگو، سینیگال اور کیمرون۔
5۔ مبلغین دیگر افریقن ممالک (گھانا، تنزانیہ، یوگنڈا، سیرالیون، نائیجیریا، گیمبیا، زمبابوے)
6۔ مبلغین جرمنی
7۔ مبلغین برطانیہ
8۔ جرمنی کے علاوہ دیگر یورپین ممالک کے مبلغین
9۔ مبلغین سلسلہ امریکہ، آسٹریلیا، میکسیکو، گوئٹے مالا، مارشل آئی لینڈ، نیوزی لینڈ، مائیکرونیشیا
10۔ مبلغین سلسلہ کینیڈا، بلیز، ایکواڈور
11۔ مبلغین سلسلہ ہیٹی، گوئٹے مالا، گیانا، فرنچ گیانا
12۔ پاکستان اور انڈیا کے علاوہ ایشین ممالک (جاپان، کمبوڈیا، انڈونیشیا، ملائیشیا، بنگلہ دیش، سنگاپور) کے مبلغین
13۔ مرکزی دفاتر (وکالت تبشیر، وکالت مال، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، وکالت تعمیل و تنفیذ، وکالت اشاعت، وکالت تصنیف) میں خدمت سرانجام دینے والے مبلغین
14۔ مبلغین مرکزی ڈیسکس (رشین، عربک، بنگلہ، چائنیز، ترکی)
15۔ شعبہ آرکائیو، ایم ٹی اے، ریویو آف ریلیجنز، وقفِ نو، رقیم پریس، پریس اینڈ میڈیا، خدام الاحمدیہ میں خدمت انجام دینے والے مبلغین
16۔ اساتذہ جامعہ احمدیہ یُوکے
17۔ شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا سال 2017ء
18۔ شاہدین جامعہ احمدیہ یُوکے سال 2017ء
19۔ شاہدین جامعہ احمدیہ جرمنی سال 2017ء

علاوہ ازیں جامعہ احمدیہ ربوہ سے سال 1981ء کی فارغ التحصیل کلاس کے مبلغین نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تصویر بنوانے کی درخواست کی تھی کہ اس سال جلسہ پر اس کلاس کے مبلغین مختلف جگہوں سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کی بھی اجازت عطا فرمائی۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے۔ 9 بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

....

تقریب عشائیہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد میٹنگ میں شاملین ہونے والے تمام مرکزی نمائندگان، امراء کرام، نیشنل صدران ممالک، مبلغین کرام اور دیگر جماعتی عہدیداران کے لئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس عشائیہ کی تقریب میں شمولیت فرمائی اور تمام شرکاء نے اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت پائی۔

عشائیہ کا یہ پروگرام رات دس بجے ختم ہوا۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

....

5/اگست 2017ء بروز ہفتہ

آج پروگرام کے مطابق بولیویا، پیراگوئے، کانگو کنشاسا، کمبوڈیا، اٹلی، گیمبیا، مصر، یوگنڈا، زمبابوے اور گھانا سے آنے والے مہمانوں اور وفود کا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح گیارہ بج کر پانچ منٹ پر شروع ہوا۔

بولیویا کا وفد

سب سے پہلے ملک بولیویا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

بولیویا سے امسال وہاں کے ایک مشہور اخبار El Deber کے چیف ایڈیٹر Carlos Jamie Orias صاحب آئے تھے اور ان کے ساتھ وہاں کے مبلغ عطاء الغالب صاحب تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے جلسہ کے بارہ میں استفسار فرمایا، جس پر موصوف نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری زندگی کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ اتنی بڑی تعداد ہو اور پھر کسی قسم کا کوئی دنگا فساد، کوئی بدانتظامی نہ ہو، ایسا میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

صحافی نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حضور کی فیملی کے بارہ میں دریافت کیا جس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میری فیملی میں میری بیگم اور دو بچے ہیں۔ دونوں بچوں کی شادی ہوچکی ہے۔ میرے grand children بھی ہیں۔ کھانے اور چائے وغیرہ پر ملتے ہیں۔ رات کو بھی مل لیتے ہیں۔ میں کچھ وقت فیملی کے ساتھ گزارتا ہوں۔

☆ **امن کے قیام کے لئے کوششوں کے حوالہ سے جرنلسٹ کے ایک سوال پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

یہ ایک لمبا اور مسلسل کیا جانے والا Process ہے۔ میں دنیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر اپنے ایڈریسز میں سرکردہ افراد کو توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ اسی طرح جب سرکردہ اور ذمہ دار حکام کے ساتھ ملتا ہوں تو انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں۔ میں نے مختلف ممالک کے سربراہان کو خطوط بھی لکھے ہیں۔ جماعت ہر لیول پر اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔

☆ **ایک سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اسلام آخری اور دائمی مذہب ہے۔ تمام مذاہب اسلام کے خلاف اس وجہ سے بھی ہیں کہ اسلام کہتا ہے کہ وہ آخری اور کامل دین ہے اور باقی سب مذاہب بالآخر اسلام میں داخل ہوں گے اور یہی ایک مذہب ہوگا۔

☆ **جہاد کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اسلام کے خلاف اب کوئی ملک ہتھیار نہیں اُٹھا رہا۔ جو بھی لڑائیاں ہو رہی ہیں وہ سیاسی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ریفارمر، مصلح آئے گا اور اس کے زمانہ میں تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہوگا۔ مذہبی جنگیں نہیں ہوں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ مسلمہ وہی مصلح اور ریفارمر ہیں جو نبی کریم ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آئے۔ آپ علیہ السلام نے اعلان کیا کہ اب اس زمانہ میں کوئی بھی اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھا رہا تو اب تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ یہ قلم کے جہاد کا دور ہے۔ اب اسلام کے خلاف لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ حملہ کیا جا رہا ہے تو اس کا جواب بھی انہی ہتھیاروں یعنی لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ دیا جائے۔ پس اس زمانہ میں جماعت احمدیہ لٹریچر کی اشاعت اور الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعہ اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دے رہی ہے۔

☆ **احمدی خواتین کے حوالہ سے جرنلسٹ کے استفسار پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** احمدی خواتین ہمارے مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی ہوئی ہیں۔ تعداد کے لحاظ سے خواتین مردوں کی نسبت زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔

☆ **جرنلسٹ Carlos Jamie صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

جس بات نے مجھے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ جماعتِ احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے جوش اور اس کے قیام کے لئے کوششیں ہیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو آج کے دور میں بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ کی مختلف اقوام اور مختلف تہذیبوں کے افراد کو مذہبِ اسلام کی اصل بنیادوں پر جمع کرنے کی خواہش بھی قابلِ تحسین ہے۔

اسی طرح یہ امر بھی میرے لئے خاص تعجب کا حامل تھا کہ اتنا وسیع وعریض انتظام محض رضا کاروں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی کام خواہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو وہ ایمان، خلوص اور بے غرض محنت سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

امام جماعت احمدیہ نے مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کے بارے میں جو تقریر کی اس سے میرے بہت سے شبہات دور ہوئے۔ اس خطاب سے مرد و عورت کے بارے میں اسلامی تعلیم کی حکمت مجھ پر مزید واضح ہوئی۔

تعلیمی میدان میں احمدی خواتین کی اعلیٰ کامیابیاں بھی ایک خوشکن امر تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے لازم ہے کہ وہ دنیا کے امن کے لئے کوششیں کریں۔ پہلے خاندان کی سطح پر، پھر کمیونٹی کی سطح پر اور پھر ملک اور تمام دنیا کی سطح پر۔

امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب جتنا احمدیوں کے لئے ضروری تھا اتنا ہی باقی دنیا اور دوسری اقوام کے لئے بھی ضروری تھا۔

امام جماعت احمدیہ نے جہاد کے حقیقی معنوں پر روشنی ڈالتے ہوئے سمجھایا کہ جہاد کے حقیقی معنی کوشش اور اصلاح کے لئے مشقّت کرنے کے ہیں۔ اور یہی چیز دنیا کو تباہی سے بچانے اور حقیقی بھائی چارہ کے قیام کی بنیادی اینٹ ہے۔

موصوف نے کہا: مغرب کے نزدیک اسلام عورتوں کو پیچھے رکھتا ہے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن میں نے یہاں دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ تو اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والی خواتین کو انعامات دے رہے ہیں اور ہر ایک عورت کو انفرادی حیثیت سے پکارا جا رہا ہے تو میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں واپس جا کر اپنے اخبار میں اس حوالہ سے ضرور لکھوں گا۔ کیا دنیا میں کبھی کسی رہنما نے صرف عورتوں کو مخاطب کر کے خطاب کیا ہے؟ کبھی نہیں۔

بولیویا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

....

پیراگوئے کا وفد

بعدازاں ملک پیراگوئے (Paraguay) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ پیراگوئے سے آنے والا وفد پانچ ممبران پر مشتمل تھا جن میں پیراگوئے کی دو بڑے اخبارات کے صحافی Aldo Antonio Benitz صاحب اور Juan Perez Acosta اور ایک نومبایع Benjanmin Lopez شامل تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا لگا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ اپنے ایمان پر کس قدر مضبوط ہیں۔ تینوں دن ایک روحانی ماحول تھا۔ ہم نے بہت جذباتی مناظر دیکھے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ کے انتظامات کے لئے ایک عارضی ویلج (Village) بنایا گیا تھا۔ اب آپ وہاں جا کر دیکھیں تو جو عارضی ویلج تھا وہ اب فارم لینڈ بن چکا ہے۔ ہمارے والنٹیئرز نے سب کچھ کلیئر کر دیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیراگوئے کے مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ ساؤتھ امریکہ کے ان سپینش ممالک میں کام کرنے کے لئے ایک شارٹ ٹرم پلان بنائیں اور ایک لانگ ٹرم پلان بنائیں۔

☆ سپین کے حوالہ سے بھی بات ہوئی کہ یہاں اب لوگوں اور جگہوں کے نام مسلمان ناموں کی طرح ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہاں پہلے عیسائیت تھی، پھر اسلام آیا، اس کے بعد پھر عیسائیت آ گئی لیکن ان کے رُوٹس ایسے ہیں کہ مسلمانوں کی طرح کے نام علاقوں میں چل رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ سپین میں اسلام سات سو سال تک رہا۔ پھر عیسائیت دوبارہ آ گئی۔ اب ہم دوبارہ لوگوں کے دل جیت کر ان کے دلوں میں اسلام داخل کریں گے۔ اسلام کسی جنگ کے نتیجہ میں نہیں پھیلے گا بلکہ اسلام اپنی اصل تعلیم محبت و پیار کے ذریعہ پھیلے گا۔

☆ **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ اپنے کام کو ان ساؤتھ امریکن ممالک میں بڑھائیں گے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم اس کام کو ضرور بڑھائیں گے اور پھیلاتے چلے جائیں گے۔ ابھی تو ان ممالک میں ابتدا ہوئی ہے۔ اس کو ہم نے آئندہ مزید بڑھانا ہے۔ جوں جوں ہمیں مزید مبلغ ملیں گے ہم یہاں مزید مبلغین بھیجیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے اسلام کی حسین اور امن و سلامتی کی تعلیم پیش کرنی ہے۔ اچھی چیز پیش کریں تو جس کو پسند آتی ہے وہ لے لیتا ہے۔ ہم نے یہ صرف پیش کرنا ہے۔ کوئی زبردستی نہیں کرنی۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ آپ کی جماعت جو

امن کا پیغام پھیلا رہی ہے وہ بہت اچھا ہے۔

☆ اس صحافی نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ ایک نہایت مسرت بخش تجربہ تھا۔ مجھے احمدیوں کے مذہب کے ساتھ لگاؤ اور ایمان کی پختگی نے بہت متاثر کیا۔ اور سب سے بڑھ کر مجھے اس بات کا علم ہوا کہ اسلام امن سکھلاتا ہے۔ حقیقی اسلام ہمسایوں سے محبت اور تشدد سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے۔

☆ اسی طرح وفد میں شامل نومبایع احمدی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا پیغام حق نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے ہے۔ تمام دنیا سے آئے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوا۔ مختلف قوموں اور رنگ ونسل کے لوگ ملے جن کا رہن سہن بہت مختلف تھا لیکن محبت، ایمان اور امن کے حصار اور اللہ تعالیٰ کے نام پر سب جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام لوگ پہچان لیں کہ یہ جماعت محبت وسلامتی والی جماعت ہے۔

پیراگوئے کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 11 بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

کانگو کنشاسا کا وفد

اس کے بعد ملک کانگو کنشاسا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ کانگو سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں صوبہ Kwango کے صوبائی وزیر برائے ٹرانسپورٹ اینڈ سمال انڈسٹریز Soulyman Jean Piere صاحب، اور Diana Kule Ndumba صاحب شامل تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر دونوں مہمانوں نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ کے لئے دعوت پر ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی یادیں بہت گہری ہیں۔ ہم انہیں بھلا نہیں پائیں گے۔ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ 30 ہزار سے زائد لوگ تھے، سب ایک دوسرے کے ساتھ بڑی محبت سے مل رہے تھے۔ جس چیز نے ہمیں سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ چھوٹے بچے تھے جو بڑی محبت اور چاہت کے ساتھ ہماری خدمت کر رہے تھے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ہم نے محسوس کیا کہ خدا تعالیٰ یہاں موجود ہے۔

موصوف منسٹر نے کہا کہ جس طرح حضورانور نے مسلمان ممالک کو مخاطب کیا ہے اس بات سے مجھے ڈر پیدا ہوا کہ ان ممالک کی طرف سے کہیں یہاں جلسہ پر کوئی ہنگامہ وغیرہ نہ ہوجائے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اگر حق بات کہنی ہے تو پھر جرأت کرنی پڑتی ہے اور ہم نے تو حق بات ہی کہنی ہے۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لئے دعا کریں کہ وہاں بھی امن قائم ہو۔ ہمارے حکومتی عہدیدار ہی فساد کے ذمہ دار ہیں اور لوگ ان سے ناامید ہوچکے ہیں۔

موصوف نے درخواست کی کہ حضورانور انہیں کوئی نصیحت فرمائیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ۔ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے عوام کی خدمت کریں۔ ان کے تقاضے پورے کریں۔ آپ کو اپنے سے زیادہ لوگوں کی فکر ہونی چاہئے۔

☆ صوبائی وزیر MBAKATA صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کا انتظام ہر لحاظ سے بہترین تھا۔ ایئر پورٹ سے جلسہ گاہ تک مہمانوں کا والہانہ استقبال، کھانا، ٹرانسپورٹ اور دیگر شعبہ جات کی مہمان نوازی بہترین تھی۔ جلسے کے بعد بھی اور مہمانوں کے واپس جانے تک جماعت کی طرف سے مہمانوں کو پوری توجہ اور احترام ملتا رہا۔ جلسہ گاہ میں کام کرتے ہوئے بچوں کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے جذبات دیکھ کر مجھے یہ محسوس کرنے میں دیر نہیں لگی کہ اس جگہ پر خدا تعالیٰ کی موجودگی ہر طرف تھی۔

حضورانور اور جلسہ کے ہر مقرر کی طرف سے محبت اور امن کا جو پیغام دیا گیا اس کا مثبت اثر جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد پر تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ ہر مقرر امن اور پیار کا ایک خطبہ پڑھ رہا تھا جس کی آج پوری دنیا کو ضرورت ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ واپس جا کر مجھے بھی اپنے صوبے اور اپنے ملک میں ایک کردار ادا کرنا ہے۔ اللہ مجھے اس کی توفیق دے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ بھی میں ایسے جلسوں میں شامل ہوا کروں گا۔

کانگو کنشاسا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر سات منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

کمبوڈیا کا وفد

بعدازاں ملک کمبوڈیا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ کمبوڈیا سے تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں وہاں کے نیشنل ٹیلیویژن چینل کے نمائندہ Nhim Chany صاحب بھی شامل تھے۔

موصوف نے عرض کیا کہ جلسہ کے انتظامات نے بہت متاثر کیا ہے۔ 30 ہزار سے زائد لوگ تھے۔ صبح و شام لوگوں کو وقت پر کھانا دیا جاتا رہا۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ ایک ہی وقت پر کھانا کھاتے تھے اور کسی قسم کی کوئی بدمزگی نہیں دیکھی۔ سیکیورٹی کا انتظام بھی بہت اچھا تھا۔ پولیس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

☆ موصوف نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ ایک قابلِ ذکر چیز یہ بھی تھی کہ اس جلسہ میں مختلف ممالک سے ہر نسل اور رنگ کے لوگ جمع تھے لیکن سب ایک دوسرے کے بہن بھائی معلوم ہو رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت قریبی رشتہ دار ہیں اور سب ایک دوسرے کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ چیز میں نے کہیں اور نہیں دیکھی۔

عالمی بیعت کا منظر دیکھ کر بھی موصوف بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ اس قسم کا منظر میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ جس طرح لوگ اپنے خدا کے ح ضور جھکے ہوئے اور آہ وبکا کر رہے تھے وہ بہت ہی حیران کُن نظارہ تھا۔

کمبوڈیا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر 15 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر کمبوڈیا کے وفد نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

اٹلی کا وفد

اس کے بعد ملک اٹلی سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ اٹلی سے ایک نومبایع اٹالین دوست Manuel Olivares صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔ موصوف نے 15/جون 2017ء کو بیعت کرنے کی توفیق پائی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ اٹالین زبان میں ترجمہ کا کام کریں۔ کتاب pathway to peace کا جو نیا ایڈیشن آرہا ہے اس میں ڈچ پارلیمنٹ اور جاپان والے خطابات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ اس کا ترجمہ بھی ہونا چاہئے۔

حضورانور نے صدر صاحب اٹلی سے دریافت فرمایا کہ یہ کتاب اگر اٹلی میں شائع کی جائے تو اس پر کیا خرچ آئے گا؟ اس پر صدر صاحب اٹلی نے عرض کیا کہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن جرمنی میں طبع ہوا تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نومبایع دوست سے فرمایا کہ آپ نے بیعت کرلی ہے، اب اسلامی تعلیمات سیکھیں اور انہیں یاد کریں۔ سورۃ الفاتحہ سیکھیں اور اسے یاد کریں۔ سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کو سیکھیں۔ حضورانور نے موصوف کو سورۃ الفاتحہ پڑھ کر بھی سنائی۔

اٹلی کے وفد کی حضورانور کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

....

گیمبیا کا وفد

بعدازاں ملک گیمبیا (The Gambia) سے آنے والے احمدی احباب مرد وخواتین پر مشتمل وفد نے حضورانور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ گیمبیا سے امسال 21/افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہوا تھا۔

وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور حضورانور کی خدمت میں اپنے لئے اور فیملیز کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور بتایا کہ جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر سے ہمارے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے اور ہمارا ایمان بڑھا ہے اور ہم نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ آپ اپنے واقفینِ نو بچوں کو وقت پر جلدی سکولوں میں داخل کروایا کریں تاکہ وہ سیکنڈری کی تعلیم جلد مکمل کریں اور پھر جامعہ میں اپنی صحیح عمر میں داخل ہوں۔ آپ کے ہاں بچے بڑی عمر میں جا کر سیکنڈری تعلیم مکمل کرتے ہیں۔

ملک کے سیاسی حالات کے بارہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب گیمبیا سے بعض امور کے متعلق دریافت فرمایا۔

گیمبیا کے وفد کی یہ ملاقات بارہ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ باری باری فیملی وائز تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

....

مصر کا وفد

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مصر سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ مصر سے امسال 9/افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

وفد نے بتایا کہ جب ہم جلسہ پر آتے ہیں تو ہر بار ہماری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہمارے ایمان میں ترقی ہوتی ہے کیونکہ خلیفۃ المسیح یہاں موجود ہوتے ہیں۔ ہم جلسہ کے تمام کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم مصر کے احمدی احباب حضور سے محبت کرتے ہیں اور مصر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے حالات درست کردے۔ مصر ایک دل کی طرح ہے۔ حدیث میں ہے کہ دل درست ہو تو سب درست ہو جاتا ہے۔ اس لئے مصر کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

اس پر حضورانو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 'اللہ تعالیٰ فضل فرمائے'۔

حضورانور نے فرمایا کہ مصر سے دوسرے احباب کو بھی لے کر آیا کریں۔ دو افراد کا کرایہ میں دے دیا کروں گا۔

اس پر ممبران نے عرض کیا کہ دعا کریں کہ حکومت ہمیں ویزے دے دیا کرے۔ لوگ بہت غمگین ہوتے ہیں کہ انہیں ویزے نہیں ملتے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ فضل فرمائے۔

مصر کے وفد کی حضورانور کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

یوگنڈا کا وفد

بعدازاں یوگنڈا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یوگنڈا سے امسال 7/افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا اور سیکرٹری تبلیغ سے جماعتی حالات اور پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ملک کے حالات دریافت فرمائے۔

امیر صاحب یوگنڈا نے اسائلم لینے والے احباب کے حوالہ سے اپنی رپورٹ پیش کی اور مسائل کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مشکلات دور فرمائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب یوگنڈا سے فرمایا کہ دفتری معاملات کے بارہ میں آپ کی ملاقات علیحدہ ہوجائے گی۔

یوگنڈا کے وفد کی حضورانور کے ساتھ یہ ملاقات ایک بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

زمبابوے کا وفد

اس کے بعد ملک زمبابوے سے آنے والے صدر جماعت زمبابوے مکرم یوسف انوبی صاحب نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یوسف انوبی صاحب زمبابوے سے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر یوسف انوبی صاحب نے بتایا کہ زمبابوے میں جماعت کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ ہمارے

ممبران کی تعداد قریباً تین ہزار ہے جس میں دوہزار فعّال ممبرز ہیں۔

وصیت کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے موصوف کو ہدایت فرمائی کہ آپ پہلے خود اپنی وصیت کریں۔ پھر دوسرے آپ کو follow کریں گے۔ آپ نے یہاں آکر جماعت کا سارا نظام اور سیٹ اپ دیکھا ہے۔ اب واپس جا کر محنت سے کام کریں اور وہاں بھی اسی طرز پر نظامِ جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم کریں۔

موصوف نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ کی حاضری اور سارا انتظام دیکھ کر بہت حیرت ہوئی ہے۔

موصوف کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات ایک بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

گھانا کا وفد

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود ہال میں تشریف لے آئے جہاں ملک گھانا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ گھانا سے امسال 26/افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ صدر صاحبہ لجنہ گھانا کو کہیں کہ وہ اپنی تجنید مکمل کریں اور ملک کے تمام ریجنز اور علاقوں سے اپنی لجنہ کی تجنید مکمل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے گھانا کے مختلف علاقوں اور وہاں ہونے والے کاموں کے حوالہ سے گفتگو فرمائی اور بعض احباب جماعت اور دیگر امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور بچوں، بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

گھانا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ایک بج کر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔

....

افریقن ممالک کے احمدیہ رقیم پریس کے کارکنان کی اجتماعی ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق افریقن ممالک کے احمدیہ رقیم پریس میں خدمت سرانجام دینے والے مبلغین اور کارکنان کی اجتماعی ملاقات تھی۔

امسال جلسہ سالانہ پر گھانا، آئیوری کوسٹ، بورکینافاسو، گیمبیا، سیرالیون، کینیا، تنزانیہ اور بینن کے احمدیہ پریس کے نمائندے آئے تھے۔ ہر ایک نے حضور انور کی خدمت میں اپنے اپنے کاموں کی رپورٹ پیش کی۔

گھانا کے نمائندہ نے بتایا کہ امسال انہوں نے گھانا کی مقامی زبان میں دوہزار کی تعداد میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

اسی طرح دیگر ممالک کے نمائندگان نے اپنے اپنے پریس میں شائع ہونے والے لٹریچر اور دیگر امور کی رپورٹ پیش کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا فرنچ ایڈیشن اور رسالہ التقویٰ افریقن ممالک کے لئے فرنچ ممالک کے پریسز میں شائع ہوتا ہے۔

بعض ممالک نے اپنے پریس میں توسیع دینے کے لئے مزید مشینری کی ضرورت کا ذکر کیا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر اپنے وسائل سے حاصل کر سکتے ہیں تو کر لیں۔

پریس کے نمائندگان کی یہ ملاقات ایک بج کر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

....

مختلف ممالک سے جلسہ میں شامل ہونے والے مرکزی نمائندگان کے اعزاز میں جماعت احمدیہ یُوکے کی طرف سے دیئے گئے ظہرانہ میں شرکت

☆ آج جماعت احمدیہ یُوکے کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مرکزی نمائندگان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا جس کا انتظام مرکزی گیسٹ ہاؤسز کے عقب میں لگائی گئی مارکی میں کیا گیا۔ اس میں قادیان اور ربوہ سے آنے والے تمام مرکزی نمائندگان، دنیا کے دیگر ممالک سے آنے والے امراء، نیشنل صدران، مبلغین کرام اور دیگر جماعتی عہدیدار شامل تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لائے اور تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

....

کینیڈا سے آنے والے خدّام کی اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق چار بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود ہال تشریف لائے جہاں کینیڈا سے آنے والے 365 خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کینیڈا سے 365 خدام پر مشتمل اس وفد نے مؤرخہ 25 جولائی سے 6/اگست 2017ء تک یُوکے میں قیام کیا۔ ان تمام خدام نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور جلسہ کے بعد وقفِ عارضی کے پروگرام کے تحت وائنڈ اَپ کی ڈیوٹی سرانجام دی۔ کینیڈا سے خدام الاحمدیہ کا یہ وفد باقاعدہ ایک پورا چارٹرڈ جہاز بُک کروا کے لندن پہنچا تھا۔ کینیڈا ایک وسیع وعریض ملک ہے جسے 12 ریجنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس گروپ میں ہر ریجن سے تعلق رکھنے والے خدام شامل تھے۔ سفر کے دوران وفد کے تمام ممبران کو جہاز پر باقاعدہ نماز باجماعت ادا کرنے کی بھی توفیق ملی جس کی ویڈیو سوشل میڈیا وغیرہ پر لاکھوں لوگوں نے دیکھی۔

....

میرا محمد مصطفیٰ ﷺ

سب حسینوں سے حسیں میرا محمد مصطفیٰؐ
شاہد و مشہود حق خیرُ البشر خیرُ الوریٰ
وہ شہِ کون و مکاں لاریب محبوبِ خدا
حاملِ قرآن ہے اور حاصلِ ارض و سما
صَلِّ عَلیٰ بَارِکْ عَلیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ

ہم پہ یہ توہین کی تہمت بڑا آزار ہے
چیر کے دل کیسے دکھلاؤں کہ کتنا پیار ہے
خوں کا ہر قطرہ برائے احمدِ مختار ہے
کوئی نظروں میں سمایا ہی نہیں اس کے سوا
صَلِّ عَلیٰ بَارِکْ عَلیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ

کُل عالَمیں کے واسطے رحمت بنایا آپؐ کو
بےکسوں کے درد کا اَمرت بنایا آپؐ کو
غم کے ماروں کے لئے راحت بنایا آپؐ کو
ہے مَطلع نُورِ خدا پُر نور چہرہ آپؐ کا
صَلِّ عَلیٰ بَارِکْ عَلیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ

آپؐ کے لطف وکرم سے عاجزہ کو آس ہے
وہ عنایت کیجے جو آپؐ ہی کے پاس ہے
یعنی جو اِذنِ شفاعت آپؐ ہی سے خاص ہے
میرے سر پہ ہاتھ رکھ دیجے خدا کا واسطہ
صَلِّ عَلیٰ بَارِکْ عَلیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ

(امۃ الباری ناصر)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 29 فیملیز کے 145 افراد اور اس کے علاوہ 37/احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 182/افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 28 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، سپین، کینیڈا، سعودی عرب، تنزانیہ، ڈنمارک، ناروے، نائیجیریا، ابوظہبی، یُوکے، انڈیا، جرمنی، ہالینڈ، کینیڈا، اٹلی، بنگلہ دیش، گھانا، فلپائن، سویڈن، انڈونیشیا، یوگنڈا، یونان، قطر، آئیوری کوسٹ، ماریشس، آئرلینڈ اور بینن۔

ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

محترمہ رشیدہ تسنیم خان صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7/مارچ 2012ء میں مکرم پروفیسر محمد شریف خانصاحب کے قلم سے اُن کی اہلیہ محترمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ کا تفصیلی ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ ضلع سیالکوٹ کے گاؤں ’بُڈھے گورائے‘ میں 1937ء میں پیدا ہوئیں۔ نصرت گرلز پرائمری سکول قادیان کی طالبہ تھیں کہ پارٹیشن ہوگئی۔ بعدازاں شاہکوٹ سے مڈل کے امتحان میں ضلع بھر میں اوّل رہیں۔ 1954ء میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے میٹرک پاس کیا۔ جامعہ نصرت ربوہ سے 1957ء میں F.A. اور 1959ء میں B.A. کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے 1962ء میں M.A. فارسی کیا اور جامعہ نصرت ربوہ میں پڑھانا شروع کیا۔ اردو سے اچھا شغف تھا، اکثر اردو بھی پڑھاتی رہیں۔ 1996ء میں ریٹائر ہوئیں۔

مرحومہ کے اچھے اخلاق، خوش طبعی اور شرافت کے معترف اُن کے رفقائے کار بھی تھے۔ چنانچہ کالج کی پرنسپل اور سٹاف نے اپنی تعزیتی قرارداد میں لکھا: ’’آپ جامعہ نصرت کے شعبہ فارسی کی ایک قابل استاد کے طور پر 34 سال تدریسی فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ آپ کا شمار ادارے کے بے حد ذمّہ دار اور قابل اساتذہ میں ہوتا ہے۔ نہایت فرض شناس، محبت کرنے والی، ہمدرد اور مہربان ہستی تھیں۔ ہمیشہ اپنے رفقاء کے ساتھ دوستانہ مراسم رکھتی تھیں۔ رنجشوں کو دور کرنے میں ہمیشہ پہل کرنے والی اور جلد معاف کرنے والی تھیں۔ آپ نہایت شگفتہ مزاج اور باغ و بہار شخصیت کی مالک تھیں۔ اپنے سٹوڈنٹس کے ساتھ قریبی تعلق رکھتی تھیں اور ان کے ذاتی مسائل کو حل کرنے میں کوشاں رہتی تھیں۔ ...علم و ادب کے موضوعات پر آپ کا عمیق مطالعہ تھا۔ علمی موضوعات پر آپ کی رائے معتبر سمجھی جاتی۔ نہایت غریب پرور، کھلے ذہن اور صاف دل کی مالک تھیں۔ ایک اچھی منتظم، بہترین دوست اور ایک فرض شناس استاد تھیں۔...‘‘۔

کالج میں وائس پرنسپل کی ذمہ داریوں کے علاوہ سٹاف سیکرٹری، نگران امور طلباء، انچارج باغبانی اور صدر لجنہ حلقہ کالج وغیرہ کے فرائض بھی نبھاتی رہیں۔ بچیوں سے اُن کی زندگی کے دیگر معاملات پر بھی ڈسکشن کرتیں اور اُن کی بھرپور راہنمائی کرتیں۔

باوجودیکہ ہماری شادی بالکل اجنبی خاندانوں کے درمیان تھی اور جب آپ بیاہ کر آئیں، بوڑھے ساس سسر کے علاوہ، نندوں وغیرہ سے واسطہ پڑا لیکن اپنی خداداد استعداد کے ساتھ جلد ہی کمبائنڈ فیملی میں جگہ بنالی۔ آپ ماہ بماہ اپنی تنخواہ مجھے لاکر دیتیں، معاہدہ یہ تھا ’’چندہ دو، گھر کا خرچہ چلاؤ، بچوں کی ضروریات پوری کرو، اچانک ضرورتوں کے لئے بچت ہونی چاہئے اور چندہ کا بقایا نہیں ہونا چاہئے‘‘۔

مرحومہ بہت مہمان نواز تھیں۔ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے آرام اور قیام وطعام کا فکر سے انتظام کرتیں۔ دور کے رشتے داروں سے پرانی رنجشوں کو نظرانداز کرتے ہوئے محبت اور احترام سے پھر سے رشتے داریاں استوار کیں، نہ کسی سے کبھی کوئی شکوہ نہ شکایت۔ مہمانداری کے شوق میں طرح طرح کے کھانے پکانے سیکھ لئے۔

محترمہ امتہ المجید ناصر صاحبہ (بیگم مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب) رشیدہ کی میٹرک سے ایم۔اے تک کلاس فیلو رہیں اور دونوں نے تیس سال سے زائد کا عرصہ جامعہ نصرت میں اکٹھے پڑھاتے گزارا۔ دونوں کا بہناپا سگی بہنوں سے سوا تھا۔ حتّٰی کہ رشیدہ اُن کے والدین حضرت مولانا محمد احمد صاحب جلیل اور اُن کی بیگم صاحبہ کو ابّاجی اور امّی جی کہتیں، اور یہ بزرگ بھی رشیدہ کا بیٹیوں کی طرح خیال رکھتے تھے۔ دونوں سہیلیاں ہردم ضرورتمندوں کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتی تھیں۔ مریضوں کی تیمارداری کرنا، اُن کو کھانا بنا کر دینا اور نوجوان بچیوں کے رشتے کوشش اور فکر سے کروانا دونوں کی مشترکہ خوبیاں تھیں۔

رشیدہ مرحومہ کی طبیعت میں خداداد متانت، خوش طبعی اور ایک وقار تھا۔ خوش لباس تھیں لیکن کپڑے بنانے کا زیادہ شوق نہیں تھا، اکثر اپنی بہنوں سے کپڑے مستعار لے کر شادیوں اور تہواروں پر پہن کر جانے میں کوئی عار نہیں تھا۔ اپنے ایک بار سلوائے ہوئے کپڑے سالوں چلتے۔ پردے کا خاص خیال رکھتیں، باہر برقعہ اور گھر میں سر پر ہمیشہ دوپٹہ رکھتیں۔ زیور بنوانے اور بدلوانے کا شوق بالکل نہیں تھا۔ ساری عمر اپنی شادی کے زیور سے گزارا کیا۔ محلے میں غرباء اور یتامیٰ کی نقدی، جنس اور کپڑوں سے مدد کرتی رہتیں۔ اس کے علاوہ معمول تھا کہ اپنا سونے کا ایک کڑا توڑلیتیں اور جب کوئی عورت امداد لینے کے لئے آتی تو اس کڑے سے انگلی کے پورے کے برابر ٹکڑا کاٹ کر دے دیتیں، اس طرح دو تین کڑے خیرات کر دیئے ہوں گے۔

بچوں کی شادیوں پر اپنا سارا زیور انہیں ڈال دیا سوائے ایک ہار اور کانٹوں کی جوڑی کے جو میری والدہ مرحومہ نے تحفہ میں دیا تھا۔ یہ باقی زیور فلاڈلفیا میں مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کرنے کی توفیق پائی۔ اسی طرح ہماری امریکہ میں آمد کے ابتدائی دنوں میں میامی میں قیام کے دوران وہاں کی مسجد کی تعمیر کے لئے باوجود تنگدستی کے ایک بھاری رقم چندہ میں دے دی۔

آپ کو یہ احساس تھا کہ ملازمت کی وجہ سے جماعتی کاموں میں بھرپور حصّہ نہ لے سکی تھیں۔ چنانچہ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ لجنہ ربوہ سے منسلک ہوگئیں۔ درستگی تلفظ قرآن کی کلاس میں شامل ہوکر صحیح تلاوت بھی سیکھی۔ اس کے علاوہ لجنہ کی طرف سے محلّہ جات کی لجنات کے اجلاسات میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا خلاصہ سنانے اور نفس مضمون سمجھانے کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی جسے بڑی خوبی اور خوشدلی سے نبھایا۔ دین کے بارے میں سخت غیرتمند تھیں۔ کوئی غیراحمدی لڑکی یا ٹیچر احمدیت پر اعتراض کرتی تو فوراً دلیل کے ساتھ جواب دیتیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے وصیت کی تحریک کی تو اپنے بیٹوں، بیٹی اور بہوؤں کو نظام وصیت میں شامل کروایا۔ اس کے علاوہ مرکز کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور باقاعدہ ہر ماہ چندہ ادا کرتیں۔ نماز اور روزے کی پابند، دینی اجلاسات اور جلسہ سالانہ میں بڑی ذمہ داری سے ڈیوٹی دیتیں۔ خلافت سے بے پناہ عقیدت تھی۔ ہمیشہ گھر میں دینی ماحول رکھا۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتیں اور مہینے میں دو تین بار قرآن کریم کا دور مکمل کرلیتیں۔ بچوں کو باقاعدہ نماز پڑھنے کی تلقین کرتیں۔ پوتوں، پوتیوں، نواسوں اور نواسی کو جب موقعہ ملا قرآن کریم پڑھایا۔

رشیدہ کو طبعاً قدرتی نظاروں اور پھولوں سے پیار تھا۔ ربوہ کی زمین کا کلّر تو ضرب المثل تھا۔ جامعہ نصرت میں آپ نے مالی سے پلاٹ بندی کرائی، پانی کی ٹوٹیوں کا انتظام کیا۔ بھل اور کھاد ڈال کر زمین کو تیار کروا کر پھولوں کو کاشت کرنے کے قابل بنایا۔ ہر سال فیصل آباد نرسریوں سے پھولدار درخت اور پودے لے کر آتیں اور کچھ ہی عرصے میں کالج میں جگہ جگہ پھول کھلا دیئے۔ اپنے گھر میں بھی پھلدار پودوں کے علاوہ موسمی پھول لگانے کا انتظام کرتیں۔ پودوں کے تیار گملے دوستوں کو تحفہ کرتیں۔

ستمبر 1999ء میں ہم امریکہ شفٹ ہوئے تو نئے ماحول میں بھی رشیدہ کا گھرداری کے علاوہ دینی شوق جاری رہا۔ رشتہ داروں کے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھاتیں۔ قریب رہنے والی مستورات کو ان کی خواہش پر قرآن کریم گھر جا کر پڑھاتیں۔ ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی قرآن کلاس میں باقاعدہ شامل ہوئیں، قرآن کریم ہاتھ میں رکھتیں اور مشکل آیات پر اپنے پہلے سے لئے ہوئے نوٹس میں اضافہ کرتی جاتیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں جاتیں اور خواتین کے سوالات کے جواب دیتیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا قرآن کریم کا ترجمہ چھپا تو خرید کر عزیزوں کو تحفہ دیا اور فون پر اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کرتی رہتیں۔

جب آنکھوں میں cataract کی تکلیف شروع ہوئی تو قرآن کریم نہ پڑھ سکنے سے بہت افسردہ تھیں۔ بڑی تقطیع میں لکھا قرآن کریم کچھ عرصہ پڑھا، تکلیف زیادہ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کے بعد نظر بحال ہوگئی، بہت خوش تھیں۔ پھر تلاوت اور کتب کے مطالعہ میں زیادہ وقت گزارتیں۔ درّثمین وغیرہ سے دعائیہ شعر اونچی آواز میں گنگناتیں۔

نازک طبع ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت مند زندگی گزاری۔ چند سال پہلے اچانک کینسر کے خلیات پائے گئے تو متأثرہ گردہ نکال دیا گیا اور کیموتھراپی کے علاج سے فائدہ ہوا۔ لیکن ہر وقت کمزوری رہتی۔ راضی برضا تھیں۔ جب تک ہمت رہتی قرآن کریم پڑھتی رہتیں۔ عزیزوں، شاگردوں کے فون آتے تو کبھی اپنی بیماری کا نہ بتاتیں، بلکہ انہیں تسلّی دلاتیں۔

اردو زبان کے محاورے اور الفاظ کے چناؤ اور معانی کے لئے رشیدہ میرے لئے Living Dictionary تھی۔ میری یادداشت میں بھی وہ میری ممدومعاون رہی۔

جب ڈاکٹر نے آخری وقت کا بتایا تو اُسی دن سے گھر آکر کئی کئی گھنٹے لکھنے میں گزار دیتیں۔ پہلا مضمون حضرت مولانا محمد احمد صاحب جلیل کی یاد میں لکھا، دوسرا اپنے والد ماجد ڈاکٹر خیرالدین بٹ صاحب مرحوم پر لکھا اور تیسرا اپنے مرحوم بھائی مظہرالحق بٹ صاحب پر لکھا۔ اس کے بعد ’بُادبان‘ کے عنوان سے اپنی زندگی کے حالات لکھنے شروع کئے لیکن بیس پچیس صفحے لکھے ہوں گے کہ کمزوری بیحد بڑھ گئی اور پھر مجھے کہا کہ اب باقی تم خود لکھ لینا۔ یہ مضامین شائع ہوئے تو قارئین نے ان کی زبان دانی اور سیرت نگاری کو بہت سراہا۔

رشیدہ نے 23/اپریل 2011ء کو وفات پائی اور برلنگٹن (نیوجرسی۔امریکہ) کے قبرستان کے قطعہ موصیان میں تدفین ہوئی۔

...❁...❁...❁...

محترمہ سیّدہ محمودہ رحمٰن صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16/مارچ 2012ء میں مکرم اطہر بیگ صاحب کے قلم سے اُن کی والدہ محترمہ سیّدہ محمودہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب کا ذکرخیر شائع ہوا ہے۔

محترمہ سیّدہ محمودہ رحمٰن صاحبہ 19 جنوری 1956ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک دیندار گھرانہ میں مکرم سیّد محمد احمد شاہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں۔ بہت نفیس، سنجیدہ اور معتبر شخصیت کی مالک تھیں۔ علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا اور خود بھی شعبہ تدریس سے وابستہ تھیں۔ غرباء کی اپنی استطاعت سے بڑھ کر مدد کرتیں۔ کئی غریب طالبات کے تعلیمی اور کپڑوں وغیرہ کے اخراجات برداشت کرتیں۔ کئی بچیوں کے جہیز خود تیار کروائے۔ اپنی ایک بیمار خالہ (جن کی اولاد نہ تھی) اُن کا ہر طرح سے خیال رکھتیں اور اپنے پاس لاکر رکھتیں۔ ہروقت ہر ایک کی مدد کے لئے تیار رہتیں۔ نہ صرف اپنی اولاد کی بہت عمدہ پرورش اور تربیت کی بلکہ ماؤں سے محروم تین بچیوں کو بھی اپنے گھر میں رکھ کر پالا اور اُن کے احساسات کا اور اُن کی دینی تربیت کا بھی بہت خیال رکھا۔ بچوں کی تعلیم کے علاوہ عربی سکھانے کا بھی خاص اہتمام کیا۔

عبادت میں شغف تھا۔ روزے بھی اہتمام سے رکھتیں۔ دل ہر قسم کے منفی خیالات سے پاک تھا۔ بعض غریبوں کے گھروں میں رمضان شروع ہونے سے پہلے راشن بھجواتیں۔ پرندوں اور جانوروں کا بھی خیال رکھتیں۔ مالی قربانی شوق سے کرتیں۔ خلافت سے عشق تھا۔ اپنے چھوٹے بیٹے (مضمون نگار) کو تحریک وقفِ نَو میں شامل کیا۔ بہت اصول پرست خاتون تھیں اور گھر میں ہر اچھا اصول رائج کر کے دکھایا۔ قریباً سولہ سال آپ کے خاوند بیرونِ ملک مقیم رہے۔ اس دوران آپ نے بچوں کی تربیت کی خاطر بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔

آپ نے نہایت صبر سے آخری بیماری کا مقابلہ کیا۔ علاج کے لئے ہسپتال جاتیں تو غریب عورتوں اور بچوں کے لئے کھانا بنوا کر لے جاتیں۔ ہسپتال میں دوسروں کی خدمت میں زیادہ مصروف نظر آتیں۔ آخری دم تک کبھی مایوسی یا تکلیف کے کلمات نہیں کہے۔ 16/مارچ 2005ء کو آپ نے وفات پائی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 30 مارچ 2012ء میں مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب کی ایک غزل شامل اشاعت ہے۔ اس غزل میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ضمیر بیچ کے کوئی خوشی قبول نہیں
یہ خودکُشی ہمیں قیمت کسی قبول نہیں
وہ مصلحت جو حمیّت سے بے نیاز کرے
مرے جنوں کو وہ فرزانگی قبول نہیں
جو آگہی درِ باطل پہ سجدہ ریز کرے
مرے غرور کو وہ بندگی قبول نہیں
مرا ہنر کہ کرے گا رقم صحیفۂ عشق
یہ چار دن کی وفا، دل لگی قبول نہیں
جو کھول دے کبھی اس کی حقیقتیں اس پر
اس آئینہ سے اسے دوستی قبول نہیں
جو ہم نے کوچۂ یارِ ازل میں دے دی صدا
پھر اس کے بعد کسی کی گلی قبول نہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 08, 2017 – December 14, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 08, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 1-38.
00:45	Dars-e-Tehreerat
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
02:40	In His Own Words
03:10	Spanish Service
03:45	Pushto Muzakarah
04:30	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. December 7, 1995.
05:35	Pakistan In Perspective
06:00	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 1-70.
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 28.
07:00	Beacon Of Truth: Rec. November 6, 2016.
08:00	Karwan-e-Waqfe Jadid
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany: Recorded on June 29, 2013.
09:35	Importance Of Higher Education
10:00	In His Own Words
10:30	Food for Thought
11:05	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat [R]
11:55	Seerat Sahaba Rasool
12:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane: Rec. December 25, 2014.
15:35	Karwan-e-Waqfe Jadid [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:45	The Significance Of Flags
18:00	World News
18:15	Rishta Nata Ke Masa'il
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany [R]
20:10	Masjid-e-Aqsa Rabwah
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	The Life Of Hazrat Khalifatul Masih IV (ra)
23:00	Karwan-e-Waqfe Jadid [R]

Saturday December 09, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	A Brief History Of Denmark
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany
02:10	The Prophecy Of Khilafat
02:30	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:10	Introduction To Waqf-e-Jadid
05:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 4.
07:00	Roshan Hui Baat
07:30	Open Forum
08:00	International Jama'at News
08:50	Friday Sermon: Recorded on December 8, 2017.
10:00	In His Own Words
10:30	Dua-e-Mustaja'ab
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on December 9, 2017.
16:15	Live Rah-e-Huda
17:50	Al-Tarteel [R]
18:20	World News
18:35	Roshan Hui Baat [R]
19:05	Open Forum [R]
19:35	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
21:15	International Jama'at News [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:25	Qur'anic Archaeology [R]

Sunday December 10, 2017

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:20	Masjid Mubarak Rabwah
01:30	Huzoor's Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 30, 2010.
02:30	In His Own Words
03:00	Roshan Hui Baat
03:30	Open Forum
03:55	Friday Sermon
05:15	Tehrik-e-Jadid
05:30	Qur'anic Archaeology
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 17-42.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 28.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on December 9, 2017.
08:30	The Review Of Religions
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
10:05	In His Own Words
10:35	Seekers Of Treasure
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:20	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane: Rec. December 1, 2017.
15:15	Bustan-e-Waqfe Nau: Rec. December 10, 2017.
16:30	In His Own Words [R]
17:00	Hamara Aaqa
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Story Time
19:00	Live Face2Face
20:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
21:20	In His Own Words [R]
21:55	Hamara Aaqa [R]
22:25	Friday Sermon [R]
23:35	The Review Of Religions [R]

Monday December 11, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Bustan-e-Waqfe Nau
02:25	In His Own Words
02:55	Hamdiyya Majlis
03:50	Friday Sermon
04:55	Seekers Of Treasure
05:30	The Review Of Religions
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 43-69.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 6.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on August 1, 1997.
08:05	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
08:25	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	Huzoor's Reception In Singapore: Recorded on September 26, 2013.
10:00	In His Own Words
10:30	Kids Time
11:05	Friday Sermon: Recorded on June 30, 2017.
12:05	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 6, 2012.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Huzoor's Reception In Singapore [R]
16:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Somali Service
18:55	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
19:30	The Review Of Religions
20:00	Huzoor's Reception In Singapore [R]
21:00	Shaan-e-Khatamul Ambiya (saw)
21:50	In His Own Words [R]
22:25	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]

Tuesday December 12, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's Reception In Singapore
02:25	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones
04:55	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
05:25	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 70-93.
06:15	Dars-e-Tehreerat
06:25	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 29.
06:40	Liqa Ma'al Arab: Recorded on June 12, 1996.
07:50	Story Time: Part 42.
08:10	Art Class
08:45	Bustan-e-Waqfe Nau: Rec. December 10, 2017.
09:55	In His Own Words
10:20	Seerat-un-Nabi (saw)
11:00	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 8, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:15	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:30	Face2Face
17:30	Introduction To Waqf-e-Jadid
18:00	World News
18:20	Story Time [R]
18:40	Art Class [R]
19:15	Seerat-un-Nabi [R]
20:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	Memories Of Chaudhary Zafrullah Khan (ra)
22:30	Liqa Ma'al Arab [R]
23:40	Introduction To Waqf-e-Jadid [R]

Wednesday December 13, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Tehreerat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Bustan-e-Waqfe Nau
02:25	In His Own Words
03:05	Face2Face
04:05	Liqa Ma'al Arab
05:05	Memories Of Chaudhary Zafrullah Khan (ra)
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 94-118.
06:10	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 6.
07:00	Question And Answer Session: Recorded on October 21, 1995.
08:00	Pakistan National Assembly 1974
09:00	Huzoor's Jalsa Salana UK Address: Recorded on August 31, 2010.
10:00	In His Own Words
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 8, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Huzoors' Jalsa Salana UK Address [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:30	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:25	Horizons d'Islam
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoors' Jalsa Salana UK Address [R]
21:00	In His Own Words [R]
22:30	Question And Answer Session [R]

Thursday December 14, 2017

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoors' Jalsa Salana UK Address
02:30	In His Own Words
03:00	Pakistan National Assembly 1974
04:00	Question And Answer Session
05:00	Ghazwat-e-Nabi
06:05	Tilawat
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. January 4, 1996.
08:05	Pakistan in Perspective
08:45	Tehrik-e-Jadid
09:00	Inauguration of Baitul Wahid Mosque: Recorded on February 24, 2012 from Feltham, London.
10:00	In His Own Words
10:35	Seekers Of Treasure
11:10	Japanese Service
11:30	History Of MTA In Mauritius
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 13, 2017.
14:05	Beacon Of Truth: Recorded on February 1, 2015.
15:10	Inauguration of Baitul Wahid Mosque [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:35	Persian Service
17:00	One Minute Challenge
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Pakistan In Perspective [R]
18:55	Journey To Islam
19:30	History Of MTA In Mauritius
20:00	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Seekers Of Treasure
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org
Vol 24 Friday 08 December 2017 Issue No. 49

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یُوکے منعقدہ (28تا30رجولائی 2017ء) کے موقع پر دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت

میکسیکو، ترکمانستان، قازخستان، نائیجیریا، بولیویا، پیراگوئے، کانگو کنشاسا، کمبوڈیا، اٹلی، گیمبیا، مصر، یوگنڈا، زمبابوے اور گھانا کے وفود اور مہمانان کی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں، مختلف ممالک سے آنے والے امراء وصدران جماعت اور مبلغین ومرکزی نمائندگان کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف کاموں کا جائزہ اور اہم ہدایات۔ کینیڈا سے آنے والے 365 خدام کی اجتماعی ملاقات۔ انفرادی واجتماعی ملاقاتیں۔ مہمانوں کے اعزاز میں دی گئی ظہرانہ وعشائیہ کی تقریبات میں شمولیت۔ افریقن ممالک کے احمدیہ رقیم پریس کے کارکنان کی اجتماعی ملاقات۔ مہمانوں کے جلسہ سالانہ کے بارہ میں تأثرات اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ایّام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر۔

☆...... جلسہ سالانہ کا سارا انتظام بڑا پُرامن تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سنے، ہم بہت متاثر ہوئے ہیں اور ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہماری روحانیت اور ایمان میں اضافہ ہوا ہے۔ ☆...... جلسہ سالانہ میرے لیے ایک روحانی تبدیلی کا باعث تھا۔ مجھے فخر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں اور یہ جماعت ساری دنیا کی بہتری کے لئے تعلیمات پیش کرتی ہے اور مختلف طریقوں سے انسانیت کی مدد کرتی ہے۔ ☆...... ہر آنے والا جلسہ میرے اوپر ایک نئے انداز میں اثر کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیاوی خوشیاں تو وقت کے ساتھ ساتھ پھیکی پڑ جاتی ہیں لیکن روحانیت سے حاصل کی جانے والی خوشیاں جتنی بار بھی میسر آئیں ہر مرتبہ ایک نئی راہ کھولتی ہیں جس کے بارے میں انسان نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا۔ ☆...... جلسہ کے ہر کام نے میرے لئے احمدیت کی صداقت کی گواہی چھوڑی ہے، اس کی دلیل میں نے ہر شعبہ میں دیکھی۔ ☆...... جلسہ میں نظم وضبط اور قربانی کا معیار اپنی انتہاؤں کو چھو رہا ہے۔ یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو کہ اسلام کا صحیح اور مکمل چہرہ پیش کر رہی ہے اور 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا سچا اظہار میں نے اس جلسہ میں دیکھا ہے۔ اسلام جس وحدت اور یگانگت کی تعلیم دیتا ہے وہ صرف جماعت احمدیہ میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ☆...... حضورانور اور جلسہ کے ہر مقرر کی طرف سے محبت اور امن کا جو پیغام دیا گیا اس کا مثبت اثر جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد پر تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ ہر مقرر امن اور پیار کا ایک خطبہ پڑھ رہا تھا جس کی آج پوری دنیا کو ضرورت ہے۔

(مہمانوں کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضورانور سے ملاقات کے بعد تأثرات)

عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

قسط نمبر 4

2 اگست 2017ء بروز بدھ (حصّہ دوم)

میکسیکو کا وفد

☆ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق میکسیکو سے آنے والے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ میکسیکو سے امسال 17رافراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں پانچ میکسیکن مقامی نومبایعین بھی شامل تھے۔

☆ وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا سارا انتظام بڑا پُرامن تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطابات سنے، ہم بہت متاثر ہوئے ہیں اور ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہماری روحانیت اور ایمان میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا، آپ بھی اس طرح کا بڑا جلسہ کریں، میں بھی وہاں آؤں گا۔

☆ میکسیکو سے ایک نومبایع Miguel Olguin (میگیل اولگن) صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ مجھے جلسہ سالانہ یُوکے میں حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے جلسہ سالانہ یُوکے کے دوران حضورانور کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں ہمیشہ سنتا تھا کہ مسلمان شدت پسند لوگ ہوتے ہیں۔ مگر میں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے کبھی بھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی۔ یہاں بھی میں نے ہزاروں لوگوں کو دیکھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا شدّت پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ جلسہ سالانہ کا انتظام بھی بہت اچھا لگا۔ چھوٹے بچوں کو پانی پلاتے ہوئے دیکھا۔ جماعت احمدیہ کا یہ طریق بہت عمدہ ہے کہ کم عمر سے ہی خدمتِ خلق کی عادت ڈالی جاتی ہے تا کہ عادت بھی بن جائے اور خدمت کے بدلہ میں خدا تعالیٰ سے ثواب بھی مل جائے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے لوگوں سے ملاقات ہوئی جن کا تعلق مختلف ممالک سے تھا اور مختلف زبانیں بولتے تھے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اخلاص کا سلوک دکھانے کے لئے ایک زبان کا آنا ضروری نہیں۔

☆ میکسیکو کے ایک نومبایع 'Hiram Vidal' (حیرام ویدال) صاحب کہتے ہیں :

مجھے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں حصہ لینے کا موقع

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں